جغرافیۂ ہند

دوسرا حصہ

سررشتۂ تعلیم پنجاب

صاحب ڈائرکٹر بہادر کے

حکم سے

سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں ترمیم ہوکر

اسر رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز گورنمنٹ پبلشرز
سررشتۂ تعلیم پنجاب کے مطبع مفید عام لاہور میں چھپا

سنہ ۱۸۹۸ء

طبعہ ۱۲ تعداد جلد ۶۰۰۰ قیمت فی جلد ۳ر ۸ پائی

اِعرابوں کے قاعدے

نمبر شمار	قاعدے	مثالیں
۱	مخلوط ہے دو چشمی لکھی گئی +	گھر
۲	نونِ غنّہ جو لفظ کے درمیان ہے۔ اُس پر اُلٹا جزم دیا ہے۔ اور جو آخر میں ہے۔ اُس میں نقطہ نہیں دیا +	ہنسا۔ ہیں +
۳	یاے معروف جو لفظ کے آخر ہے۔ وہ دائرے کی لکھی گئی ہے +	بھلی
۴	یاے معروف کے سوا باقی سب یے لمبی لکھی گئیں +	کے۔ سے [illegible] گلاسے۔ اور [illegible]
۵	جو واؤ بولی نہیں جاتی۔ اُس کے نیچے آڑی لکیر ہے +	خود۔ خویش
۶	حرفِ مفتوح پر وہاں زبر لکھا ہے۔ جہاں واؤ یا یے کے معروف اور مجہول ہونے کا شبہ پڑتا ہے[1] +	ہمالیہ۔ روپیہ۔ زیور۔ غرور۔ [illegible]

[1] باقی قاعدے اخیر کے صفحے سے دیکھو +

اور رُوئی بہُت پَیدا ہوتی ہے۔ وہاں کی رُوئی بمبئی کو جاتی ہے۔ اور دریاے جمنا اور گنگا کے کِنارے کے شہروں میں آتی ہے۔ مالوے میں بِندھیاچل سے کئی چھوٹی ندیاں آتی ہیں۔ مگر کوئی ناؤ چلنے کے لائق نہیں ہے۔ چنبل بھی اِس علاقے سے گزرتی ہے۔ اور یہ اُن سب میں بڑی ندّی ہے۔ برسات میں اِس کی بڑی طُغیانی ہوتی ہے ؞

(۳) ریاستِ بھوپال۔ یہ ریاست مالوے کے مشرق میں ہے۔ اِس کے اُتّر کو مہاراجہ سیندِھیا کی ریاست۔ پُورب میں ساگر کا ضِلع۔ دکھّن میں دریاے نربدا۔ اور پچھّم میں مہاراجہ ہُلکر اور سیندِھیا کے علاقے۔ رقبہ ۸۲۰۰ مُربّع مِیل ہے ؞

بادشاہ اورنگ زیب کے مرنے کے بعد جب فساد برپا ہُوا۔ تو دوشت مُحمّد خاں افغان نے جو اِس بادشاہ کا ایک مُلازِم تھا۔ اِس موقع کو غنیمت سمجھا اور وُہ بھوپال اور اُس کے مُضافات کا خُود مُختار حاکِم بن گیا۔ اب تک اُسی کی اولاد سے اِس ریاست کے حاکِم ہوتے آئے ہیں۔ ۱۸۱۸ء سے اِس ریاست کے حُکمران سرکارِ انگریزی کے ساتھ دوستانہ سلُوک رکھتے رہے ہیں۔ ۱۸۵۷ء کے غدر میں سکندر بیگم صاحبہ نے جو اِس ریاست کی حاکِم تھیں۔ بڑی جاں نثاری سے سرکار کی مدد کی۔ آج کل بھی

اِس ریاست کی حکمراں نوّاب شاہ جہاں بیگم صاحبہ ہیں۔ جو اُمورِ سلطنت کو خود بڑی ہوشیاری کے ساتھ سر انجام کرتی ہیں۔ اِن کے لیئے ۱۹ توپوں کی سلامی ہوتی ہے ✤

دارُ الرّیاست شہر بھوپال ہے۔ جو ایک پختہ شہر پناہ کے اندر بسا ہُوا ہے۔ یہ دیوار اب ٹوٹی پھوٹی ہے۔ شہر کے گوشۂ جنوب و مغرب کی طرف ایک پہاڑی کے اُوپر ایک پختہ قلعہ بنا ہُوا ہے۔ جس کا نام فتح گڑھ ہے۔ اِس ریاست کے حاکم اِسی قلعے میں رہا کرتے ہیں۔ اِس قلعے کے گوشۂ جنوب و مغرب کی جانب ایک تالاب ۴½ میل لمبا اور ۱½ میل چوڑا ہے ✤

سرکارِ انگریزی کی طرف سے بھوپال میں ایک پولیٹیکل رزیڈنٹ رہتا ہے۔ اِس شہر کے جنوب و مغرب کی طرف ۲۰ میل کے فاصلے پر سہور ہے۔ یہاں انگریزی فوج کی چھاؤنی ہے۔ اِسلام نگر بھی مشہور شہر ہے ✤

(۴) اِندور یعنی مہاراجہ ہُلکر کی عملداری۔ اِس ریاست کے کئی علیحدہ علیحدہ حصّے ہیں۔ سنہ ۱۸۶۱ء میں تجویز ہوکر اِس ریاست کے جو علاقے ضلع احمد نگر اور دکّن میں تھے۔ اُن کی عوض دریائے نربدا کے آس پاس کا علاقہ جو اِس ریاست کے ساتھ ملتا تھا۔ دیدیا گیا۔ پس اب دریائے نربدا کے آر پار

کا حصّہ سب سے بڑا حصّہ اِس ریاست کا ہے۔ وُہ قریباً ۱۲۰ میل لمبا اَور ۸۲ میل چوڑا ہے۔ اِس کے اُتّر میں مہاراجہ سینڈِھیا کا علاقہ۔ پُورب میں دھر اَور دیواس کی دو چھوٹی چھوٹی ریاستیں اَور ضِلع نیماڑ۔ دکّن میں ضِلع خاندیس۔ پچھّم میں بندھیاچل اَور ستپڑے کی پہاڑیاں۔ دُوسرا بڑا حصّہ اِس ریاست کا رام پُور ہے۔ جو اِندور کے شمال میں ۷۰ میل لمبا اَور ۴۰ میل چوڑا ہے۔ اِسی طرح اَور کئی چھوٹے چھوٹے حصّے اِس ریاست کے ہیں۔ رقبہ کُل ریاست کا ۸۰۷۵ مُربّع میل ہے ⁂

جنگل اَور پہاڑ اِس عملداری میں بہت ہیں۔ دریاے چنبل اَور اُس کی شاخوں سے شمالی حصّہ سیراب ہوتا ہے۔ اَور دریاے نربدا سے جنُوبی حصّہ۔ بندھیاچل پربت مشرِق سے مغرِب اس ریاست میں چلا گیا ہے۔ زمین اِس ریاست کی زرخیز ہے۔ ہر قِسم کا غلّہ۔ گنّے۔ افیُون اَور رُوئی بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ اکثر مقاموں پر کلیں ہیں۔ جِن میں ہمیشہ کپڑا تیّار ہوتا رہتا ہے۔ ہندُؤں کی آبادی بہت ہے۔ گونڈ۔ بھیل وغیرہ قدیم قوموں کے لوگ پہاڑوں میں رہتے ہیں ⁂

مہاراجہ ہلکر کی دارُ الرّیاست اِندور بڑا وسیع اَور زر دار شہر

ہے۔ اِس علاقے کے شہر مہدپور پر ۱۸۱۷ء میں مرہٹوں اور انگریزوں میں بڑی لڑائی ہوئی تھی۔ اب اِندور سے قریب مئو میں انگریزی (برٹیا) فوج کی چھاؤنی رہتی ہے۔ اور وہاں سے قریب دھار کی چھوٹی سی ریاست ہے ؛

(۵) مہاراجہ سینڈھیا کی عملداری راج گوالیار کے نام سے مشہور ہے۔ اور اِس میں چنبل اور نربدا کے بیچ کا کچھ حصّہ بھی مل گیا ہے۔ اِس ریاست کے کئی حصّے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ سب سے بڑا حصّہ محدود ہے اِن حدّوں سے۔ شمال میں جمنا کے پرے ضلع مین پوری اور اٹاوہ ہے۔ مشرق میں بندیل کھنڈ اور علاقۂ ساگر اور نربدا۔ جنوب میں ریاست ہلکر والئے اِندور کی۔ اور مغرب میں کوٹہ بوندی کا ریزیڈنٹ اور ٹونک والے نوّاب کی ریاست اور ڈھونڈھار یعنی جےپور کی عملداری۔ کُل رقبہ ۲۹۰۶۷ مربّع میل ہے ؛

۱۸۴۳ء میں مہاراج پور اور پنیار کے موضعوں پر سرکار انگریزی اور مرہٹوں کی لڑائی ہوئی۔ جس میں صاحبانِ انگریز نے فتح پاکر مفسدوں کو پکڑا۔ اور اُس راج کے خورد سال راجہ کو گدّی پر بٹھا کے اُس کا مُلک اُسی پر بحال رکھّا ؛

اِس ریاست کے فرمانرواؤں کی راجدھانی بالفعل گوالیار

ہیں ہے۔ اِس کے ایک طرف قدیم شہر گوالیار کا ہے۔ اور
دُوسری جانب مہاراجہ سیندِھیا بہادُر کا لشکر ہے۔ شہر میں
بہ نِسبت لشکر کے آبادی بہُت تھوڑی ہے ✤
لشکر سے تھوڑی دُور مُرار پر انگریزوں کی چھاؤنی تھی۔
مگر اب یہ مقام بھی مہاراجہ سیندِھیا کو مِل گیا ہے۔ گوالیار
کا قلعہ قریب ایک مِیل لمبا اور ۲۰ گز چوڑا اور اُونچائی میں
بہُت بلند۔ دروازہ اِس کا مُسلمانوں کے عہد کا بنا ہُؤا بہُت
خوش قطع ہے۔ عرصہ سات سَو برس کا ہُوا۔ اُس وقت ایک
مُربّع ہر جَین فِرقے کے لوگوں کا بنا تھا۔ اب وُہ وِیران پڑا
جھاڑ اُسی عہد کی بنی ہُوئی بڑی بڑی مُورتیں پارشناتھ کی
چٹان کاٹی ہُوئی ہیں ✤
دریاے سِندھ نلور راجہ نل کا بسایا ہُؤا بہُت پُرانا قلعہ ہے۔ جس
تک اس کے کچھواہہ راجپُوتوں کی وہاں دارُ السّلطنت تھی۔
اُس وقت اِس کی آبادی اور وُسعت بہُت زیادہ بتلاتے ہیں۔
مگر اب اُس کی نِسبت نہایت کم ہے۔ دُوسرا شہر گوہد ہے۔
پہلے بھی مُضافاتِ گوالیار سے گِنا جاتا تھا۔ لیکن چندے جاٹوں
کی دارُ الرّیاست ہُؤا۔ اور وہاں کا رئیس رانا کہلایا۔ تیسرا
شہر چندیری جہاں کا کپڑا بہُت مشہُور ہے۔ پیشتر یہ بھی

بڑا شہر تھا۔ چوتھا اُجّین بہت بڑا اور پُرانا شہر ہے۔ پیشتر
سینڈھیا کی راجدھانی اسی جگہ تھی۔ پیچھے مہاراجہ دولت راؤ
سینڈھیا کے وقت سے گوالیار میں اُٹھ آئی۔ بطلیموس رومی مؤرخ
نے اپنی تاریخ میں اس کا نام اورین لکھا ہے۔ راجہ بکرماجیت
وہاں کے راجاؤں میں سب سے زیادہ نامور اور زور آور تھا۔
شہر بہت بلندی پر سیپرا ندی کے کنارے ایک سنگین دیوار
سے گھرا ہوا ہے۔ اور وسعت میں کم و بیش چھ میل کے
گردے میں ہوگا۔ سینڈھیوں کے محل جو وہاں بنے ہیں۔ کچھ
اچھے نہیں ہیں۔ اور راجہ جے سنگھ جے پور والے کی تعمیر کی
ہوئی ایک رصد اجرام فلکی کا مشاہدہ کرنے کے لئے بنی ہوئی ہے۔
اور وہاں آتشیں پہاڑ کی بہت سی علامتیں نمودار ہیں۔ اس
کے گرد و نواح میں بھی آتشیں پہاڑ کی خاک بہت سی نظر آتی ہے
اور قدیم روایتوں سے دریافت ہوتا ہے۔ کہ کئی مرتبے وہاں
کی زمین پھٹ چکی ہے۔ اور موادِ آتشیں نے زور کیا ہے۔
چنانچہ آبادیوں کی تباہی کے نشان زمین کے اندر اب بھی نمودار
ہوتے ہیں۔ اس کے باعث چنبل کے ریتے میں خاکستر سرخ
نکلتی ہے۔ جسے لوگ رولی کہتے ہیں۔ ان شہروں کے سوا اور
کئی نامی بڑے بڑے قصبے ہیں۔ راگھو گڑھ۔ رنود۔ موہن پور۔

منگروولے - باسودہ - پہاڑ گڑھ - منڈسُور - رتلام - سون کچھ - شاہجہانپور - سارنگ پور - بھیلسہ - ہنڈیا *

سینڈھیا کی ریاست میں پہاڑ بہت ہیں - چنانچہ خود گوالیار کا شہر اور قلعہ پہاڑوں سے گھرا ہُوا ہے - اور ایک سلسلہ پہاڑ گڑھ سے شروع ہوکر جنوب رویہ بُونڈی کے راج کی حد پر پہنچا ہے - اور پھر گنیش کھیڑی کے پاس شروع ہوکے بجرنگ گڑھ کی طرف دریاے سِندھ کے مغرب تک گیا ہے - اور دوسرا سلسلہ بھوپال کی حد پر منتہی ہُوا ہے - اور رتن گڑھ اور دِلاور گڑھ وغیرہ مکان کی طرف ینیچ کے اُتر اور پُورب کی سمت بھی کئی سلسلے ہیں - یہ سب خاکستری پہاڑ ہیں - اور بندھیاچل پربت بھوپال کی حد سے لیکر اِندور کی عملداری تک اِس ریاست میں داخل ہے - گوالیار کے علاقے میں یہ دریا ہیں - چنبل - نربدا - بیتوا - سِندھ - کالی سِندھ - زمین اِس عملداری کی ہندوستان بھر میں میدان کی سب جگہ سے اُونچی ہے - آبادی تمام علاقے کی قیاساً بتیس لاکھ - ریاست کے جنوب و جنوب مغرب میں ہندو بکثرت آباد ہیں - مسلمانوں کی تعداد تمام آبادی کا شاید بیسواں حصہ ہے - راجپوت اور براہمن دونو قومیں بہت رہتی ہیں - مکانات اِس نواح کے

چھوٹے چھوٹے اور سادہ بلکہ رئیسوں کے مکان بھی بہت مختصر اور بد وضع ہوتے ہیں۔ اِس طرف رواج تعلیم و تربیت کا بہت کم ہے۔ مگر جہاں مسلمانوں کی بستی ہے۔ وہاں میانجی لڑکوں کو اُردو اور فارسی پڑھاتے ہیں۔ اور ہندوؤں کے گاؤں میں پنڈت یا کایتھ دیو ناگری لکھنا اور حساب کتاب سکھاتے ہیں۔ برہمنوں اور بنیوں میں پڑھنے لکھنے کا رواج ہے۔ دوسری قومیں نہایت کم توجہ کرتی ہیں۔ اور بڑے بڑے قصبوں خصوص اُجّین میں مدرسہ یا سالہ اور دھرم سالاؤں کے اندر جوتش وغیرہ ہندی علوم پڑھائے جاتے ہیں ؞

راجپوتانے کی اجنٹی

مالوے کے شمال میں مُلکِ راجپوتانہ ہے۔ اُس کے اُتر کی طرف پنجاب۔ جنوب میں مالوہ۔ مشرق میں ضلع آگرہ اور گوالیار۔ مغرب میں مُلکِ سندھ۔ یہ مُلک احاطۂ بمبئی سے بڑا ہے۔ مسلمانوں کے عہد میں یہ تمام مُلک صوبۂ اجمیر میں گنا جاتا تھا۔ مگر اب خاص اجمیر ایک چھوٹا سا علاقہ چاروں طرف راجپوتانے کی ریاستوں سے گھرا ہُوا صاحبانِ انگریز بہادر

کے تحت حکومت میں ہے۔راجپوتانے میں کُل ۱۸ ریاستیں ہیں۔ رقبہ ۱۳۰۹۳۴ مربّع میل اور آبادی قریب ایک کروڑ کے ہے ؞

اروَلی پہاڑ اِس مُلک کو دو حِصّوں میں تقسیم کرتا ہے۔ شمال و مغرب کے حِصّے میں زمین عموماً بنجر ہے۔ پیداوار بہت کم ہوتی ہے۔ اِسی حِصّے میں بڑا ہندوستانی ریگستان یا صحرا ہے۔ کوئیں کم ہیں۔ اور جس قدر ہیں۔ اُن کے سوت بہت گہرے ہوتے ہیں۔ اور جلد خشک ہو جاتے ہیں۔ اِس مُلک کے راجا اکثر قوم راجپوت سے ہیں۔ اور یہی قوم زیادہ آباد ہے۔ مسلمان بہت تھوڑے ہیں۔ راجپوتوں کی کثرت کے باعث اِس نے راجپوتانہ نام پایا ہے۔ راجپوتانے کے صاحب اِجنٹ گورنر جنرل بہادر کا قیام اجمیر میں ہے۔ اِس اِجنسی سے راجپوتانے کی سب ریاستیں علاقہ رکھتی ہیں۔ کوئی رئیس کسی پر زور و ظلم نہیں کر سکتا۔ اور اپنے علاقے سے باہر قدم نہیں بڑھا سکتا۔ سب ریاستوں کے وکیل اجمیر میں حاضر رہتے ہیں۔ اور جو تنازعات کسی دو ریاستوں کے درمیان ہوتے ہیں۔ اُن کا فیصلہ وہاں سے ہوتا ہے۔ ضلع اجمیر اور علاقۂ میرواڑہ کے مالی اور فوجداری اِنتظام کے واسطے وہاں

ایک صاحب ڈپٹی کمشنر رہتے ہیں۔ اور یہ ضلع بھی صاحب ایجنٹ بہادر کے تختِ حکومت ہے۔ اجمیر کا شہر ٹیلوں پر آباد ہے۔ اور اس کی شہر پناہ پتھّر کی ہے۔ اِس جگہ خواجہ معین الدّین چشتی کی درگاہ بہت مشہور ہے۔ اور مغرب کی طرف دو کوس کے فاصلے پر ایک گاؤں میں پشکر نام تالاب ہندوؤں کا بڑا تیرتھ ہے ؎

(۱) دھولپور۔ اُتّر اور پورب میں ضلع آگرہ۔ دکھّن میں دریائے چنبل۔ پچھّم میں قرولی اور بھرت پور۔ شمال مشرق سے جنوب مغرب تک ۲۷ میل اور عرض بحساب اوسط ۱۶ میل۔ رقبہ ۸۱۹ مربّع میل۔ آبادی دو لاکھ ستّائیس ہزار ہے۔ ہر قسم کے لوگ آباد ہیں۔ برہمن اور چماروں کی تعداد بہت ہے۔ دس ہزار کے قریب مسلمان ہونگے۔ اِس ریاست میں سُرخ پتھّر کا پہاڑ ۶۰ میل تک چلا گیا ہے۔ یہ پتھّر عمارت بنانے کے کام آتا ہے۔ پورب کی طرف کی زمین بہت سیر حاصل ہے۔ ہر قسم کا غلّہ پیدا ہوتا ہے۔ باجرا اور جوار بہت زیادہ ہوتی ہے ؎

دار الرّیاست دھولپور پرانا شہر ہے۔ اکبر بادشاہ کے وقت میں اِس میں ایک بڑی سرائے بنوائی گئی تھی۔

ہر اکتوبر کے اخیر میں یہاں ایک بڑا میلہ لگتا ہے۔جس میں بہت مال سوداگری کا گھوڑے اور دیگر مویشی فروخت کے لئے لاتے ہیں ٭

(۲) بھرت پور جاٹوں کا راج بھی راجپوتانے کی رزیڈنسی سے متعلق ہے۔اور اگرچہ یہ عملداری بہت بڑی نہیں ہے۔ لیکن ان اطراف میں مشہور زیادہ ہے۔اس کے پورب میں قرولی کا علاقہ۔مغرب میں الور کی ریاست اور شمال میں متھرا ہے۔رقبہ ۱۸۲۴ مربع میل اور آبادی ۷ لاکھ ۴۳ ہزار۔اور اس علاقے میں بھرت پور۔ڈیگ اور کمھیر مشہور قصبے ہیں۔ اور ڈیگ میں پچھلی بھون جاٹوں کا بنایا ہوا بہت اچھا مکان ہے۔جا بجا فوارے لگے ہوئے ہیں۔یہاں تک کہ چھت اور ستون بھی خالی نہیں۔لال پتھر کی کان اس علاقے میں بہت خوب ہے۔بھرت پور وہاں کی دارالریاست ۳۵ میل آگرے سے مغرب کی جانب ہے۔۱۸۲۶ء میں اسے صاحبان انگریز نے توڑا۔پہلے ہلکر کی لڑائی کے وقت میں انگریزی فوج نے اس کا محاصرہ کیا تھا۔لیکن ہاتھ نہیں آیا۔اسی سے اس کی شہرت زیادہ ہوئی۔اب وہاں کا راجہ سرکار انگریزی کی حفاظت میں ہے۔اس علاقے کو برج کہتے ہیں۔یہاں

کی بولی برج بھاشا ہے +

(۳) بھرتپور سے مُتّصِل مغرب کی طرف عملداری الور اور ماچیری کی ہے۔ عرصہ اسّی نوّے برس سے یہ راج قائم ہُوا۔ پہلے الور کا علاقہ راج جے پُور سے اور ماچیری بھرت پُور سے مُتعلّق تھی۔ وہاں کی دارُ الرّیاست الور ہے۔ جو ایک شہر پناہ کے اندر بسا ہُوا ہے۔ اِس شہر میں کئی مشہور عمارتیں ہیں۔ ۹ میل کے فاصلے پر جنوب کی طرف ایک جھیل ہے۔ مقام لاسواری بھی اِسی ریاست میں ہے۔ جہاں لارڈ لیک صاحب نے سینڈھیا کے لشکر کو شکستِ فاش دی تھی +

(۴) جیپور کا راج بھرتپور سے مِلا ہُوا مغرب کی جانب ہے۔ اِس کے دکّن میں ٹونک۔ کوٹہ اور بُوندی وغیرہ چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں۔ مغرب میں ضِلع اجمیر اور جودھ پُور کی عملداری۔ شمال میں شیخا واٹی اور ماچیری کا علاقہ۔ صُوبۂ اجمیر کے اچھے اچھے سیر حاصِل قطعے اِس راج میں شامل ہیں۔ طُول اِس تمام علاقے کا ڈیڑھ سَو میل کے قریب ہے۔ اور عرض ۷۰ میل۔ آمد مُلک کی قریب ساٹھ لاکھ روپیہ سالانہ۔ اور سوا شمال کے جدھر ریگستان ہے۔ اکثر قطعے اِس عملداری کے بہُت سیر حاصل ہیں۔ پہاڑی زمین میں کئی چھوٹے چھوٹے چشمے بہتے

رہتے ہیں۔ اور گیہوں۔ روئی۔ تمباکو اور اکثر غلّے جو ہندوستان کی پیدائش ہیں۔ وہاں ہوتے ہیں ٭

سِوائے کوہستانی ضِلعوں کے ندیاں اِس راج میں بہت تھوڑی ہیں۔ اِسی واسطے مدار زراعت کا کوؤں کے پانی پر ہے۔ اور ضِلع سانبھر اور سنگھا میں نمک پیدا ہوتا ہے۔ سانبھر اجمیر سے ۲۲ کوس کھاری پانی کی ایک جھیل ہے۔ نو کوس لمبی اور تین کوس چوڑی۔ اور اِس میں نمک جمتا ہے۔ اور تانبے اور پھٹکری اور سنگِ مرمر کی کانیں بھی اِس راج میں ہیں۔ وہاں کے بسنے پیشۂ رہزنی اور قزّاقی میں مشہور ہیں۔ اور کارِ زراعت اکثر جاٹ کی قوم کے لوگ کرتے ہیں۔ جے پور کا شہر خوش قطع اور خوش اُسلوبی میں ہندوستان کے بہترین شہروں سے گنا جاتا ہے۔ اور وسیع اِتنا ہے کہ ۶ میل کے گِردے میں ہوگا۔ اور اُس کے چاروں طرف دیوار پختہ بنی ہے۔ اور بازار چوپڑ کا ہے۔ شہر کے سات دروازے ہیں۔ راجہ کے محل قلعے کے اندر پہاڑی پر ہیں۔ جن کی بلندی ۱۲۰ فٹ سے کم نہ ہوگی۔ اور اندر دو تالاب ایک رانی تالاب۔ دوسرا گلاب ساگر بہت لطیف فرح افزا ہیں۔ گلاب ساگر کے قریب ایک باغ ہے۔ جس کے انار کو کابل

کے آثار پر بھی فوقیت دیتے ہیں۔ یہاں انگریزی کالج۔ سنسکرت کالج۔ مدرسۂ صنعت اور ایک راجکمار سکول ہے۔ جے پور کی عملداری میں آمیر اور سانبھر بڑے بڑے قصبے ہیں۔ پہلے وہاں کے راجہ کی دارالرّیاست آمیر میں تھی۔ راجہ جے سنگھ بڑا نامی علم کا قدردان گزرا ہے۔ چنانچہ اس کی بنائی ہوئی رصدیں کئی جگہ ہیں ؛

(۵) ٹونک کی چھوٹی سی ریاست جے پور کے جنوب میں نوّاب امیر خاں کی اولاد کے تحتِ حکومت ہے۔ آمدنی اس کی قریب دس لاکھ روپیہ سالانہ کے ہے۔ امیر خاں نوّاب بھوپال کی ملازمت میں مرتبۂ جلیل کو پہنچا۔ اور جسونت راؤ ہلکر نے ٹونک اور چھوٹا سا علاقہ سرونج کا جو مہاراجہ سیندھیا کی عملداری کے بیچ میں ہے۔ اور نیم بھیڑا جو راج اودے پور کے متصل پورب کی طرف ہے۔ یہ تینوں جگہ اس کو دیں۔ اور سرکارِ انگریزی سے رام پور عنایت ہوا۔ چنانچہ ۱۸۱۷ء کے وثیقے میں یہ سب جاگیر اس کے اور اس کے وارثوں کے نام برائے دوام بحال رکھی گئی۔ ٹونک کا شہر بناس ندی کے کنارے پر ہے ؛

(۶) بوندی کا راج ٹونک اور جے پور کے جنوب رو ہے۔

وُسعت اِس کی اڑھائی ہزار مُربّع مِیل اَور آمد دس بارہ لاکھ روپے سے زِیادہ نہیں ۔ بُوندی کا شہر دامنِ کوہ پر ہے ۔ اَور راجہ کا قلعہ کمرِ کوہ پر پتھّر کا بنا ہُؤا بہت وسِیع ہے ✣

(۷) کوٹہ کا راج ۔ بُوندی کے جنُوب میں مشرِق اَور جنُوب کی طرف مہاراجہ سیندھیا کی عملداری سے گِھرا ہُؤا ہے ۔ وُسعت قرِیب ۶ ہزار مُربّع مِیل اَور آمد چالِیس پچاس لاکھ روپیہ سالانہ کی ہے ۔ اِس علاقے میں چنبل ندّی بہتی ہے ۔ اَور کوٹے کا شہر اُس کے شرقی کنارے پر بستا ہے ۔ اِس کی شہر پناہ پتھّر کی ہے ۔ اَور اِس میں اکثر مکانات سنگین اَور خُوش وضع بنے ہُوئے ہیں ۔ اَور ایک تالاب کے بِیچ میں محل جگ منڈل نام راجہ کا تعمیر کرایا ہُؤا ہے ۔ کوٹے کی عملداری سے سرکارِ انگریزی نے ہندوستان سے دکھّن کی سڑک نِکالی ہے ۔ کوٹہ بُوندی کا خاندان اِبتدا میں ایک ہی تھا ۔ دو سَو برس کے قرِیب گُزرے ۔ کہ کوٹے کا گھرانا بُوندی سے جُدا ہو گیا ۔ کوٹے اَور بُوندی کا علاقہ ہاڑوتی میں گِنا جاتا ہے ✣

(۸) اُودے پُور کی عملداری کو میواڑ بھی کہتے ہیں ۔ شمال میں اُس کی حد اجمیر سے مِلی ہُوئی ہے ۔ مشرِق میں ٹونک ۔

بُوندی اور کچھ سینِدھیا کے علاقے سے۔اور دکھن میں ڈونگر پور
اور بانسواڑہ وغیرہ سے۔ اور مغرب میں سروہی اور جودھ پور
کے راج سے مُلحق ہے۔ رقبہ اِس علاقے کا تخمیناً ۱۳۶۷۸
مُربّع مِیل ہے۔ اور آمد قریب پچاس ساٹھ لاکھ۔ زمین کی
پیداوار سے نیشکر۔ تمباکو۔ نیل۔ گندُم۔ چاول اور جَو وغیرہ ہیں۔
اور لوہے کی کان بھی اِس عملداری میں ہے ؛

اُودے پُور کا شہر بناس ندّی کے کنارے پہاڑ سے گھرا
ہُوا ہے۔ اِس کے مغرب کی طرف ایک جھیل ہے۔ جس کے بیچ
میں رانا کا محل جگ مندر نام سنگ مرمر کا نہایت عُمدہ بنا ہے۔
اور ایک جھیل راج سمندر نام پہاڑوں کے بیچ میں ۲۵ مِیل
جانبِ شمال ۱۲ مِیل کے گھیر میں ہے۔ اور اُس پر تین
مِیل لمبا سنگ مرمر کا بند باندھا ہے۔ اُودے پُور سے بائیس
مِیل شمال و مشرق رُو بناس ندّی کے دائیں کنارے پر
ناتھ دُوارہ ہندُوؤں کا بڑا تیرتھ ہے۔ چتوڑ گڑھ کا قلعہ اُودے پُور
سے ۷۰ مِیل مشرق کی طرف بہُت پُرانا اور مشہور ہے۔ پہلے
اِس مُلک کی دارُ الرّیاست وہیں تھی۔ اور مُسلمانوں کی تواریخ
میں اِس کا ذکر بہُت ہے۔ کنول نیر ایک اور شہر اِس
عملداری میں ہے۔ اُودے پُور سے ۱۲ کوس گندک اور لوہے

کی کان ہے۔ اِس مُلک میں نیشکر۔ تمباکو۔ افیون۔ گیہوں۔ دھان۔ باجرا پیدا ہوتا ہے ✣

(۹) سروہی کا چھوٹا سا علاقہ اُودے پور سے مغرب کی طرف جودھ پور کی عملداری سے شمال و مغرب کی جانب مِلا ہُوا ہے۔ اور اُس کے جنوب رُو صوبۂ گجرات ہے۔ وسعت اِس کی قریب ۲۰۵۷ مُربع میل اور آمد پچاس ہزار روپے سالانہ سے زیادہ نہیں۔ اِس میں مینے اور بھیل بہت رہتے ہیں۔ اور غارتگری اُن کا پیشہ ہے۔ اِس علاقے میں آبو یا اربد کا پہاڑ سطح سمندر سے پانچ ہزار فُٹ اُونچا ایک جگہ بہت فرح افزا ہے۔ اور اِس پر تالاب اور چشمے پانی کے بہت اچھے۔ اور جینیوں کے مندر سنگِ سفید سے نہایت خوش نما بنے ہوئے ہیں۔ اجمیر اور گجرات کی طرف کے صاحبانِ انگریز بہادر اِس پہاڑ پر تبدیلِ ہوا کے واسطے جاتے ہیں ✣

(۱۰) جودھ پور کی عملداری سروہی اور اُودے پور کے شمال میں اور اجمیر سے پچھم کی طرف راٹھور راجپوتوں کا راج ہے۔ اور رقبہ ۳۷۰۰۰ مُربع میل۔ اِس علاقے میں پیسے اور سنگِ مرمر کی کان ہے۔ اور کئی بڑے بڑے قصبے۔ جیسے ناگور۔ پالی۔ ڈیڈوانہ۔ سوجت۔ پوکرن وغیرہ ہیں۔ اور اڑولی تو بھی

جسے لونی کہتے ہیں۔ پہاڑوں کے سلسلے سے نکل کر اس عملداری میں بہتی ہے۔ جودھ پور کے علاقے کو مارواڑ کہتے ہیں۔ اِس مُلک میں اکثر ریگستان اور بنجر زمین پڑی ہے۔ مگر جنوبی اور شرقی اقطاع اچھے ہیں۔ اور گیہوں۔ موٹھ۔ باجرہ وغیرہ وہاں کی زمین کی پیدائش ہے۔ کہیں کہیں دھان بھی ہو جاتا ہے۔ اور مُزارع اُس علاقے کے اکثر قوم جاٹ سے ہیں۔ پیٹی۔ پشمینے کے کپڑے۔ مصالح۔ افیم۔ چاول۔ شکر۔ اشیاء اور لوہا دساوروں سے وہاں جاتا ہے۔ اور وہاں سے نمک۔ اُونٹ۔ بیل اور گھوڑے سوداگری کے طور پر آتے ہیں۔ اور قلعہ بہت بلندی پر پختہ اور اُس میں دو جھیلیں ہیں۔ ایک کو رانی تالاب۔ دُوسری کو گلاب ساگر کہتے ہیں +

(۱۱) جیسلمیر ایک ریگستانی علاقہ بھاٹی راجپوتوں کی ریاست جودھ پور سے شمال و غرب کی طرف ہے +

(۱۲) بیکانیر کا راج جیسلمیر سے مشرق میں اور جودھ پور اور جے پور سے شمال میں ایک بڑا قطعہ بنجر اور ریگستانی زمین کا ہے۔ اِس مُلک میں بارش بہت کم ہوتی ہے۔ کوئیں ۱۵۰ ہاتھ سے بھی زیادہ نیچے ہیں۔ غلّے کی اقسام سے اِس ریگستان میں صرف باجرہ اور موٹھ بہت پیدا ہوتے ہیں۔

اَور چھپّر کے مکان نہایت چھوٹے چھوٹے ہیں۔ جنگل دیس
جو مشہُور ہے۔ اب اِس علاقے میں اُس کا نشان فقط ایک
چھوٹا سا گاؤں باقی رہ گیا ہے۔ اَور اِس عملداری میں
بھٹنیر کا قلعہ راجۂ بیکانیر کی تعمیر سے اچھّا بنا ہُوا ہے۔
زمانۂ قدیم میں یہ شہر بہت بڑا اَور قلعہ نہایت مستحکم
تھا۔ چُنانچہ ساڑھے نَو سَو برس کا عرصہ ہُوا۔ اُس وقت
محمُود غزنوی نے جو سات حملے ہندوستان پر کئے تھے۔ اُن
میں سے دُوسرا حملہ اُس کا اِسی قلعے پر تھا۔ مگر اب جو
دیکھو۔ تو سِوائے قلعے کے تمام ویرانہ پڑا ہے۔ اَور ایک ادنےٰ
گاؤں سے بھی بدتر ہے۔ بیکانیر کا راجہ قوم راٹھور سے ہے۔
اَور یہ خاندان اَور جودھ پُور کا گھرانہ سابق میں ایک ہی تھا۔
اگرچہ زمین اُس کے علاقے میں بہت ہے۔ لیکن آمدنی تین
چار لاکھ روپئے سالانہ سے زیادہ نہیں ؛؛

شہرِ بیکانیر کی شہر پناہ پختہ اَور اُس کے ایک طرف
راجہ کا قلعہ بہت عظیمُ الشّان اَور خُوش نما بنا ہُوا ہے۔
اَور اُس کے نیچے ایک تالاب ہے۔ شہر کے اندر چند مکانات
اَور مندر خُوش وضع عمارت کے ہیں۔ اَور قلعے میں ایک کُواں
شیریں پانی کا دو سَو ہاتھ گہرا ہے۔ بیکانیر سے چھ سات

کوس پر ایک موضع گنجیر نام ہے۔ وہاں راجہ کا ایک مکان پختہ اور چھوٹا سا باغیچہ بنا ہوا ہے۔ علاقۂ بیکانیر کے چورو نام شہر میں بھی ایک عمارت خوش نما ہے۔ اور بیکانیر اور جیسلمیر کے ریگستان میں سجی بہت پیدا ہوتی ہے۔ مُلک بھٹّی بیکانیر کے شمال میں ہریانے سے مِلا ہوا ہے۔ اور اُس میں بٹھنڈا اور فتح آباد اور بھٹنیر نامی جگہ ہیں۔ اور گھگّر نام ایک ندّی ہے۔ جس سے فتح آباد سے بھٹنیر تک زمین سیراب ہے۔ اِس جگہ دھان۔ تمباکو۔ نیشکر پیدا ہوتا ہے۔ باقی زمین پیداوار کے لائق نہیں ہے۔ بھٹنیر جیسا کہ بیان ہوا۔ بیکانیر کی عملداری میں ہے ‹›

گجرات

راجپوتانے کے جنوب اور مالوے کے مغرب میں جو مُلک سمندر تک چلا گیا ہے۔ وہ گجرات کے نام سے مشہور ہے۔ اِس میں جزیرۂ کاٹھیاواڑ بھی شامل ہے۔ اِس مُلک کی حدود یہ ہیں۔ اُتّر میں راجپوتانہ۔ پورب میں بندھیاچل اور ستپڑے کی پہاڑیاں۔ دکھّن میں کان کان۔ پچھّم میں بحیرۂ عرب ‹›

اِس مُلک میں سورت۔ بھڑوچ۔ کھیڑا۔ پنج محال اور احمد آباد

کے اضلاع بھی شامل ہیں۔ جو سرکارِ انگریزی کے ماتحت ہیں۔ اِن کا رقبہ ۱۰۱۵۸ مربّع میل اور آبادی قریباً ۲۹ لاکھ ہے ÷

گجرات میں کئی دیسی ریاستیں ہیں۔ جن میں سے مشہور یہ ہیں۔ بڑودہ۔ کاٹھیاواڑ۔ ماہی کنٹھا۔ ریوا کنٹھا۔ پالن پور۔ کچھ۔ کھنبے۔ نارو کوٹ۔ دیسی ریاستوں کا رقبہ ۵۹۸۸۰ مربّع میل۔ آبادی قریباً ۷۰ لاکھ ہے ÷

بڑودہ یعنی مہاراجہ گائکواڑ کی عملداری۔ یہ بڑی بھاری ریاست ہے۔ رقبہ ۸۵۷۰ مربّع میل۔ آبادی قریباً بائیس لاکھ۔ کئی دریا اور ندّی نالے اِس میں بہتے ہیں۔ مثلاً نربدا۔ ماہی۔ پورنا۔ دھونادار۔ میوا۔ ابیکا وغیرہ۔ مُلک آباد اور زمین زرخیز ہے۔ دارُ الرِّیاست بڑودہ ہے۔ یہ بڑا مشہور شہر ہے ÷

کاٹھیاواڑ کی ریاست گورنمنٹ بمبئی کے پولیٹیکل اجنٹ کے ماتحت ہے۔ اِس میں چھوٹی بڑی کُل ۱۸۷ ریاستیں شامل ہیں۔ رقبہ ۲۰۵۵۹ مربّع میل۔ اِن میں سے مشہور یہ ہیں۔ دھرن گادرا۔ نوانگر۔ جُونا گڑھ۔ بھانگر۔ اِس میں جھاڑ جنگل بہت ہیں۔ مشہور شہر ریاستِ کاٹھیاواڑ میں یہ ہیں۔ نوانگر۔ بھانگر۔ جُونا گڑھ۔ راج کوٹ۔ پولیٹیکل اجنٹ راجکوٹ میں رہتا ہے۔ پُور بندر۔ منگرول اور ویراول مشہور بندر ہیں۔ بڑودہ شہر

بڑے تونگر لوگوں سے آباد ہے۔ اِس شہر کے درمیان دو بڑی
سڑکیں چوپڑ کی طرح نکلی ہیں۔ گجرات کا ایک حصّہ ضلع کھیر
زمیں گائکواڑ کی عملداری سے مِلا ہُوا بمبئی کی گورنمنٹ کے تحت
حکومت نہایت زرخیز ہے۔ کھیر کا شہر وسیع اور بہت صاف۔
گجرات کا جو حصّہ جزیرہ نما ہے۔ اُس کا طُول مشرق سے مغرب
تک تخمیناً ۸۴ کوس اور عرض اوسط ۴۸ کوس ہے۔ اِس تمام
جزیرہ نما کو کاٹھیاواڑ کہتے ہیں۔ مگر اِس میں گائکواڑ وغیرہ
چند مُلک شامل ہیں۔ اِس کے جنوبی مُلک پر سمندر کے
درمیان دُوارکا ہے۔ اور اِس کے سوا سومناتھ وغیرہ ہندوؤں
کے اور تیرتھ بھی اِس مُلک میں کئی ہیں ؞

کچھ۔ یہ ریاست گوشۂ شمال و مغرب میں واقع ہے۔ اِس
کے مغرب میں سمندر اور شمال میں مُلکِ سندھ ہے۔ طُول
تخمیناً ۱۲۰ کوس اور عرض کی اوسط ۴۲ کوس۔ اِس کے شمالی
اور جنوبی دو حصّے ہیں۔ حصّۂ شمالی کی زمین نیچی اور سمندر کے
پانی سے تر رہتی ہے۔ اِس حصّے کو رن کہتے ہیں۔ اور جنوبی حصّہ
ٹیلے اور جنگل سے پُر ہے۔ اِس میں جو اُونچے علاقے ہیں۔ وہاں
کی زمین اور مُلکوں کی نسبت کم پیداواری کی ہے۔ مگر نیچے علاقوں
کی زمین بالکل قابلِ پیداوار نہیں ہے۔ کیونکہ وہاں پانی بہت

کم برستا ہے۔ برسات کا وقت بھی مُقرّر نہیں۔ نیچی زمین کے علاقوں میں چھوٹے چھوٹے نالے بکثرت رواں رہتے ہیں۔ لیکن بڑا دریا ایک بھی اس مُلک میں نہیں۔ اس واسطے موسم گرما میں جب یہ نالے خشک ہو جاتے ہیں۔ تب وہاں پانی کا قحط رہتا ہے۔ علاقۂ رن کے قریب نالوں اور کوؤں کا پانی تلخ ہے۔ اور وہاں دریائے سندھ کے دو سوتے ہیں۔ اور کئی چھوٹے دریا آن کر ملے ہیں۔ جب موسم بارش میں وہ دریا طغیانی پر آتے ہیں۔ تو تمام رن میں پانی پھیل جاتا ہے۔ اور کچھ اور گجرات یہ دونو مُلک مثل ٹاپو کے ہو جاتے ہیں۔ اس طرح پر مُلکِ کچھ ہمیشہ چاروں طرف سے تر رہتا ہے۔ مگر اس کے درمیان میں ریگستان ہے۔ اس مُلک میں بھج۱۔ انجار۲۔ مانڈوی۳۔ منڈرا۴ وغیرہ بڑے شہر ہیں۔ اور مانڈوی اور منڈرا بندر ہیں۔ اس مُلک میں سے کپاس سوداگری کے واسطے بمبئی میں لے جاتے ہیں۔ اور یہاں لوہا۔ کنک۔ چینی۔ کاغذ۔ ریشم وغیرہ اشیا پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو بھی یہاں سے سوداگر لوگ غیر مُلکوں میں فروخت کے لئے لے جاتے ہیں۔ اور ایک سلسلہ پہاڑی کا بھی اس مُلک میں ہے۔ کچھ کا

१ भुज
२ अंजार
३ मांडवी
४ मंद्रा

گھوڑا بہت عُمدہ ہوتا ہے۔ اَور جنگلی گدھا بھی وہاں ہوتا ہے۔ اِس مُلک کے رئیس کا خطاب راؤ کا ہے۔ اَور اُس کی راجدھانی بھج شہر میں ہے۔ کچھ کے مُتوطّن چُست اَور دلیر ہیں۔ اَور پاس کے ساحلوں بلکہ بحرِ قُلزم کے کناروں تک سوداگری کرتے ہیں ✣

مُلکِ سندھ

یہ بڑا مُلک ہندوستان کے نہایت مغرب میں دریاے سندھ کے دونو طرف ہے۔ اِس کے شمال میں داؤد پوترہ یعنی بہاولپور کی عملداری۔ خانِ قلات کا مُلک اَور پنجاب۔ جنوب میں مُلکِ کچھ اَور بُحیرۂ عرب۔ مشرق میں راجپوتانہ اَور ریگستان۔ مغرب میں سمندر اَور بلوچستان کے پہاڑ ہیں۔ اِس مُلک میں کہیں کہیں آبادی ہے۔ اِس کا رقبہ ۴۸۰۱۴ مُربّع میل اَور آبادی ۲۴ لاکھ ۱۳ ہزار ہے۔ طُول ۱۵۰ کوس اَور عرض کی اَوسط ۴۰ کوس۔ اِس میں سندھ ندی کی کئی شاخیں بہتی ہیں۔ اَور یہاں اِس ندی کے مشرقی حصّے کی زمین ہموار اَور زرخیز ہے۔ مگر اِس کے مغرب میں جو جنوب کی طرف کا نشیب حصّہ ہے۔ اُس کی زمین اُونچی نیچی ہے۔ اِس میں

کہیں کہیں پہاڑ ہیں۔ کہیں برابر زمین اور کہیں چھوٹے چھوٹے ٹیلے۔ مگر شمالی طرف کے نصف حصّے کی زمین برابر ہے۔ اس مُلک میں چاول بکثرت ہوتا ہے۔ اور جو۔ گیہوں۔ سب طرح کا نمک۔ ہینگ۔ گوگل۔ مجیٹھ۔ لوبان۔ ببل اور ایسی قسم کے تخم جن سے تیل نکلے۔ بہت پیدا ہوتے ہیں۔ اور غیر مُلک کو جاتے ہیں۔ سفید چینی۔ مصری۔ لوہا۔ رانگ۔ جست۔ سیسا۔ سُپاری۔ مرچ۔ گری۔ شنگرف۔ پارہ وغیرہ کئی اجناس غیر مُلکوں سے یہاں فروخت کے لئے آتی ہیں۔ یہاں کے متوطن جاٹ اور بلوچ ہیں۔ سرکار انگریزی نے مُلکی انتظام کی غرض سے اُس کو ان حصّوں میں تقسیم کیا ہے۔ تھر پارکر۔ کراچی۔ حیدر آباد۔ شکار پور۔ سرحدِ شمالی سندھ۔ یہاں ہر ضلع کا اعلےٰ افسر کلکٹر کہلاتا ہے۔ اور یہ کمشنری احاطۂ بمبئی کے ماتحت ہے۔ مگر آج کل سرکار کا ارادہ ہے۔ کہ اس مُلک کو صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر صوبۂ پنجاب کے ماتحت کر دے۔ مشہور شہر حیدر آباد سندھ ندی کے کنارے بستا ہے۔ اور ایک ٹیلے پر قلعہ ہے۔ اس کے مشرق میں امر کوٹ ہے۔ جہاں اکبر بادشاہ جو خاندانِ مُغلیہ میں سب سے بہتر گزرا ہے۔ پیدا ہُوا تھا۔ مُلکِ سندھ کے جنوبی حصّے میں دریاے سندھ کئی دھار ہو کر

१ कौड़ीमुख

سمندر میں جا مِلا ہے۔ اِن دھاروں کو کوڑی مُکھ- سر مُکھ- گھوڑا مُکھ وغیرہ کہتے ہیں۔ اِس علاقے میں ٹھٹھ شہر مشہور ہے۔ اَور کراچی بندر بھی اِسی حِصّے میں ہے۔ سِندھ میں کئی بندر اَور مشہور ہیں۔ اِس سے مغرب رُو زمین کا ایک حِصّہ

२ मंजपर्वत

سُوئے کی صُورت پر منج پربت کہلاتا ہے۔ وُہ ہندوستان کی مغربی اِنتہا ہے۔ مسلمان سب سے پہلے خلیفہ عمر کے عہد میں مُلکِ ہندوستان کے اندر اِسی جگہ آئے تھے۔ ۱۷۷۹ء میں ٹالپوری امیر مُتسلّط ہُوئے۔ اَور ۱۸۴۳ء میں سر چارلس نے پیر صاحب بہادُر نے اِن کو سر کرکے انگریزی عمل جمایا۔ اِس مُلک میں دو دیسی ریاستیں ہیں۔ خیر پُور اَور لس بیلا ۔

سِندھ کے شمال میں بہاوپُور کی عملداری جسے داؤد پوترے کا علاقہ بھی کہتے ہیں۔ مشرِق میں بیکانیر اَور جیسلمیر کے ریگستان سے لے کر مغرب میں افغانستان کے پہاڑوں تک ہے۔ طُول تخمیناً ۱۲۰ کوس اَور عرض کی اَوسط ۵۰ کوس۔ مگر آبادی بہت کم ہے۔ کسی حِصّے میں کاشتکاری نہایت عُمدہ ہوتی ہے۔ اَور کہیں جنگل ہے۔ مشرِق کی طرف ریگستانِ بیکانیر اَور جیسلمیر کی عملداریوں سے مِل گیا ہے۔ اِس مُلک میں

جنگلی سُؤر۔ ہرن۔ تیتر اور کئی طرح کے جانور اور پرندے ہوتے ہیں۔ اور اُونٹ کی کثرت ہے۔ ریگستان کی طرف ایک قلعہ دراول نام مضبوط بنا ہوُا ہے۔ اور بہاولپور وہاں کی دار الرّیاست شتلج کے کنارے پر واقع ہے۔ اِس کے سوا احمد پور۔ مُبارک پور۔ اُچ۔ خیر پور وغیرہ اچھّے شہر ہیں۔ بہاول پور میں ریشمی کپڑے۔ دھوتیاں۔ سُوسی۔ پٹکے اور پگڑیاں بہت عُمدہ تیّار ہوتی ہیں۔ بہاول خاں شکار پور کا ایک مُتوطّن درجۂ ادنے کا شخص اِس ریاست کا بانی تھا۔ اِس مُلک کے مُتوطّن ہندو اور جاٹ اور بلوچ ہیں ÷

پنجاب

بھٹیانے سے لگا ہوُا شمال کی طرف پنجاب کا مُلک اِن حدّوں سے محدُود ہے۔ شمال و مشرق میں کوہستان و کشمیر۔ جنُوب و مشرق کی طرف ممالکِ مغربی و شمالی۔ جنُوب میں راجپوُتانہ۔ بھٹیانہ۔ بہاولپور۔ علاقۂ سندھ۔ مغرب میں افغانستان۔ یہ مُلک بہت بڑا ہے۔ اِس کا رقبہ ۱۴۲۴۴۹ مُربّع میل ہے۔ اِس کے جنُوب و مشرق میں قسمتِ دہلی ہے۔ جو پہلے ممالکِ مغربی سے مُتعلّق تھی۔ مُلکِ پنجاب کے دو حِصّے ہیں۔ اِن میں

گوشۂ شمال و مغرب کا حصّہ پہاڑ کا ہے۔ اور گوشۂ جنوب و مغرب کے حصّے میں ہموار زمین ہے۔ خصوص اسی حصّے کو پنجاب بولتے ہیں۔ کیونکہ اس میں شتلج۔ بیاس۔ راوی۔ چناب۔ جہلم یہ پانچ بڑی ندیاں بہتی ہیں۔ اس علاقے کے پہاڑی حصّے میں دیودار وغیرہ کے درخت بکثرت ہیں۔ مگر یہاں کے لوگ ان کی لکڑیوں سے تیل نکالنے کی ترکیب نہیں جانتے۔ بہت مقاموں میں پہاڑ سے نمک نکلتا ہے۔ اور کئی دھاتوں کی کانیں بھی ہیں۔ پہاڑ کے قطعات پر جہاں آبادی قریب ہے۔ گیہوں۔ جو اور چھوٹا اناج بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ مگر چاول بہت نہیں ہوتا اور وہاں کے لوگ بھی اکثر چاول نہیں کھاتے۔ اُن کی غذا گیہوں۔ مکئی۔ مٹر وغیرہ ہے۔ مشرق کے پہاڑوں میں چاول اور چاے بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ اور لوگ عموماً چاول کھاتے ہیں۔ جو علاقہ خاص پنجاب کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی زمین میں بہت پیداوار ہے۔ وہاں۔ گیہوں۔ جو۔ چاول اور سب طرح کی دال۔ نیشکر اور طرح طرح کے عمدہ میوجات وغیرہ اشیا پیدا ہوتی ہیں۔ یہاں سے سوداگر لوگ چینی۔ چاول۔ نیل۔ گیہوں اور کپڑے وغیرہ چیزیں دریاے سندھ کے مغرب میں اور کشمیر میں تجارت کے لئے لے جاتے ہیں۔

اَور فروخت کے لئے گھوڑا۔ میوہ۔ ریسا وغیرہ مغرب کی طرف سے لے آتے ہیں۔ اور دوشالہ اور کئی قسم کا پشمینہ اور زعفران اور عُمدہ میوے کشمیر سے آتے ہیں۔ اِس مُلک میں ہندو۔ مُسلمان اور سِکھ آباد ہیں۔ آبادی قریباً دو کروڑ ہے۔ دریاے سندھ کے کنارے قوم افغان رہتی ہے ؛

سو برس کا عرصہ ہُوا۔ کہ اُس وقت سے سِکھّوں نے اِس مُلک میں زور پکڑا۔ رنجیت سنگھ کے عہد میں ایک زبردست ریاست قائم ہُوئی۔ لیکن اُس کے مرتے ہی سِکھّوں نے باہم دُندر مچایا۔ یہاں تک کہ سرکارِ انگریزی سے بھی بلا سبب بگاڑ کیا۔ جس کا انجام یہ ہُوا۔ کہ خُود بگڑ گئے۔ ۱۸۴۹ء میں تمام مُلکِ پنجاب پر صاحبانِ انگریز کا قبضہ ہو گیا۔ اور تمام پنجاب کے ہتھیار لے لئے گئے ؛

۱۸۵۹ء میں مُلکِ پنجاب میں ایک صاحب لفٹننٹ گورنر مُقرر ہُوئے۔ پہلے یہاں کے حاکمِ اعلےٰ کا عُہدہ چیف کمشنر تھا۔ ۱۸۵۸ء کے اخیر سے دہلی کی قسمت جو ممالکِ مغربی میں تھی۔ پنجاب سے مُتعلّق ہو گئی۔ اِس لئے مُلکِ پنجاب کی تقسیم وہیں سے شروع کی جاتی ہے ؛ پنجاب میں چھ کمشنریاں اور ۳۱ ضلع ہیں۔ اور یہ ضلعے اور کمشنریاں تم جغرافیۂ پنجاب

میں پڑھ چکے ہو ✣

قسمتِ دہلی - ممالکِ مغربی میں قسمتِ میرٹھ سے مُلحق ہے - اور شمالی حد سکھّوں کی ریاستوں سے جو ستلج کے اُس پار ہیں - اور حدِّ مغربی بیکانیر اور جنوبی متھرا اور راجپوتانے سے مِلتی ہے ✣

اِس قسمت میں ۷ ضلعے ہیں - گُڑگانوہ - دِہلی - کرنال - رُہتک - حصار - انبالہ اور شملہ - دریا سوائے گھگّر کے کوئی نہیں ہے - اور دو تین نہریں یہاں بہتی ہیں - اور اِس قسمت کی شرقی حد پر جمنا ہے - اور اِس کی زمین رتیلی ہے - دِہلی یا شاہجہان آباد جمنا کے کنارے بہت بڑا اور مشہور شہر ہے - ہندوؤں کے شاستر میں اِس کا نام اِندر پرست لکھّا ہے - اور کہتے ہیں - کہ راجہ جُدھشٹر اِس میں راج کرتا تھا - اور اُس کے بعد کئی پُشت تک ہندوؤں کا راج رہا - پھر مُسلمانوں نے آکر ہندوؤں کو شکست دیکر اپنا راج قائم کیا ✣

شاہجہان نے اِس شہر کو از سرِ نَو آباد کیا - اور اِس کا نام شاہجہان آباد رکھّا - اِس کی شہر پناہ سنگین ساڑھے تین کوس کے گِردے میں ہے - اور اِس میں قلعہ لال پتّھر کا اور جامع مسجد سنگِ سُرخ اور سنگِ مرمر کی بہت اچھّی بنی ہے - دِہلی سے گوشۂ جنوب اور مغرب میں ۲۳۸ فٹ اُونچا ایک مینار

ہے۔ جس کو قطب صاحب کی لاٹھ کہتے ہیں۔ اس کے پاس ایک رکیلی نوار راجپوتوں کے عہد کی گڑھی ہوئی ہے۔ شہر کے گرد بہت پرانی عمارت شکستہ پڑی ہے۔ خصوص تغلق آباد جس کو تغلق بادشاہ نے قریب ساڑھے پانچ سو برس ہوئے۔ دہلی سے جنوب کی طرف دس کوس کے فاصلے پر آباد کیا تھا۔ اور ہمایوں کا مقبرہ بہت بڑی عمارت ہے۔ اور چاندنی چوک میں ایک مکان جو روشن الدولہ[1] کی مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں فارس کے والی نادر شاہ نے بیٹھ کر ۱۷۳۹ء میں دلی کے قتل عام کا حکم دیا تھا۔ یہ شہر کئی بار اجاڑ ہوا۔ اور پھر آباد ہو کر رونق کو پہنچا۔ اب ۱۸۵۷ء کی بغاوت میں سرکار انگریزی کی ہندوستانی فوج باغی نے حق نمک فراموش کر کے اس شہر میں صاحبان انگریز کا قتل مع زن و بچہ کیا۔ اور خاندان تیموریہ میں سے بہادر شاہ کو جو سرکار انگریزی سے پنشن پاتا تھا۔ بادشاہ گردانا۔ جس کا انجام یہ ہوا۔ کہ فوج سرکار نے ان سب باغیوں کو مار کر وہاں سے بھگا دیا اور رعیت کو نکال دیا۔ چنانچہ تمام شہر خالی ہو گیا۔ اور بادشاہ کو سرکار نے ملک برما کے شہر رنگون میں پہنچا دیا۔

[1] سنہری مسجد جو چاندنی چوک کے سر بازار بنی ہوئی ہے۔

اب شہر از سرِ نو آباد ہوتا جاتا ہے ٭ رِیواڑی دِہلی سے گوشۂ جنوب و مغرب میں بیس کوس کے فاصلے پر ضلع گڑگانوہ میں قریب ۲۷ ہزار آدمی کی آبادی ہے۔ اَور تجارت کی اشیا ممالکِ مغربی کو اِسی میں ہو کر جاتی ہیں۔ رُہتک یہ قصبہ دِہلی سے مغرب میں چوبیس کوس کے فاصلے پر واقع ہے۔ پیشتر زیادہ آباد تھا۔ مگر اب گیارہ ہزار آدمی رہتے ہیں ٭

ہانسی۔ یہ شہر دِہلی سے مغرب میں چالیس کوس کے فاصلے پر سُلطان فیرُوز کی نہر کے کنارے پر واقع ہے۔ اِس میں دس ہزار آدمی ہیں ٭

حصار۔ یہ شہر ہانسی سے مغرب میں ۷ کوس کے فاصلے پر ہے۔ اَور زمانۂ سلف میں زیادہ آباد اَور مُلک ہریانے کا عظیم شہر تھا۔ اِس میں سرکارِ انگریزی کی بڑی گھُڑسال ہے ٭

پانی پت۔ یہ شہر دِہلی سے ۲۵ کوس شمال کی طرف قریب ۱۷ ہزار آدمی کی آبادی ہے۔ یہاں شکّر بنتی ہے۔ اَور یہاں سے اناج اَور نمک اَور کپڑا غیر مُلکوں کو تجارت کے لِئے جاتا ہے۔ اِس کے قریب دو لڑائیاں مشہُور ہُوئی ہیں۔ ایک ۱۵۲۵ء میں بابر بادشاہ کی لڑائی اِبراہیم لودھی دِہلی کے بادشاہ سے ہُوئی۔ جس میں بابر نے فتح پائی۔ دُوسری ۱۷۶۱ء

میں جب محمّد شاہ ابدالی نے مرہٹوں کو شکست دی۔ ضلع گُڑگانوہ میں فیروز پور۔ پلول۔ ہوڈل۔ نُوح۔ سوہنہ بڑے قصبے ہیں۔ اور ضلع رُہتک میں بھوانی۔ بیری۔ جھجر۔ کھنانا۔ کلانور۔ اور ضلع کرنال میں بڑاس۔ کرنال۔ سونی پت ہیں۔ بھٹیانہ بھی پہلے قسمتِ دہلی میں شامل تھا۔ اِس میں بڑے قصبے سرسہ اور فتح آباد ہیں÷

قسمتِ دہلی کے شمال و غرب میں سکھّوں کی ریاستیں حصار سے شمال کی طرف اور سہارنپور سے مشرق کی جانب ہیں۔ اِن میں پٹیالے کی بڑی ریاست ہے۔ وہاں کا راجہ ایّامِ فسادِ ۱۸۵۷ء میں خیر خواہِ سرکار اور مُعاون رہا۔ پٹیالے کے شمال و مشرق میں ناہن اور جنوب میں جیند اور کیتھل کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں÷

انبالے میں انگریزی فوج کی چھاؤنی ہے۔ شملے کا پہاڑ اِسی علاقے میں سطحِ سمندر سے ۷۸۶۶ فُٹ بلند بہت خوش فضا اور ہوا کی خُنکی اور صفائی کے باعث نہایت فرح افزا ہے۔ گرمی میں بہت صاحبانِ انگریز خصُوصاً پنجاب کے وہاں "تبدیل ہوا کے لئے جایا کرتے ہیں۔ اِس سبب سے ایک خاصہ شہر آباد ہوگیا ہے۔ اور ہر جنس خصُوصاً کپڑا ہر قِسم کا مُیسّر آتا ہے۔

اِس جگہ صاحب ڈپٹی کمشنر اور اِجنٹ کوہ شملہ کی کچہری رہتی ہے۔ناہن۔بلاسپور۔رامپور وغیرہ چھوٹی چھوٹی کوہستانی ریاستیں اِس سے متعلّق ہیں۔کسولی کے پہاڑ پر کچھ فوج رہتی ہے۔اور شملے سے ، کوس انبالے کی راہ پر سپاٹو کا پہاڑ ہے۔انبالے کے ضلع میں تھانیسر پرانا شہر ہندؤں کا تیرتھ ہے۔سرہند بھی قدیم جگہ ہے۔لدّھیانہ ستلج کے جنوب و مشرق میں اچھّا رونق دار شہر ہے۔اِس میں پشمینے کا کام بہت ہوتا ہے۔اور اِس سے مغرب رو ہری کا پتّن ایک قصبہ ہے۔جہاں ستلج اور بیاس دونو دریا ملے ہیں۔اور وہاں سے مغرب کی طرف اُسی دریا کے جنوب میں فیروز پور ایک اچھّا شہر ہے۔اِس میں ایک قلعہ ہے۔جہاں لڑائی کا سامان رہتا ہے۔ستلج کے پار درمیان اِس دریا اور بیاس کے دوآبہ جالندھر کا علاقہ ہے۔جالندھر کا شہر اِس کا صدر ہے۔اور اِس علاقے میں لدّھیانے کے مقابل ستلج کے پار سکھّوں کے عہد کا قلعہ پھلور بہت مستحکم ہے۔ہوشیار پور اِس علاقے کے وسط میں بڑا شہر ہے۔جالندھر سے تھوڑی دور کرتار پور ہے۔اِس جگہ سے ایک سڑک کلاں امرتسر ہوتی ہوئی لاہور کو گئی ہے۔کپور تھلہ ایک راجہ قوم سکھ کی دار الرّیاست ہے۔یہ

راجہ بھی غدر میں خیر خواہِ سرکار رہا۔ اور بجلدوے خیر خواہی بڑا علاقہ مُلکِ اودھ میں سرکار سے اُس کو مرحمت ہُوا۔ اور ہوشیار پور سے شمال کی طرف نادون کا علاقہ ہے۔ بیاس اور راوی کے درمیان جتنا مُلک ہے۔ وہ دوآبہ باری کہلاتا ہے۔ شمال میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں بلاسپور اور سکیت اور منڈی کی ہیں۔ اور اُن سے مغرب کی طرف امرتسر سے ۹۰ کوس پہاڑ کے اُوپر کانگڑاہ ہے۔ اور کانگڑے کا قلعہ مشہور ہے۔ اِسی علاقے میں جوالامکھی پہاڑ ہے۔ جس پر دیبی کا مندر ہے۔ ہندو اُسے کرامت کی جگہ سمجھ کر پرستش کرنے جاتے ہیں۔ اور نور پور ایک بہت اچھا قصبہ ہے۔ دینا نگر بھی ایک خاصہ قصبہ ہے۔ اِس میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کا بنایا ہُوا باغ بہت خوش اُسلوب ہے۔ اور اُس کے تھوڑی دور اُوپر سے دریائے راوی کی نہر آتی ہے۔ وہاں سے جنوب کی طرف گورداسپور ضلع گورداسپور کا صدر ہے۔ اور اُس سے آگے بٹالہ ہے جس میں ریشمی سوسی خوب بنتی ہے۔ تھوڑی دور بڑھ کر نہر کی دو شاخیں ہوکر ایک امرتسر کے مشرق کی طرف کچھ دور پر تلمبا کے پاس راوی میں مل گئی ہے۔ دوسری لاہور کے قریب ہوتی ہوئی موضع مانکا کے پاس اُسی دریا میں شامل ہوئی ہے۔ امرتسر

بہت بڑا شہر اور اُس میں سِکھّوں کے گرُو کا مندر نہایت لطیف
اور خُوش وضع ایک تالاب کے بیچ میں بنا ہُوا ہے۔ اِس
شہر میں مکانات بہت عالیشان کھڑے ہیں۔ اِس کے قریب
گوبند گڑھ ایک مضبُوط قلعہ ہے۔ جس میں مہاراجہ رنجیت سِنگھ
کا خزانہ رہتا تھا۔ امرتسر اب ضِلع امرتسر کا صدر ہے۔ اور
اِس میں صاحِب ڈپٹی کمشنر اور ڈوِیژنل جج کی کچہریاں ہیں۔
اور ایک سرکاری مدرسہ بھی ہے۔ یہ پنجاب بھر میں بڑی
تجارت کی جگہ ہے۔ اور بہت مالدار لوگ رہتے ہیں۔ وہاں
پشمینہ اور زعفران اور ہینگ اور مصالح اور میوجات جو
کشمیر اور پشاور کی طرف سے آتے ہیں۔ اُن کا بہت بیوپار
ہوتا ہے۔ امرتسر سے جنوب و غرب لاہور کا شہر صدر تمام
مُلک پنجاب کا لب دریائے راوی واقع ہے۔ اِس کے چاروں
طرف پُختہ شہر پناہ ہے۔ اور شہر پناہ کے ساتھ ساتھ باغ
ہے۔ اور اندر بادشاہی عمارتیں بہت عُمدہ بنی ہوئی ہیں۔
جہانگیر بادشاہ اکبر کا بیٹا یہاں بہت رہا کرتا تھا۔ لاہور
سے تھوڑی دُور امرتسر کے راستے پر ایک باغ کمال لطافت
کا اور بہت وسیع بنا ہُوا ہے۔ اور نہر کے پانی سے بڑی
سیرابی اور تازگی رہتی ہے۔ اِس باغ میں کئی درجے اُتار

چڑھاؤ کے ہیں۔ اور پانی کی آبشاریں اور چادریں جو بنی ہوئی ہیں۔ اُن کی دید دل کو سُرور بخشتی ہے۔ اِس کو شالامار باغ کہتے ہیں۔ دریا پار ایک جگہ شاہدرہ کہلاتی ہے۔ اور وہاں سے قریب جہانگیر بادشاہ اور اُس کی بیگم نورجہاں کا مقبرہ ہے۔ لاہور میں سکھوں کے وقت سے اب بہت زیادہ آبادی ہے۔ انار کلی میں پیشتر رزیڈنٹی کی کوٹھی تھی۔ اب وہاں بجائے خود ایک شہر ہو گیا ہے۔ جس کا بازار بہت لمبا چوڑا ہے۔ وہیں انگریزی عملداری کے شروع میں کچہریاں اور فوج کی چھاؤنی تھی۔ لیکن پیچھے فوج کی چھاؤنی میاں میر میں مقرر ہوئی ؛

سکھوں نے رنجیت سنگھ کی وفات کے بعد باہم فساد برپا کیا۔ اور سرکارِ انگریزی سے بلا سبب بگاڑ کرکے چاہا۔ کہ قدم اپنی حد سے آگے بڑھائیں۔ اسی واسطے ۱۸۴۵ء میں مُدکی اور فیروزپور اور علیوال اور سبراؤں کے مقام پر بہت سخت لڑائیاں ہوئیں۔ جن کے اختتام پر پنجاب سرکارِ انگریزی کے قبضے میں آگیا۔ اسی دوآبۂ باری میں گوگیرہ ضلع منٹگمری کا ایک قصبہ ہے۔ اور ضلع منٹگمری قسمتِ لاہور سے متعلق ہے۔ مُلتان ایک بہت پرانا شہر دریائے چناب کے مشرق کی

طرف ہے۔ مُغلوں کے عہد میں مُلتان کا ایک جُدا صُوبہ گِنا جاتا
تھا۔ سرکارِ انگریزی کے عہد میں بھی یہاں ایک کمشنری مُقرّر
ہُوئی۔ جو ۱۸۸۴ء سے ٹُوٹ گئی۔ اور مُلتان۔ مِنٹگمری۔ جھنگ کے
ضِلعے قِسمتِ لاہور سے مُتعلّق ہو گئے۔ ۱۸۴۸ء میں سِکھّوں کی
سرکشی یہیں سے شروع ہُوئی۔ دوآبۂ رچنا درمیان راوی اور
چناب کے ہے۔ اِس کے شمال کو کوہستان میں علاقہ کشتوار
اور جمُّوں کا ہے۔ اور کوہستانی مُلک میں مشرِق کی طرف
راوی کے داہنے کنارے چنبے کی چھوٹی سی ریاست ہے۔
اور جمُّوں کے جنُوب میں دیس ہے۔ اِس میں سیالکوٹ۔ وزیر آباد۔
گوجرانوالہ۔ شیخو پُورہ۔ جھنگ نامی مکان ہیں۔ سیالکوٹ اور
گوجرانوالہ اب قِسمتِ راولپنڈی سے مُتعلّق ہیں + دوآبۂ چج
اُس زمین کا نام ہے۔ جو درمیان جہلم اور چناب کے واقع
ہے۔ اِس میں گجرات نامی مکان ہے۔ اور وہاں کی تلوار
مشہور تھی۔ شاہ پُور ایک شہر مشرِقی کنارۂ جہلم پر اِسی
دوآبے میں ہے۔ اور شاہ پُور کا ضِلع راولپنڈی کی قِسمت
سے مُتعلّق ہے۔ اور ایک مکان ساہی وال جہلم کے شرقی
کنارے شاہ پُور سے جنُوب کی طرف اِسی ضِلع میں ہے۔
سِندھ ساگر دوآبہ درمیان جہلم اور سِندھ کے بہُت وسعت

میں ہے۔ اِس کے شمالی پہاڑوں میں نمک کی کان ہے۔
اور اِن پہاڑوں کے پاس سندھ کے مشرقی کنارے پر کالا باغ
نامی ایک شہر ہے۔ جہلم شہر دریاے جہلم کے مغربی کنارے
پر ہے۔ اِس سے تھوڑی دُور رُہتاس کا قلعہ بہت پُرانا
اور مُستحکم ایک زمانۂ دراز سے مشہور ہے۔ وہاں سے شمال و
غرب کے کونے میں گکھڑوں کا علاقہ ہے۔ اِس میں راولپنڈی۔
حسن ابدال اور ہری پُور نامی شہر ہیں۔ آگے بڑھ کے شمال
کی جانب ہزارے کا علاقہ ہے۔ اٹک کا شہر اِس کے جنُوب رُخ
سندھ کے بائیں کنارے پر نامی شہر ہے۔ قسمتِ راولپنڈی
میں جہلم۔ راولپنڈی۔ شاہ پُور۔ گجرات۔ گوجرانوالہ اور سیالکوٹ
کے اضلاع ہیں۔ سندھ کے پار پشاور کا علاقہ ہے۔ اِس
قسمت میں تین ضلعے یعنی ہزارہ اور پشاور اور کوہاٹ
داخل ہیں ٭ پشاور کے شمال کی طرف دریاے کابُل ہے۔
جس میں دریاے اوو نئ اور دریاے شاہ عالم آکر ملے ہیں۔
اور دریاے کابُل اٹک کے ساتھ مل جاتا ہے ٭ اور پشاور کے
قریب شرق کی طرف دریاے بارہ بہکر وہ بھی دریاے
کابُل سے مل گیا ہے۔ درۂ خیبر علاقۂ پشاور کی حد پر
ہے۔ کوہاٹ کے پاس ایک قصبہ محمّد زئ ہے۔ اور اُس کے

جنوب میں کرک اور بہادر خیل اور لت میر اور عیسےٰ خیل اور دلیپ گڑھ
اور بنوں اور شہاب الدین (شیخ بدھن) قصبے ہیں۔ وہاں
سے جنوب رو کوہستان میں احمد زئی اور یوسف خیل۔ اور
اِن کے نیچے کوٹ شیر خاں ایک جگہ کوہستانی ہے۔ جنوب
کی طرف علاقۂ ڈیرہ جات ہے۔ اِس میں ڈیرۂ اسمٰعیل خاں
اور ڈیرۂ غازی خاں نامی شہر ہیں۔ اور جنوب میں گنگیر والہ
اور ہرنڈ اور حاجی پور اور محمّد پور اور فتح پور اور اشنی اور
مٹھن کوٹ اور عمر کوٹ اور رہیراں نور کے قصبے ہیں ۔

اودھ

ممالکِ مغربی کے جنوب و غرب اور گوشۂ جنوب و غرب
میں جو مُلک ہیں۔ اُن کا بیان ہُوا۔ اب مُلکِ اودھ کا ذِکر
کیا جاتا ہے۔ اودھ کو شاشتر میں اُتر کوسل کہتے ہیں۔ اِس
کے شمال میں جنگل درختوں سے گھِرا ہُوا اور پہاڑ ہیں۔
اور اِس کے پرے نیپال کا راج ہے۔ پُورب میں گورکھ پور
اور غازی پور کے ضلعے اور دکّن میں اِلٰہ آباد اور فتح پور اور
کانپور۔ اور مغرب میں فرّخ آباد اور شاہجہاں پور اِس کی
حد سے مُلحق ہیں۔ یہاں کی زمین ہموار اور پانی کثرت سے

ہے۔ اور اودھ کے علاقے کا آدمی بہت قوی اور عقیل
ہوتا ہے۔ آب و ہوا بھی اِس طرف کی نہایت مُعتدِل اور
زمین کی پیداوار یہ ہیں۔ گیہوں۔ چاول۔ نیشکر۔ نیل۔ افیون۔
اور کئی اقسام کی ترکاریاں اور میوے۔ اِس مُلک میں شورہ
بھی بہت تیّار ہوتا ہے۔ اور لاجورد کان سے نکلتا ہے۔
اِس علاقے میں کئی بڑے بڑے دریا بہتے ہیں۔ مغرب کی
حد پر گنگا اور درمیان میں گومتی اور گھاگرا اور راپتی۔
اِن دریاؤں سے وہاں کی زمین سیراب ہے۔ اِس مُلک کا
طُول تخمیناً ۲۵۰ میل اور عرض ۱۰۰ میل اور اِس مُلک
کا رقبہ ۲۴۲۴۶ مُربّع میل اور آبادی قریباً ایک کروڑ
۴۱ لاکھ ہے۔ یہ بہت پرانا اور مشہور صوبہ ہے۔ اجودھیا
ہندوؤں کا مشہور تیرتھ اِسی میں ہے۔ جہاں سورج بنسی
خاندان کے راجا راج کیا کرتے تھے۔ مُدّت تک عِلم سنسکرت
کا یہاں بہت چرچا رہا۔ ساکھا مُنی بڑے مشہور پنڈت نے
اِسی مُلک میں اپنی تصنیفات لکھی ہیں۔ خاندانِ مُغلیہ سے
مُحمّد شاہ بادشاہ کی مُلازمت میں سعادت علی خاں ایران کی
طرف سے آکر اِس قدر عُروج کو پہنچا۔ کہ ۱۷۳۲ء میں اودھ
کا صوبہ مقرّر ہُوا۔ اِسی کے خاندان میں سے غازی الدّین حیدر

کو ۱۸۱۴ء میں سرکارِ انگریزی سے بادشاہ کا خطاب ملا۔ اِس کے بعد لکھنؤ کے بادشاہ اِس قدر عیش و عشرت میں پڑے۔ کہ ہندوستان میں مشہور ہے۔ اور مُلک میں بھی ابتری ہونے لگی۔ آخر ۱۸۵۶ء کے شروع میں وہ مُلک سرکارِ انگریزی نے ضبط کیا۔ واجد علی شاہ بادشاہِ مُلک کو مٹیا بُرج کلکتہ میں رہنے کا حُکم ملا۔ ۱۸۷۷ء تک یہ مُلک چیف کمشنر کے ماتحت رہا۔ اور پھر ممالکِ مغربی و شمالی کے ساتھ شامل کیا گیا ؞

یہ مُلک چار قسمتوں پر منقسم ہے۔ قسمتِ لکھنؤ۔ قسمتِ رائے بریلی۔ قسمتِ فیض آباد اور قسمتِ سیتا پور ؞

(۱) قسمتِ لکھنؤ ضلع کانپور کے مقابل دریائے گنگا اور گھاگرا کے بیچ میں ہے۔ اُس کے اندر دو ندیاں بہتی ہیں۔ گومتی اور سائی۔ اِس قسمت میں تین ضلعے ہیں۔ کانپور کے شمال میں دریائے گنگا کے پار ضلع اُناؤ اور اُناؤ کے گوشۂ شمال و مشرق میں لکھنؤ اور لکھنؤ کے شمال میں بارہ بنکی ہے ؞

شہر لکھنؤ گومتی ندی کے داہنے کنارے پر بسا ہوا ہے۔ اصل نام اِس کا لکشماوتی بتلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ راجہ رام چندر جی نے اپنے بھائی لچھمن جی کے نام پر اِس

شہر کا نام رکھّا ہے - یہ شہر اگر کسی بلند مقام سے دیکھا جائے - تو جہاں تک نظر جاتی ہے - وہاں تک درخت - باغ - مینار - گنبد اور عالیشان عمارتیں اور چمکتی ہوئی سنہری کلسیاں نظر آتی ہیں - حسین آباد کے نزدیک حوض - فوّارے اور سنگ مرمر اور سنگِ موسےٰ وغیرہ کے خوبصورت کھلونے بنے ہوئے ہیں - لوگ خوشحال معلوم ہوتے ہیں - دکانوں میں سب قسم کی چیزیں اچھّی سے اچھّی موجود اور تیّار رہتی ہیں - انگریزی عملداری کے پہلے بادشاہی مکانوں کی بڑی تیّاری رہتی تھی - قرینہ اور سجاوٹ دیکھ کر انسان کی عقل دنگ ہو جاتی تھی - فرح بخش - مبارک منزل - موتی محل - شیش محل - قیصر باغ - حیدر باغ - حسین آباد - دولت خانہ وغیرہ مکان قابلِ دید ہیں - محرّم کے دنوں میں بڑی دھوم دھام ہوتی تھی - امام باڑوں میں ہزاروں قندیلیں اور موم بتّیاں روشن ہوتی تھیں - ۱۸۵۷ء کی بغاوت کے بعد بہت سے مکانات مسمار ہو گئے - نوّاب گنج - دریا آباد - اناؤ اور بانگر اناؤ مشہور قصبے اس قسمت کے ہیں ؛

(۲) قسمتِ رائے بریلی دریاے گنگا اور گھاگرا کے بیچ میں لکھنؤ سے جنوب مشرق کی طرف ہے - یہ قسمت ان

تین ضلعوں پر منقسم ہے۔ الہ آباد کے شمال میں پرتاب گڑھ۔ پرتاب گڑھ کے شمال مغرب میں رائے بریلی اور رائے بریلی کے شمال مشرق میں سلطان پور + مانک پور۔ رائے بریلی۔ پرتاب گڑھ۔ ایٹی اور سلطان پور مشہور قصبے ہیں۔ مانک پور مسلمانوں کے عہد میں بہت مشہور تھا +

(۳) قسمت فیض آباد گنگا اور گھاگرا کے بیچ میں لکھنؤ سے مشرق کی جانب ہے۔ سائی۔ گومتی اور ٹونس ندیاں اس میں بہتی ہیں۔ اس قسمت میں فیض آباد۔ گونڈا۔ بھڑائچ تین ضلعے ہیں۔ فیض آباد لکھنؤ کے مشرق میں۔ گونڈا فیض آباد کے شمال میں اور بھڑائچ گونڈا کے شمال مغرب میں +

فیض آباد یا بنگلہ لکھنؤ سے ۷۸ میل پورب میں ہے۔ یہ شہر ملک اودھ کے نوابوں کا دار الحکومت تھا۔ نواب شجاع الدولہ کی بنائی ہوئی عمارتیں یہاں بہت ہیں۔ اس نواب کے بیٹے آصف الدولہ نے ۱۷۷۵ء میں لکھنؤ کو اپنا دار الریاست مقرر کیا۔ اس شہر کے پاس اجودھیا سرجو ندی کے داہنے کنارے پر واقع ہے۔ اسی کے نام پر یہ ملک اودھ کہلاتا ہے۔ شاستر میں لکھا ہے۔ کہ منو نے سب سے

پہلے یہ شہر بسایا تھا۔ کسی زمانے میں یہ رام چندر جی کا
دارالسلطنت تھا۔ رام چندر جی۔ لچھمن جی اور سیتا جی کے
نام سے بہت سے مندر اور مکانات پرانے ٹوٹے پھوٹے اب
تک موجود ہیں۔ ہندو اُنہیں پوتّر جان کر دور دور سے
جاترا کو آتے ہیں۔ اس میں کپڑا بہت عمدہ بنتا ہے ؛
بھرائچ میں سالار مسعود غازی کی درگاہ ہے۔ جس نے
پہلے پہل اودھ کو فتح کیا تھا۔ یہ شخص محمود غزنوی کی
اولاد سے تھا۔ اور رجب سالار کا مقبرہ بھی یہاں ہے۔
یہ دونو متبرک جگہ ہیں۔ لوگ اِن کی زیارت کو آتے ہیں ؛
(۴۱) قسمتِ سیتا پور قسمتِ لکھنؤ کے شمال کی طرف تین
ضلعوں ہردوئی۔ کھیری۔ سیتا پور کو شامل ہے۔ ہردوئی۔ سندیلہ
شاہ آباد۔ بلگرام۔ سیتا پور۔ خیر پور۔ لاہر پور بڑے مشہور
قصبے ہیں۔ قصبۂ بلگرام میں بڑے بڑے مشہور فاضل و
شاعر ہوئے ہیں۔ عبدالجلیل اور میر غلام علی آزاد مشہور
شاعر فارسی زبان کے یہاں پیدا ہوئے تھے۔ قصبۂ سندیلہ
میں سور داس ہندی زبان کا مشہور شاعر اکبر بادشاہ کی
عملداری کے شروع میں گزرا ہے۔ اکبر بادشاہ کا وزیرِ مالی
دیوان ٹوڈر مل لاہر پور میں پیدا ہوا تھا ؛

اِس مُلک میں ہندوؤں کی آبادی زیادہ ہے۔ ۱۸۸۱ء کی مردم شماری میں ۹۹۴۲۴۱۱ ہندو اور ۱۴۳۳۴۴۳ مُسلمان شمار ہوئے تھے ✣

مُلکِ بنگال

ممالکِ مغربی و شمالی کے مشرق میں مُلکِ بنگال یا بنگلہ دیس ہے۔ اِس کی حُدُود یہ ہیں۔ شمال میں نیپال اور بھوٹان کی ریاستیں۔ مشرق میں آسام۔ شمالی برما۔ جنوب میں خلیجِ بنگالہ و احاطۂ مدراس۔ مغرب میں وسطِ ہند کی ایجنٹی اور ممالکِ متوسّط ✣

جس طرح پنجاب کے حاکمِ اعلےٰ صاحب لفٹنٹ گورنر ہیں۔ جو پنجاب میں قیام رکھتے ہیں۔ اُسی طرح اِس مُلک کے حاکمِ اعلےٰ بھی صاحب لفٹنٹ گورنر ہیں۔ جو کلکتے میں رہتے ہیں۔ اِس کا رقبہ ۱۹۳۱۹۸ مُربّع میل اور آبادی ۶ کروڑ ۹۵ لاکھ ۳۶ ہزار ✣

یہ مُلک چار حِصّوں پر مُنقسم ہے۔ بہار۔ بنگالہ خاص۔ اوڑیسہ اور چھوٹا ناگپور۔ اب ہم اُن حِصّوں کا بیان علیحدہ علیحدہ کرتے ہیں ✣

صُوبۂ بہار

ممالکِ مغربی و شمالی کے مشرق میں دریائے گنگا کے
دونو طرف صُوبۂ بہار ہے۔ اُس کے شمال میں نیپال کی
ریاست۔ مشرق میں بنگالِ خاص۔ جنوب میں ناگپور۔ مغرب
میں الہ آباد اور گورکھ پور کے ضلع۔ اس کا رقبہ ۴۴۱۳۹
مُربع میل اور آبادی قریباً ۲ کروڑ ۳۲ لاکھ ہے۔ یہاں
کی زمین اُونچی۔ سیر حاصل ہے۔ وہاں پانی کی کثرت ہے۔
گیہوں۔ جو۔ چاول بہت عُمدہ۔ شکر۔ تیل۔ سپاری۔ عِطرِ گُلاب
وغیرہ چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور افیون بہت جگہ سے
عُمدہ ہوتی ہے۔ اور سارن کے ضلع میں شورہ نہایت عُمدہ
تیار ہوتا ہے۔ گنگا۔ سون۔ گنڈگی۔ کرم ناشا اور دیوا ندیاں
ہیں۔ اِن میں سے آخر کی ندیاں اِس علاقے کی سرحد
پر بہتی ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی ندیاں کئی ہیں۔ اِس لئے
یہ مُلک بہت سیراب ہے۔ ہندو مسلمانوں کی نسبت ۵ گُنے
ہیں۔ اِس علاقے کے جنُوبی طرف کے نِصف حِصّے کو سنسکرت
میں مُلکِ مگدھ بولتے ہیں۔ اور شمالی طرف کے نِصف حِصّے
کو متھلا کہتے ہیں۔ اِس مُلک میں دو قسمتیں ہیں۔

ایک پٹنے کی اور دوسری بھاگل پور کی۔ قسمت پٹنہ الہ آباد
کی مشرقی حد سے شروع ہوتی ہے۔ اس میں سات
ضلعے ہیں۔ سارن گورکھ پور کے مشرق میں۔ شاہ آباد
سارن کے جنوب میں۔ پٹنہ شاہ آباد کے مشرق میں۔
گیا پٹنے کے جنوب میں۔ چمپارن سارن کے شمال مشرق
میں۔ مظفّر پور چمپارن کے جنوب میں۔ دربھنگہ مظفّر پور
کے مشرق میں ٭

ضلع شاہ آباد کے اندر کئی ندیاں شمال کی جانب
بہتی ہیں۔ وسعت اس ضلع کی بہت زیادہ اور زمین
دکھن کی طرف کوہستانی ہے۔ گنگا کے کنارے کی ہموار۔
اس کا صدر مقام آرہ ہے۔ بکسر۔ دم گاؤں۔ چوسا۔ سہسرام۔
رہتاس مشہور قصبے ہیں۔ مقام بکسر پر سر منرو صاحب
نے ۱۷۶۴ء میں میر قاسم اور وزیر اودھ دونو کو
شکست دی۔ مقام چوسا میں شیر شاہ ہمایوں۔ بادشاہ پر
فتحیاب ہوا۔ سہسرام میں شیر شاہ کی قبر ہے۔ رہتاس کا
قلعہ بہت بلند اور مضبوط ہے۔ اس ضلع کی پیداوار
نیل۔ تمباکو۔ کپاس۔ شکر۔ افیون اور بھنگ ہے ٭

ضلع پٹنہ عرض میں تنگ۔ سون ندی کے دہانے کے

مشرق کی طرف سے لمبا۔ دریا ے گنگ کے کنارے کنارے چلا گیا ہے۔ اُس میں چاول۔ افیون۔ تمباکو۔ انگور۔ شکر پیدا ہوتے ہیں۔ اور ہند کی تواریخ قدیم میں جہاں چندر گپت کی راجدھانی پاٹل پتر جسے اہل یورپ پالی پوتھرا لکھتے ہیں۔ واقع تھی۔ وہیں اب اُس کا نشان دیتے ہیں۔ لیکن اِس امر کا یقین نہیں ہے۔ بعضے اِس شہر قدیم کو بھاگل پور کے قریب بتاتے ہیں۔ اور پٹنے سے مغرب کی طرف دینا پور میں سرکاری فوج کی چھاؤنی رہتی ہے۔ پٹنے میں میر قاسم نے سنہ ۱۸۶۳ع میں کئی سو انگریزوں کو قتل کیا تھا۔ بہار بھی مشہور شہر ہے۔ اِس میں بدھ مذہب والوں اور مسلمانوں کے مکانات کے کھنڈرات ہیں ؛

ضلع بہار کی زمین ہموار اور زرخیز ہے۔ پانچ پہاڑیوں کے درمیان ہندوؤں کا ایک تیرتھ ہے۔ گیا مشہور شہر ہے۔ یہ ہندوؤں کا بڑا تیرتھ پھلگو ندی کے کنارے پر بسا ہُوا ہے۔ داؤد نگر۔ شیر گھاٹی اور اڑول ضلع گیا میں مشہور قصبے ہیں۔ قصبۂ دربھنگہ میں بہت سے تالاب ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ دربھنگے خاں نے اِس کو آباد کیا تھا۔ اور بعض کا خیال ہے۔ کہ دربھنگہ اصل میں درِ بنگلہ ہے۔

اِس میں مُسلمانوں کے عہد میں فوج رہا کرتی تھی ٭

دُوسری قِسمت۔ بھاگل پور قِسمتِ پٹنہ کے مشرِق میں ہے۔ اُس میں ۵ ضِلعے ہیں۔ مُنگیر پٹنے کے مشرِق میں۔ بھاگلپور مُنگیر کے مشرِق میں۔ سنتھال کے پرگنے۔ بھاگل پور کے جنوب میں۔ مالدہ بھاگل پور کے مشرِق میں۔ پُورنیا بھاگلپور کے شمال میں ٭

شہر مُنگیر میں چمڑے اور لوہے کی چیزیں بنتی ہیں۔ جس طرح اِنگلینڈ کے شہر برمنگھم میں لوہے کا کارخانہ ہے۔ اُسی طرح یہاں بھی بہُت سی چیزیں بنتی ہیں۔ اِس کے پاس ہی سیتا کُنڈ گرم پانی کا چشمہ ہے۔ ضِلع بھاگل پور میں مٹّی۔ لوہے اور شیشے کی بہُت چیزیں بنتی ہیں۔ شہر بھاگل پور میں کلیو لینڈ صاحب کی یادگار میں ایک بڑا مینار بنا ہُوا ہے۔ کھال گاؤں دریائے گنگا کے کنارے پر دستکاری میں مشہُور ہے۔ ضِلع پُورنیا کے شمال میں بڑی بڑی دلدلیں ہیں۔ اُن میں چاول اور پان بہُت پیدا ہوتے ہیں۔ ضِلع مالدہ کے آم مشہُور ہیں ٭

سنتھال قوم کے باشندوں کے نام سے اِس ضِلع کا نام سنتھال کے پرگنے ہُوا ہے۔ اِس میں جنگل اور پہاڑیاں

بکثرت ہیں۔ راج محل کی پہاڑیاں اِسی میں ہیں۔ پتّھر کا کوئلہ۔ شہتیر اور لوہا یہاں بہت ہوتا ہے۔ جب راجہ مان سِنگھ ۱۵۹۲ء میں اوڑیسہ فتح کر کے واپس آیا۔ تو اُس نے راج محل کو بنگال کا دارُ السّلطنت بنایا۔ اِس شہر میں مان سِنگھ کی بنی ہوئی جامع مسجد اور شاہ شُجاع اور میر قاسم علی کے محل اور پھُلواڑی قابلِ دید ہیں۔ ضِلع پُورنیا کے بانس مشہور ہیں ؛

بنگالۂ خاص

مُلکِ بنگال کے چاروں حِصّوں میں سے یہ حِصّہ بلحاظ آبادی اور وُسعت باقی حِصّوں سے بڑا ہے۔ اِس کا رقبہ ۳۸۰۰۰ مُربّع میل سے زیادہ ہے۔ اِس کے شِمال میں بھُوٹان کی رِیاست۔ جنُوب میں خلیج بنگالہ۔ مشرِق میں آسام اور برما۔ مغرب میں چھوٹا ناگ پُور اور بہار ؛

جنُوبی حِصّے کی زمین اچھّی نہیں۔ اِس میں جنگل۔ دلدلیں اور دریا کثرت سے ہیں۔ باقی حِصّوں کی زمین اکثر اچھی ہے اور وُہ گنگا سے سیراب رہتی ہے۔ جن ندیوں میں کشتیاں چلتی ہیں۔ وُہ اکثر گنگا میں جا ملی ہیں۔

اِس مُلک میں ایسا کوئی حِصّہ نہیں۔ کہ برسات کے موسم میں کسی ندّی میں ناوٗ نہ چلتی ہو * ندیوں کے پاٹ ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں۔ اِسی سبب سے بعضے لوگوں کے کھیت ندّی کے کنارے پر زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اور فائدہ دیتے ہیں۔ اور بعضوں کے کھیت کم ہو جاتے ہیں۔ اور نُقصان دیتے ہیں۔ بنگالے میں گنگا اور برہم پُتّر بڑے دریا ہیں۔ زمین کُچھ ریت مِلی ہُوئی اور زرخیز ہے۔ سب قِسم کا غلّہ اچھّی طرح پیدا ہوتا ہے۔ خُصُوص چاول۔ بنگالے کے لوگ چاول ہی زیادہ کھاتے ہیں۔ تمباکُو۔ گنّا۔ ریشم۔ کپاس۔ نیل۔ نمک کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور تجارت کے واسطے سب طرح کی دھات اور پشمینہ دُوسرے مُلکوں سے آتا ہے۔ مرچ۔ رانگ۔ موم۔ ڈامر۔ گندھک۔ سُپاری وغیرہ اجناس شرقی جزیروں سے آتی ہیں۔ جست۔ مِصری۔ چائے۔ ڈامر۔ چینی کے برتن اور کئی نوع کے تیل وغیرہ مُلکِ چین سے آتے ہیں۔ اِسی طرح پر کئی مُلکوں سے کئی چیزیں آتی ہیں *

بنگالِ خاص میں پانچ قِسمتیں ہیں۔ قِسمتِ راج شاہی۔ قِسمتِ پریزیڈنسی۔ قِسمتِ بردوان۔ قِسمتِ ڈھاکہ اور قِسمتِ

چاٹ گام ✤

(۱) قسمتِ راج شاہی۔اُس کے شمال میں سکم اور بھوٹان کی ریاستیں۔جنوب اور جنوب و مغرب میں دریاے پدّمنا جو اِس قسمت کو فرید پور۔ندیا اور مُرشد آباد کے ضلعوں سے علیحدہ کرتا ہے۔مشرق میں گوآل پاڑا کا ضلع۔ کوچ بہار کی ریاست۔ گارو کی پہاڑیاں۔میمن سنگھ اور ڈھاکے کے ضلعے۔مغرب میں ضلع مالدہ اور پورنیا اور ریاستِ نیپال کا علاقہ ✤

اِس قسمت کا رقبہ ۱۷۴۲۸ مربّع میل اور آبادی ۷۷ لاکھ ۳۳ ہزار۔مُسلمانوں کی آبادی اور قوموں کی نسبت زیادہ ہے ✤

اِس قسمت میں سات ضلعے ہیں۔راج شاہی ضلع مالدہ کے جنوب میں۔بوگرا راج شاہی کے شمال مشرق میں۔دیناج پور بوگرا کے شمال میں۔رنگ پور دیناج پور کے شمال مشرق میں۔دار جلنگ اور جلپے گوری رنگ پور کے شمال میں۔پبنا راج شاہی کے جنوب مشرق میں۔اِس میں دریاے گنگا اور اُس کی شاخیں بھاگیرتھی۔جھلنگی۔ تِشتا۔اترائی۔مہانندا بہتی ہیں ✤

ضِلع راج شاہی کی زمین دریائے گنگ کی کئی دھاروں اور چھوٹی چھوٹی ندیوں سے سیراب ہوتی ہے۔ اور زراعتکاری کے لائق ہے۔ ناٹور۔ باٹیا۔ ہرئیل وغیرہ بڑے مشہور شہر ہیں۔ ہرئیل تجارت کی بڑی جگہ ہے۔ اِس ضِلع میں جھیلیں بہت ہیں۔ سب سے بڑی جھیل کا نام چلن بِھل ہے ٭

ضِلع بوگرا میں بوگرا شہر کے نیچے کرتویا ندی بہتی ہے۔ اِس ضِلع میں بڑے جنگل اور جنگلوں میں ہاتھی۔ گینڈے بہت ہیں۔ تِشتا۔ کرتویا وغیرہ ندیاں اِس کے اندر سے گزری ہیں ٭

ضِلع دیناج پور کی شکل مثلّث کی سی ہے۔ مہانندا۔ آتری۔ کرتویا اور تِشتا وغیرہ ندیاں بہتی ہیں۔ مگر کوئی مشہور جھیل نہیں ہے۔ زمین ناہموار ہے۔ دھان بہت عُمدہ پیدا ہوتے ہیں۔ دیناج پور۔ بھوان پور۔ چوڑا گھاٹ بڑے مشہور شہر ہیں۔ چوڑا گھاٹ مسلمانوں کے عہد میں صدر مقام تھا ٭

ضِلع رنگ پور۔ یہ ضِلع بنگالے کے شمال کی طرف ہے۔ اِس میں برہم پتر۔ تِشتا۔ مہانندا۔ کرتویا وغیرہ ندیاں بہتی ہیں۔ اِس کے مشرق کی طرف کی زمین لال مٹّی کی ہے۔ اور اُس کو رانگا مٹّی کہتے ہیں۔ اِس ضِلع میں بانس

اِس قدر ارزاں ہیں۔ کہ ایک روپئے کے سَو آتے ہیں۔ بعض مقام پر ناریَل کے درخت بکثرت ہیں۔ گاؤں کے عام لوگ گیہوں کا آٹا نہیں بناتے۔ بلکہ چاولوں کی طرح پکا کر کھاتے ہیں۔ جو کم ہوتے ہیں۔ تمباکو اور ریَل بہت ہوتا ہے۔ مشرق کی طرف کے پہاڑوں اور جنگلوں میں ہاتھی۔ گینڈا۔ کالے ریچھ۔ بندر اور بڑے ہولناک شیر بہت ہیں۔ رنگ پور اور جانگا مٹّی بڑے شہر ہیں ؛

ضِلع پٹنا کی زمین اچھّی زرخیز ہے۔ اور سراج گنج مشہور شہر ہے۔ ضِلع دارجلنگ بنگالے کی شمالی سرحد ہے۔ یہ کوہستانی ضِلع ہے۔ اور یورپین صاحبان تبدیلِ آب و ہوا کے لئے یہاں جاتے ہیں ؛

(۲) قسمتِ پریزیڈنسی۔ شمال میں اضلاعِ بوگرا اور راج شاہی۔ جنوب میں خلیج بنگالہ۔ مشرق میں اضلاعِ باقر گنج اور فرید پور۔ مغرب میں دریاے ہُگلی ؛

اِس قسمت کا رقبہ ۱۲۰۲۹ مُربّع میل اور آبادی ۸۲ لاکھ ۴ ہزار۔ ہندو مُسلمانوں سے تعداد میں زیادہ ہیں ؛

یہ قسمت سات ضِلعوں پر مُنقسم ہے۔ مُرشد آباد راج شاہی کے مشرق میں۔ ندیا مُرشِد آباد کے جنوب میں۔ جیسور

ندیا کے مشرق میں - کھلنا جیسور کے جنوب میں - کلکتہ اور مضافاتِ کلکتہ اور چوبیس پرگنے باقی ضلعے ہیں ٭

ضلع مرشد آباد کی زمین بہت سیر حاصل ہے - وہاں ریشم بہت ہوتا ہے - شہر مرشد آباد کا نام پہلے مقصود آباد تھا - اور ۱۷۰۴ء میں مرشد علی قلی خاں نے اس کا نام مرشد آباد رکھا - اور اس کو صوبۂ بنگالہ کا صدر مقام قرار دیا - یہاں شیعہ بہت رہتے ہیں - آج کل جو نوّاب سرکار سے پنشن پاتا ہے وہ بھی اپنی ریاست وہیں رکھتا ہے - ضلع کی عدالتیں اور فوج سرکاری تین کوس پر بھاگیرتھی کے بائیں کنارے بہرام پور میں رہتی ہے - قاسم بازار - برہان پور - غیاث آباد وغیرہ اچھے قصبے ہیں - قاسم بازار میں پہلے ریشم کا اسباب بہت تیار ہوتا تھا ٭

ضلع ندیا نہایت زرخیز ضلع ہے - اس میں نیل بہت پیدا ہوتا ہے - ندیا یا نودیپ صدر مقام ہے - بنگال کا خود مختار ہندو راجا لچھمن سین یہاں رہا کرتا تھا - اور کسی زمانے میں ندیا سنسکرت کے مدرسوں کے سبب مشہور تھا - اس ضلع کے گوشۂ شمال و مغرب میں پلاسی نام ایک چھوٹا سا موضع بھاگیرتھی کے کنارے پر ہے - اس

کے قریب لارڈ کلائیو نے ایک معرکۂ عظیم میں سراج الدولہ نوّاب ناظم بنگالہ کو ۱۷۵۷ء میں شکستِ فاش دی۔ صاحبانِ انگریز کی ہندوستانی تاریخ میں یہ بہت بڑا واقعہ گِنا جاتا ہے ؛

ضِلع جیسور میں چاول۔ نیل اور شکّر وغیرہ بنگالے کی اجناس بکثرت پیدا ہوتی ہیں۔ اور دکّن کی طرف نمک بہت بنتا ہے۔ اِس ضِلع اور ضِلع ندیا کے درمیان ایک ندّی کبدک نام حدِّ فاصل ہے۔ اور بھریب ندّی۔ چترایا اور نب گنگا اس ضِلع میں رواں ہیں ؛

ضِلع کھلنا کے جنوب میں نشیب بہت ہے۔ اِس باعث سے کیچڑ رہتی ہے۔ اور نمک کی ساخت بکثرت ہوتی ہے ؛ دریائے گنگ کی ایک دھار جو مغرب کو بہتی ہے۔ اِس کو بنگالی بھاگیرتھی کہتے ہیں۔ اور انگریز ہُگلی بولتے ہیں۔ اِس کے شرقی کنارے سمندر سے تخمیناً ۵۴ کوس پر شہر کلکتّہ چھ میل کی لمبائی میں بستا ہے۔ اِس کا نام کالی کٹ کے باعِث جو دریا کے کنارے کالی دیوی کا مندر ہے۔ کلکتّہ مشہور ہُوا۔ اِس شہر کے پاس دلدل۔ جھیل اور جنگل بہت تھے۔ جن کے سبب سے آب و ہوا خراب

رہتی تھی۔ لیکن جب سے سرکارِ انگریزی نے اِن دلدلوں کو خشک کرا دیا ہے۔ اَور جنگل کٹوا دِئے ہیں۔ اِس شہر میں بہت رَونق ہو گئی ہے۔ اوّل سکونت صاحبانِ انگریز کی کلکتّے میں ۱۶۸۶ء میں ہوئی۔ اَور ۱۶۹۶ء میں تعمیر قلعے کی عمل میں آئی۔ اَور ۱۷۰۰ء میں شہر اَور اُس کے گرد کی زمین عظیمُ الشّان صوبۂ بنگالہ سے خرید کی گئی۔ ۱۷۰۷ء میں کلکتّے کا علاقہ پریزیڈنسی فورٹ ولیم کے نام سے موسوم ہُوا۔ اَور یہ بِنا اِس سلطنتِ عظیمُ الشّان کی ہوئی۔ جس کی قلمرَو میں اب ہندوستان کی وِلایت اِنتہائے جنوب یعنی راس کماری سے لے کر اِنتہائے شمالی کوہِ ہمالہ تک اَور مشرق و مغرب میں دریائے گنگ کی اِنتہا سے اٹک تک داخل ہے۔ آبادی اِس شہر کی ۵ لاکھ سے زیادہ ہے۔ اِن میں سے بیشتر ہندو ہیں۔ جب لارڈ کلائیو کے عہد میں ایک نیا قلعہ بنا۔ اُس کی تعمیر میں سرکار کا دو کروڑ روپیہ خرچ ہُوا۔ لیکن بنا بھی ایسا ہے۔ کہ فنِّ تعمیرِ قلعہ جات وغیرہ میں خود حکمائے فرنگ اِس کو ایک نمونہ صنعت کا قرار دیتے ہیں۔ اَور اِس میں دس پندرہ ہزار فوج سما سکتی ہے۔ اَور اِس شہر میں بازیگیں بھی ۲۰ ہزار

فوج کی گنجائش کے لائق بنی ہیں۔ تین بازار بہت بڑے
ہیں۔ باقی چھوٹے چھوٹے۔ اِس شہر کے مکانات بہت عالیشان
اور خوش وضع ہیں۔ اور کلکتے میں سب قوم اور ملکوں کے
لوگ رہتے ہیں۔ اور کار و بار کرتے ہیں۔ نوّاب گورنر جنرل
بہادر جو مَلکۂ معظّمہ وِکٹوریا کی طرف سے تمام ہندوستان پر
فرمانروائی کرتے ہیں۔ مع کونسل اِس شہر میں قیام رکھتے
ہیں۔ اُن کی کوٹھی بہت عُمدہ بنی ہوئی ہے۔ اور بنگالے
کے لفٹنٹ گورنر بہادر کا صدر بھی اِسی شہر میں ہے۔ اور
ٹکسال گھر اور عجائب خانہ اور یونیورسٹی ہال اور ہائی کورٹ
قابلِ دید ہیں۔ وہاں ایک مدرسہ طبّی میڈیکل کالج کے نام
سے ہے۔ اور ایک یونیورسٹی ہے۔ جس میں لوگوں کو فضیلت
کے خطاب مل سکتے ہیں۔ کلکتے کے بنگالی بہت دولتمند ہیں۔
سُندر بن اِس کے جنوبی حصّے میں بڑا بھاری جنگل سمندر
کے کنارے تخمیناً اسّی کوس چوڑا ہے۔ اِس میں گنگا اور
کئی ندیوں کی دھاریں بہتی ہیں۔ جن سے بہت ٹاپو بن
گئے ہیں۔ سُندر بن میں گنگا کی خاص دھار کے سوائے
اور سب دھاریں کھاری پانی کی ہیں۔ جنگل میں کہیں کہیں
تنہا فقیر رہتے ہیں۔ سب جگہ جنگلی جانور اور پرندے

طرح طرح کے کثرت سے ہیں۔ اور بندر بھی بہت ہیں۔
کناروں پر مگر لکڑی کے لٹھوں کی طرح پڑے رہتے ہیں۔
اور آدمی کو اُٹھا لے جاتے ہیں۔ جو کشتی لنگر کو چھوڑ کر
ندی کے درمیان میں رہتی ہے۔ اُس پر چڑھ کے آدمیوں
کو کھا جاتے ہیں۔ باوجود اِس کے گرمی کے موسم میں ندیوں
کے نیچے کناروں پر ہر سال بہت آدمی نمک بنانے اور
لکڑیاں توڑنے کے واسطے جاتے ہیں۔ اور اُن میں سے اکثر
آدمیوں کو شیر کھا لیتے ہیں۔ اگرچہ یہ جنگل ایسا خوفناک
ہے۔ پھر بھی اِس سے دو تین فائدے ہیں۔ اوّل یہ کہ
جنوب کی طرف سے غنیم کی بڑی روک ہے۔ دُوم یہ کہ
یہاں بہت عمدہ قسم کا نمک پیدا ہوتا ہے۔ تیسرا یہ کہ
کشتیوں کے کام اور ایندھن وغیرہ کے واسطے جس قدر
لکڑی چاہیئے۔ اِس میں سے میسّر ہو جاتی ہے۔ اِس جنگل
کے گوشۂ جنوب و مغرب کی طرف دریاے گنگ کی مغربی
دھار بھاگیرتھی نام سمندر میں ملی ہے۔ اور ملاپ کی جگہ
کو گنگا ساگر بولتے ہیں۔ اِس کے پاس دس کوس لمبا اور
اوسط تعداد سے ڈھائی کوس چوڑا ایک ٹاپو ہے۔ جس
کو ساگر دیپ کہتے ہیں۔ اِس میں کپل راکھیشور کا آشرم

ہے۔ اِس دِیپ اور مِلاپ کی جگہ کو ہِندو بڑا تیرتھ سمجھتے ہَیں ؞

چوبیس پرگنے کا ضِلع دریاے ہُگلی کے مغرب کی طرف سُندر بن سے شمال کی جانب ہَے۔ پہلے یہ ضِلع نوّاب بنگالہ کے ماتحت تھا۔ اُس نے بطَورِ جاگیر لارڈ کلائو کے حوالے کیا تھا۔ ۱۷۶۵ء میں سرکار کمپنی بہادر کے ہاتھ آیا۔ اِسی ضِلع کے شمالی حِصّے میں شہر کلکتہّ دارُالحکُومت سرکار انگریزی کی ہَے۔ جِس کا ذِکر پیشتر لِکھّا گیا۔ اِس ضِلع کے شمال کی طرف بارک پُور پریزیڈنسی کی فَوج کا صدر مقام ہَے۔ وہاں نوّاب گورنر جنرل بہادر کی ایک کوٹھی ہَے۔ جِس میں کبھی کبھی بطَورِ تفرِیحِ طبع سکُونت پذیر ہوتے ہَیں۔ اَور ایک شِکار گاہ بھی ہَے ؞

(۳) قِسمتِ بردوان۔ اِس کے شمال میں سنتھال پرگنے۔ مشرِق میں دریاے ہُگلی اور ضِلع مُرشد آباد۔ جنُوب میں اوڑیسہ۔ مغرِب میں چھوٹا ناگپُور۔ اِس قِسمت میں بھاگیرتھی۔ اجے۔ دمودر وغیرہ ندیاں بہتی ہیں۔ اِس کا رقبہ ۱۳ ہزار ۸ سو مُربّع مِیل اور آبادی ۷۳ لاکھ ۹۳ ہزار ہَے۔ مُسلمانوں کی تعداد زِیادہ ہَے۔ پَیداواری اِس قِسمت کی چاول۔ ریشم۔ لاکھ۔

نیل ہے۔اِس ضلع میں کوئلہ بھی نکلتا ہے +

اِس میں چھ ضلعے ہیں۔بیر بھوم مرشد آباد کے جنوب مغرب میں۔بان کوڑا بیر بھوم کے جنوب میں۔ بردوان بان کوڑا کے مشرق میں۔ہگلی بردوان کے جنوب میں۔ میدنا پور ہگلی کے جنوب و مغرب میں۔ہوڑا ہگلی کے شمال مشرق میں +

ضلع بیر بھوم میں جنگل بہت گھنا ہے۔اِس میں بیجناتھ مہادیو کا مندر ہندوؤں کا بڑا تیرتھ ہے۔ ہردوار سے گنگا جل لاکر مہادیو کی مورت پر چڑھاتے ہیں +

سیلور اور ناگور مشہور شہر ہیں۔ناگور سے ۷ میل پر ایک چشمہ گرم پانی کا نکلتا ہے۔اِس ضلع میں کوئلے اور لوہے کی کان ہے۔اور چاول۔چینی عمدہ ہوتی ہے +

بردوان بڑا وسیع اور رونق دار شہر ہے۔ بردوان کے راجہ کی راجدھانی اِسی شہر میں تھی۔بان کوڑے کا ضلع بہت زرخیز ہے۔ دموور اور دِل کسا ندیوں سے سیراب ہوتا ہے۔ اِس میں بڑا شہر بان کوڑا ہے۔ اِس کے مغربی حصے کی زمین اونچی ہے۔اِس میں لوہا اور کانی کوئلا نکلتا ہے +

ہُگلی کا ضِلع بہت زرخیز اور خوب آباد دریا ہے ہُگلی
کے کِنارے واقع ہے۔ سمندر کی طرف بڑا جنگل ہے۔ ہُگلی
کا شہر بھاگیرتھی کے کِنارے کلکتے سے تیس مِیل پر ہے۔
پہلے قوم پُرتگیز کے قبضے میں تھا۔ اہلِ یورپ اوّل وہیں
آئے تھے۔ کلکتے کی آبادی سے پہلے انگریزوں کی کوٹھیاں
بھی وہاں تھیں۔ وہاں سے دکّن میں چندر نگر فرانسیسوں
کی بستی ہے۔ ضِلع میدنی پور کی زمین بھی زرخیز ہے۔
نیل۔ سُپاری۔ گنّا یہاں عُمدہ ہوتا ہے۔ مشہور شہر
میدنی پور ہے۔

(۴) قِسمتِ ڈھاکہ۔ یہ بنگال خاص کے مشرق میں ہے۔
اس کے شمال میں گارو کی پہاڑیاں ہیں۔ مشرق میں
ضِلع سلہٹ۔ ٹپرا۔ نور خامی۔ جنوب میں خلیج بنگالہ۔ مغرب
میں اضلاع کھلنا۔ جیسور۔ پبنا۔ بوگرا اور رنگ پور۔ اس
کا رقبہ ۱۵ ہزار مُربع مِیل۔ آبادی ۸۷ لاکھ ہے۔ مُسلمانوں
کی تعداد اور قوموں کی نسبت زیادہ ہے۔ اس قِسمت میں
دو بڑے دریا گنگا اور برہم پُتّر رہتے ہیں۔

اس قِسمت میں چار ضِلعے ہیں۔ باقر گنج ضِلع جیسور
کے مشرق میں۔ فرید پور باقر گنج کے شمال میں۔ ڈھاکہ

فرید پُور کے مشرِق میں-میمن سنگھ ڈھاکہ اَور فرید پُور
کے شمال میں-ضِلع باقر گنج سُندر بن کے شمال مشرِق
میں سمندر کے کنارے پر ہے۔ دریاے میگنا جو گنگا اَور
برہم پُتّر کے اتّصال سے بنتا ہے-اِس ضِلع کے مشرِق
میں بہتا ہے-اَور اِس اِتّصال کی جگہ ایک ٹاپُو ہے-جسے
دکّن شاہ باز پُور کہتے ہَیں-یہاں نمک بہُت عُمدہ ہوتا ہے-
اِس ضِلع میں دھان کی کھیتی ایک سال میں دو بار
ہوتی ہے-اَور اِس میں چھوٹے چھوٹے کئی دریا بہتے ہَیں-
ضِلع کا صدر مقام بیری سال ہے ؛

ضِلع فرید پُور میں دریاے گنگ اَور برہم پُتّر دونو
بہتے ہَیں-برسات میں یہاں کی زمین میں چاروں طرف
سے پانی بھر جاتا ہے-کھیتی بہُت اچھّی ہوتی ہے-چاول-
سُپاری-کپاس-بھنگ-چینی عُمدہ پَیدا ہوتی ہَیں-جنگل
میں ہاتھی کثرت سے رہتے ہَیں-اِن سے کاشتکاروں کو
بڑا نقصان پہُنچتا ہے ؛

ضِلع ڈھاکہ میں بھی گنگا اَور کئی شاخیں دریاے برہم پُتّر
کی بہتی ہَیں-بلحاظِ خاصیّت زمین وغیرہ کے یہ ضِلع
فرید پُور کے ضِلع سے مُطابقت رکھتا ہے-اِس میں بڑا

شہر ڈھاکہ ہے۔ جسے جہانگیر نگر کہتے ہیں۔ بوڑھی گنگا پر
واقع ہے۔ مسلمانوں کے عہد میں صوبۂ بنگالہ کی یہی
دار الحکومت تھی۔ اگرچہ اب پرانا ہو گیا ہے۔ لیکن تو بھی
جو آثارِ قدیم باقی ہیں۔ اُن سے اِس شہر کی اگلی عظمت
اور شان نمودار ہے ⁂

ڈھاکے کی ململ ایسی بے نظیر ہوتی ہے۔ کہ ملائمت
میں رُوئے زمین پر کہیں کا کپڑا اُس سے لگّا نہیں
کھاتا۔ اِس کے دکّن اور پُورب کے کونے میں میگنا ندّی
کے قریب سناز گاؤں بھی بڑا پرانا شہر بنگالے کے مشرق
میں قدیم ہندو راجاؤں کی دار الریاست ہے۔ لیکن اب
زمانے کے اِنقلاب سے گھٹتے گھٹتے ایک چھوٹا سا گاؤں
رہ گیا ہے ⁂ ڈھاکے سے چار کوس نرائن گنج میں نمک کا
بڑا بیوپار ہوتا ہے ⁂

ضِلع میمن سِنگھ ڈھاکے کے شمال کی جانب۔ پٹنا۔ بوگرا
اور رنگ پُور کے مشرق کی طرف واقع ہے۔ اِس کا بڑا
شہر نصیر آباد برہم پُتّر دریا کے کنارے پر ہے۔ اِس ضِلع
میں اور بھی کئی چھوٹی چھوٹی ندیاں بہتی ہیں۔ موٹے
چاول بہت عُمدہ ہوتے ہیں۔ اِس ضِلع میں جنگل بہت

ہے۔ اور اِس کے جنوب میں بہت دلدل ہے ؛

(۵) قِسمتِ چاٹ گام ڈھاکے کے جنوب مشرق میں ہے۔ اِس کے شمال میں ٹپرا کی پہاڑی۔ مشرق میں وہ پہاڑیاں جن میں وحشی قومیں رہتی ہیں۔ جنوب میں برٹش برما کا ضلع اکیاب۔ مغرب میں خلیج بنگالہ ؛

اِس قِسمت کا رقبہ ۱۲۱۱۸ مربع میل اور آبادی ۳۵ لاکھ ۴۷ ہزار ہے۔ اِس میں چار ضلعے ہیں۔ ٹپرا ڈھاکے کے مشرق میں۔ چاٹ گام ٹپرا کے جنوب مشرق میں۔ قطعاتِ پہاڑ چاٹ گام چاٹ گام کے شمال میں۔ نواں کھالی ٹپرا کے جنوب میں ؛

اِس قِسمت میں پہاڑ بکثرت ہیں۔ تمباکو۔ پان۔ چاول۔ رُوئی۔ چائے۔ سن پیدا ہوتی ہے۔ جنگلی ہاتھی بھی اکثر جگہ رہتے ہیں ؛

ضلع چاٹ گام کی زمین ٹیلوں کی ہے۔ اِس میں جنگل بہت ہے۔ ہاتھی بہت عمدہ اور قد آور ہوتے ہیں۔ خاص شہر چاٹ گام جسے اِسلام آباد کہتے ہیں۔ چنگری ندی کے مغربی کنارے پر بستا ہے۔ اِس دریا کو چٹاگنگ اور کرن پھولی بھی کہتے ہیں۔ اور وہاں سے چار کوس

کے فاصلے پر پہنچے سمندر میں جا گرتا ہے۔ چاٹ گام جس کا اصلی نام چٹر گرام ہے۔ بڑی تجارت کی جگہ ہے۔ سکھولی کے درخت کی لکڑی سے بڑی بڑی کشتیاں اور عمدہ عمدہ چیزیں بنتی ہیں۔ اس سے ریل شمال کی طرف گرم پانی کا ایک کنواں سیتا کنڈ نام مشہور ہے۔ جس کا پانی ہمیشہ گرم رہتا ہے۔ یہ ہندوؤں کا بڑا تیرتھ ہے۔ اسی علاقے میں ایک کنڈ کے پانی پر جوالا مکھی کی طرح ہمیشہ آگ روشن رہتی ہے ؎

جزائر سن دیپ۔ ٹمجیرا۔ ہتیار وغیرہ ضلع نواں کالی سے متعلق ہیں۔ اس ضلع میں ناریل کے درخت اور جھیلیں بہت ہیں ؎

ضلع ٹپرا میں ہاتھی بہت ہوتے ہیں۔ مغرب میں میگنا ندی کے کنارے کی زمین نہایت سیر حاصل ہے۔ اس کا صدر مقام ٹپرا گومتی ندی کے کنارے پر بستا ہے۔ اس ضلع میں تیل۔ لوہا۔ کوئلہ نکلتا ہے ؎

بنگالۂ خاص کے مشرق میں ایک دیسی باجگزار ریاست کوچ بہار کی ہے ؎

چھوٹا ناگپور

بنگال کے دو بڑے حصّوں کا حال بیان ہُوا - اب ہم اُس حصّے کا ذِکر کرتے ہیں - جو صُوبۂ بہار کے جنوب مشرق میں اور قسمت بردوان کے مغرب میں ہے - اِس علاقے کا نام چھوٹا ناگپور یا چھُٹیا ناگپور ہے - یہ تیسرا حصّہ بنگال کا صاحب لفٹنٹ گورنر بنگال کے ماتحت ہے *

اِس کے شمال میں میرزا پور - شاہ آباد اور گیا کے ضلعے - مشرق میں مُنگیر - سنتھال کے پرگنے - بان کوڑا اور میدنی پور کے ضلعے - جنُوب میں اوڑیسے کی دیسی باجگزار ریاستیں - مغرب میں ضلع سنبھل پور اور ریاستِ ریوان * یہ سارا علاقہ چھُٹیا ناگپور کی قسمت سے متعلّق ہے *

اِس قسمت میں چار سرکاری ضلعے اور سات دیسی باجگزار ریاستیں ہیں *

جو حصّہ سرکارِ انگریزی کے ماتحت ہے - اِس کا رقبہ ۲۶۹۶۶ مُربّع میل اور آبادی ۴۲ لاکھ ۲۶ ہزار - اور کُل مُلک کا رقبہ مع دیسی باجگزار ریاستوں کے ۴۳۰۲۰ مُربّع میل اور آبادی ۴۹ لاکھ ہے *

چونکہ ناگپور کے راجاؤں کا صدر مقام قصبہ چھٹیا رانچی کے نزدیک تھا۔ اِس واسطے اِس قسمت کا نام چھٹیا ناگپور یا چھوٹا ناگپور ہے ❖

اِس قسمت میں چار ضلعے ہیں۔ سِنگھ بھوم ضلع پورنیا کے مغرب میں۔ لوہاروگا سِنگھ بھوم کے شمال مشرق میں۔ ہزاری باغ لوہاروگا کے شمال مشرق میں۔ من بھوم ہزاری باغ کے جنوب میں ❖

اِس قسمت کے شمال و مغرب کی زمین میں پہاڑ اور جنگل بہت ہیں۔ اور تمام قسمت میں کئی ندیاں نالے بہتے ہیں۔ کنیر۔ کوئل۔ مرہار۔ پھلگو شمال کی طرف بہتی ہیں۔ اجے اور دمودر مشرق کی طرف۔ سیر۔ ناریکھا۔ تبیرنی۔ براہمنی اور راب جنوب کی طرف۔ یہاں لوہا۔ کوئلہ شہتیر اور چاول بہت ہوتے ہیں ❖

ہزاری باغ۔ رانچی۔ چیباسا۔ پچپیت۔ پارولیا مشہور قصبے ہیں ❖

ہزاری باغ کی آب و ہوا بہت عمدہ ہے۔ اور صاحبانِ یورپین تبدیل ہوا کے لئے یہاں آتے ہیں ❖

سِنگھ بھوم اور کٹک کے درمیان ایک بڑا علاقہ کوہستانی

محالاتِ باجگزار کے نام سے موسُوم ہے۔ اور اِن ریاستہاے باجگزار کا رقبہ ۲۹۰۵۶۲۰ مُربّع میل اور آبادی چھ لاکھ ۷۸ ہزار ہے۔ یہ سب قسمتِ چھُوٹا ناگپُور سے مُتعلّق ہیں۔ اِن میں سے بڑی ریاستیں یہ ہیں۔ کوریا۔ سرگُجا۔ اُودے پُور۔ جاش پُور۔ گنگ پُور اور بنائی ٭

اوڑیسہ

یہ چوتھا حصّہ مُلک بنگال کا ہے۔ اور خلیج بنگالہ کے مغربی ساحل پر واقع ہے۔ اِس کے شمال اور شمال مشرق میں چھوٹا ناگپُور اور بنگالِ خاص۔ مشرق اور جنوب مشرق میں خلیج بنگالہ۔ جنوب میں ضلع گنجام جو اِحاطۂ مدراس کا ضلع ہے۔ مغرب میں ممالکِ مُتوسّط ٭

کئی دیسی باجگزار ریاستیں اِس مُلک سے مُتعلّق ہیں۔ اور جو حصّہ سرکارِ انگریزی کے ماتحت ہے۔ اُس کا رقبہ ۹۰۵۳ مُربّع میل اور آبادی ۳۷ لاکھ ۳۰ ہزار ہے۔ اور ریاستہاے مُتعلّقہ کا رقبہ ۱۵۱۸۷ مُربّع میل اور اُن کی آبادی ۱۴ لاکھ ۶۹ ہزار ہے ٭

کُل اوڑیسہ رقبے میں مُلکِ اودھ کے برابر ہے۔ مگر

اس کی آبادی اودھ کی آبادی سے قریب نصف کے ہے ٭
اس قسمت میں تین ضلعے ہیں۔ بالاسور ضلع مبدنی پور کے جنوب میں۔ کٹک بالاسور کے جنوب میں اور پوری کٹک کے جنوب میں ٭
بالاسور کے ضلع میں نمک بہت پیدا ہوتا ہے۔ ضلع کا صدر مقام بالاسور پہلے بہت آباد شہر تھا۔ اب بے رونق ہے ٭
ضلع کٹک کے مغرب میں بہت پہاڑیاں ہیں۔ اس ضلع میں کہیں لوہا اور پہاڑی ندیوں کی ریت دھونے سے سونا ملتا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ اوڑیسہ کے راجہ اننگ بھیم دیو نے سنہ ۱۲۰۶ء میں قصبۂ کٹک آباد کیا تھا۔ پوری یا جگن ناتھ کلکتّے سے قریباً ۳۰۰ میل گوشۂ جنوب و مغرب میں سمندر کے کنارے بسا ہے۔ اس میں جگن ناتھ جی کا مندر بنا ہوا ہے۔ اس کے گرداگرد پتھّر کی دیوار ہے۔ اس احاطے میں اور بھی مندر بہت سے دیوتاؤں کے ہیں۔ جگن ناتھ جی کے اس مندر کو راجہ اننگ بھیم دیو نے سنہ ۱۱۹۸ء میں بنوایا تھا۔ جگن ناتھ جی کی رتھ کے پہیّے کے نیچے دب کر مر جانا ہندو ثواب سمجھتے ہیں۔ اور سابق میں

کتنے ہی لوگوں نے اپنی جان اس طرح دی ہے +

کٹک اور پوری دونو ضلعے اگرچہ شمالی ہند یا ہندوستان خاص میں نہیں ہیں۔ چونکہ اوڑیسے کی کمشنری سے متعلّق ہیں۔ اس واسطے ان کا حال یہاں لکھّا گیا ہے +

اس علاقے میں باجگزار ریاستیں ۱۷ ہیں۔ اُن میں سے بڑی یہ ہیں۔ دھن کنال۔ کیوں جھڑ۔ مور بھنج۔ باؤ مع کنڈمل +

آسام کی چیف کمشنری

اب ہم ہندوستان کے شمال و مشرق کے صوبے کا حال جس میں سے دریاے برہم پتّر بہکر آتا ہے۔ بتاتے ہیں۔ یہ ملک اس طرف ہندوستان کی سرحد ہے۔ اس میں کوہ ہمالیہ کی مشرقی پہاڑیاں۔ شمال و مشرق میں قوم مشمی کی پہاڑیاں۔ مشرق میں وہ پہاڑ ہیں۔ جو ملکِ برما کی سرحد پر ہیں۔ اور جن کا حال ابھی تک پورا معلوم نہیں ہوا۔ اور ریاستِ منی پور۔ جنوب میں وہ پہاڑیاں جن میں لوشی قومیں رہتی ہیں۔ ریاستِ ٹپراہ اور ضلع ٹپراہ۔ مغرب میں اضلاعِ میمن سنگھ۔

رنگ پور- ریاستِ کوچ بہار اور ضلع جلپے گوری ٭

جو اضلاع اب آسام کی چیف کمشنری سے متعلّق ہیں- وہ ۱۸۷۴ء سے پہلے صوبۂ بنگال کے صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کے ماتحت تھے- اب آسام کے چیف کمشنر صاحب لفٹنٹ گورنر بنگال کے ماتحت نہیں ہیں- بلکہ خود جناب وائسرائے و گورنر جنرل کشورِ ہند کے ماتحت ہیں ٭

اِس مُلک کے تین بڑے حصّے ہیں- (۱) وہ حصّہ جو دریائے سرما سے سیراب ہوتا ہے-(۲) وہ میدان جس کو دریائے برہم پُتّر سیراب کرتا ہے- (۳) پہاڑ کا علاقہ- اِس کا رقبہ ۴۶۳۴۱ مُربّع میل اور آبادی ۴۸ لاکھ ۸۱ ہزار ہے ٭

صاحب چیف کمشنر کے ماتحت صاحب کمشنر آسام- ریاستِ منی پور کا پولیٹیکل ایجنٹ اور ضلع کا ڈپٹی کمشنر ہے ٭

لوگ عموماً خوش حال ہیں- چاول بکثرت ہوتے ہیں- تمباکو- پان- سپاری- گنّا- کوئلہ- لوہا- چونے کا پتھّر پیداوار کی چیزیں ہیں ٭

برہم پُتّر- سرما- ڈھنگ- ڈیہنگ- ٹوگارو وغیرہ دریا بہتے ہیں- اِس کے ضلعے یہ ہیں- سلہٹ ضلع میمن سنگھ کے مشرق

ہیں۔ کچار سلہٹ کے مشرق میں۔ دُوسرے حصّے میں ضلع گوال پاڑہ ضلع رنگ پُور کے مشرق میں۔ کامرُوپ گوالپاڑہ کے مشرق میں۔ ضلع درنگ کامرُوپ کے شمال مشرق میں۔ نوگام درنگ کے جنُوب مشرق ہیں۔ سب ساگر نوگام کے مشرق میں۔ لکھیم پُور سب ساگر کے شمال مشرق میں۔ تیسرے حصّے میں یہ چار علاقے یا ضلعے ہیں۔ کچار۔ گارو۔ کھاسی اور ناگے کی پہاڑیاں۔ یہ چاروں ضلعے میمن سنگھ سے شرُوع ہوکر برما کی حد تک چلے گئے ہیں ؛

سلہٹ (شری ہٹ)۔ یہ حصّہ بنگالے کی شرقی سرحد پر واقع ہے۔ اس کے شمال اور پُورب میں اُونچے اُونچے پہاڑوں پر جنگلی لوگ بُود و باش رکھتے ہیں۔ اس حصّے میں سرما اور میگنا دو خاص ندیاں بہتی ہیں۔ یہاں نارنگی کے درخت بکثرت ہیں۔ اور پہاڑوں کی جڑ کے قریب چُونے کا پتھّر بہُت ہے۔ اسے بارش کے دنوں میں نکال کر بنگالے میں سوداگری کے لئے لے جاتے ہیں۔ یہ چُونا مدراس کے چُونے سے بھی جو سیپ کا بناتے ہیں۔ بہُت عُمدہ ہوتا ہے۔ اس کے سوا صندل بھی وہاں سے آتا ہے۔ پہاڑوں کے جنگل میں ہاتھی بکثرت رہتے ہیں۔ مگر چھوٹے ہوتے ہیں۔ اسی

ضِلع میں شہر لاور کے مُتّصِل پنّھر کے کوئلے کی کان ہے ؞

نوگام میں کانیں بہُت بیش قیمت دھاتوں کی ہیں۔ چُنانچہ وہاں کے دریاؤں کی ریت میں سے سونا بھی نِکلتا ہے۔ چاے بھی بکثرت پیدا ہوتی ہے ؞

مشہُور شہر اِس صُوبے کے یہ ہیں۔ بارپیٹا۔ گوہاٹی۔ ڈبرُوگڑھ۔ گوال پاڑہ۔ سلچار۔ سِب ساگر اور شِلانگ۔ قصبۂ شِلانگ میں جو کھاسے کی پہاڑیوں میں ہے۔ صاحب چیف کمشنر آسام قیام رکھتے ہیں ؞

سِلہٹ سے پُورب کی طرف کچھار۔ منی پُور اور جنتیا کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں۔ جنتیا کے مغرب کی طرف کاشیا اور گارو قومیں رہتی ہیں۔ منس دیس جو شاستر میں لِکھّا ہے۔ اِس کے آس پاس ہے ؞

ممالکِ مُتوسّطِ ہند

چھوٹے ناگپُور سے مالوے تک جو مُلک واقع ہے۔ اُس کو ممالکِ مُتوسّطِ ہند کہتے ہیں۔ اِس کے شمال میں ریاستِ بھُوپال۔ بُندیل کھنڈ۔ مشرق میں ریاستِ ریوان۔ چھوٹا ناگپُور

کی باجگزار ریاستیں یا محالات اور اوڑیسے کی دیسی ریاستیں۔ جنوب میں اِحاطۂ مدراس۔ مُلکِ نظام۔ مغرب میں نظام کا مُلک۔ برار۔ بھوپال ؎

ہندوستان کی جو تقسیم تُم نے پہلے حصّے جغرافیۂ ہند میں پڑھی ہے۔اُس کے مُطابِق اِس مُلک کے چند ضلعے دکّن میں بیان ہونے چاہئیں۔کیونکہ وُہ بندھیاچل پربت کے جنوب میں ہیں۔چونکہ مُلکی تقسیم میں وُہ اضلاع ایک صاحِب چیف کمشنر کے ماتحت ہیں۔اِس واسطے اُن سب اضلاع کا ذِکر اِسی فصل میں کیا جاتا ہے ؎

شمال سے جنوب تک ۵۰۰ میل اور مشرِق سے مغرب تک ۶۰۰ میل ہے۔اِس کا رقبہ ۱۱۳۲۷۹ مُربّع میل اور آبادی ایک کروڑ پندرہ لاکھ اڑتالیس ہزار ہے۔ ساگر اور نربدا کے ضلعے مرہٹوں نے ۱۸۱۸ء میں سرکارِ انگریزی کو دے دئے۔جب ناگپور یا ریاستِ گونڈوانہ کا اخیر راجہ راگھوجی ۱۸۵۳ء میں بے اولاد فوت ہُوا۔تو اُس کا مُلک بھی سرکار کے قبضے میں آیا۔۱۸۶۱ء میں اِس تمام علاقے کے واسطے گورنر جنرل صاحب بہادر نے ایک صاحب چیف کمشنر وہاں مُقرّر کیا۔اور وقتاً فوقتاً اِس علاقے میں اور علاقے

بھی مِل گئے ٭

اِس کے شمالی اور جنوبی دونو حِصّوں میں پہاڑیوں کے سِلسِلے ہَیں۔ بِنْدھیاچل پربت جو ہِندی کِتابوں میں مشہور ہَے۔ شمالی سِلسِلے کا ایک حِصّہ ہَے۔ اَور ست پُڑے پہاڑ جنوبی سِلسِلے میں ہَیں۔ اگرچِہ شمالی سِلسِلے میں سڑک نِکل گئی ہَے۔ لیکن اِس جنوبی سِلسِلے میں اُتّر سے دکّن کو گاڑی کا راشتہ نہیں ہَے۔ اِس سِلسِلے میں جبل پور سے ایک سِلسِلہ پہاڑوں کا آن کر مِلتا ہَے۔ یہ دونو مِلکر پُورب کی طرف اُونچے ہوتے گئے ہَیں۔ یہاں تک کہ اِس سِلسِلے میں امر کنٹک پہاڑ سے اُونچائی بہ نِسبت کِنارۂ سمندر کے پانچ ہزار فُٹ شُمار کرتے ہَیں۔ نربدا۔ جھولا ندّی اَور کئی سوتے مہا ندّی کے اِس جگہ سے نِکلتے ہَیں۔ وُہ مکان ہِندُوں کا تیرتھ ہَے۔ اَور اِس پہاڑ پر ایک بہت بڑا کُنڈ ہَے۔ جِس کے کِنارے پر والیِٔ ناگپُور اَور اَور کئی راجاؤں کے اچھّے اچھّے مندر بنائے ہُوئے ہَیں ٭

اِس مُلک میں مہا ندّی۔ نربدا۔ تاپتی۔ گوداوری۔ واردھا اَور وین گنگا دریا بہتے ہَیں۔ امر کنٹک سے تین میل کی مسافت پر دریاِے نربدا قریب ۳۶ گز کی اُونچائی سے

رگڑتا ہے۔ وہاں اِس کا نام کپل دھارا ہے۔ اور اِس دریا کے ریتے میں صاحبانِ انگریز نے کوئلے کی کان دریافت کی ہے ✤

دریا اور پہاڑوں کے ہونے کے باعث اِس مُلک کی آب و ہوا بہت مُعتدِل ہے۔ جو حِصّہ سرکارِ انگریزی کے ماتحت ہے۔ اُس کو اِنتظام کی غرض سے چار قِسمتوں پر مُنقسم کیا ہے۔ جن میں ۱۸ ضِلعے ہیں ✤

(۱) قِسمتِ جبلپور۔ اِس کے شِمال میں ریاستِ بُندیل کھنڈ۔ ممالکِ مغربی و شمالی اور گوالیار۔ جنوب میں ضِلع ناگ پور اور ضِلع بھنڈارا۔ مشرق میں بلاس پور اور رائے پور کے ضِلعے۔ مغرب میں اضلاعِ چانڈوارا اور بالا گھاٹ ✤ رقبہ اِس کا ۱۸۶۸۸ مُربّع میل اور آبادی ۲۲ لاکھ ہے ✤

اِس قِسمت میں پانچ ضِلعے ہیں۔ ساگر بُندیل کھنڈ اور گوالیار کے جنوب میں۔ دموہ ساگر کے مشرق میں۔ جبل پور دموہ کے مشرق میں۔ منڈلا جبل پور کے جنوب مشرق میں۔ سیونی جبل پور کے جنوب میں ✤

(۲) قِسمتِ ناگ پور قِسمتِ جبل پور کے جنوب میں ہے۔

رقبہ ۲۴۰۴۰ مُربّع مِیل اور آبادی ۲۷ لاکھ ۵۸ ہزار ہے ÷
اِس قِسمت میں یہ ضِلعے ہیں۔ ضِلع سیونی کے مشرِق میں بھنڈارا۔ بھنڈارا کے مغرِب میں ناگپُور۔ ناگپُور کے مغرِب میں وارودھا۔ داروہا کے مشرِق میں چانْدا۔ بھنڈارا کے شمال مشرِق میں بالا گھاٹ ÷
ناگپُور میں جنگل اور پہاڑ بہت ہیں۔ گیہوں کی زراعت یہاں بہت ہوتی ہے۔ شہر ناگپُور بہت بڑا شہر ہے۔ سِتنیا بُلدی میں کپڑا بہت عُمدہ بنتا ہے۔ چانْدا تجارت کے لیئے مشہُور ہے۔ اور زمانۂ قدیم میں یہاں برہمنوں کی عِلمیّت کا بڑا چرچا تھا۔ ہنگن گھاٹ رُوئی کی بڑی منڈی ہے۔ ناگپُور کے پاس کامپٹی ہے۔ جہاں انگریزوں کی چھاؤنی ہے ÷
(۳) قِسمتِ چھتّیس گڑھ۔ اِس میں رائے پُور۔ بلاس پُور اور سنبھل پُور کے ضِلعے ہیں۔ رقبہ اِس قِسمت کا ۲۴۲۰۴ مُربّع مِیل اور آبادی ۳۱ لاکھ ۱۵ ہزار۔ یہ قِسمت ممالِکِ متوسّط کے مشرِق میں ہے۔ اِس میں کئی دیسی باجگزار رِیاستیں بھی ہیں ÷
(۴) قِسمتِ نربدا۔ ممالِکِ متوسّط کے مغرِب میں ہے۔ اِس کا رقبہ ۱۷۵۱۴ مُربّع مِیل اور آبادی ۱۷ لاکھ ۶۲ ہزار ہے ÷

اِس میں ۶ ضلعے ہیں۔ ساگر کے جنوب میں نرسنگ گڑھ۔ نرسنگ گڑھ کے جنوب میں چندواڑا۔ چندواڑا کے شمال مغرب میں ہوشنگ آباد۔ چندواڑا کے جنوب مغرب میں بیتول اور بیتول کے مغرب میں رنیماڑ ٭

نرسنگ پور اور ہوشنگ آباد کی طرف روئی بہت ہوتی ہے۔ خصوصاً ہوشنگ آباد کی زمین ایسی میسر حاصل ہے۔ کہ لوگ اُس کو ہندوستان کا باغ سمجھتے ہیں۔ تمام علاقے میں کشاورزی کے آلات بہت کم اور خراب ہیں۔ ہل چھوٹا سا ہوتا ہے۔ اور ایک بیل سے کھچوایا جاتا ہے۔ مگر چند مدت سے جبلپور کی نواح میں خاندیسی ہل کا استعمال شروع ہوا ہے۔ اور وہ تجربے سے بہت مفید معلوم ہوتا ہے۔ اِس علاقے کے شمالی اطراف کے گائے۔ بیل۔ بھینسے اچھے ہوتے ہیں۔ اور بھوپال کے گرد نواح کا گھوڑا بہت مضبوط مشہور ہے۔ مرداراکے قریب جہاں میرزاپور کی سڑک ضلع جبل پور میں داخل ہوتی ہے۔ چھاپنے کا پتھر بھی نکلتا ہے۔ اور خاصیت میں بہت اچھا ہوتا ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی موٹا ٹکڑا نہیں نکلا۔ جو چھاپنے کے کام آتا ٭

جبل پور سے ۳۰ میل پر سلیٹ کا پتھر بھی نکلتا ہے۔

اور پتھری کے طور پر چاقو اُسترے تیز کرنے کے کام بھی
آتا ہے۔ کئی طرح کی رنگین مٹی اِس سر زمین میں ہے۔
اور کھریا مٹی بھی تھوڑے دِنوں سے وہاں سے نِکلی ہے۔
کھجور اور آم کے درخت خود رَو ہوتے ہیں۔ اور چرونجی۔
لاکھ۔ ہڑ۔ بہیڑا۔ تج۔ مجیٹھ وغیرہ اِس علاقے میں بہت
پیدا ہوتا ہے۔ اور ڈھیمیر لوگ ایک جانور کو پال کر اُس
سے ریشم کی طرح ٹسر نکالتے ہیں۔ جنگل کی لکڑی بھی
کئی قِسم کی پیدا ہوتی ہے۔ اِس علاقے میں جبل پور کے
جیل خانے کا کارخانہ بہت مشہور ہے۔ اُس میں دوسوتی۔
شطرنجی۔ غالیچے وغیرہ خوب بنتے ہیں۔ اور وہاں ٹھگوں کے
لڑکوں کو یہ سب دستکاریاں اور لکھنا پڑھنا سِکھایا جاتا ہے۔
اِس مُلک میں کُل دیسی باجگذار ریاستیں پندرہ ہیں۔
اِن کا رقبہ ۲۸۸۳۴ مُربّع میل اور آبادی ۱۷ لاکھ ۹ ہزار۔
اِن میں سے مشہور یہ ہیں۔ رائے گڑھ۔ پٹنا۔ باھڑا اور
کُلاہانڈی۔

اُتّر کھنڈ یعنی شمالی ہندوستان

یہاں ہندوستان خاص کا ذکر تمام ہُوا۔ اب اُتّر کھنڈ

یعنی اُس حصّے کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو کوہستانِ ہمالہ اور عین دامنِ کوہ میں واقع ہے ÷ بھوٹان کا چھوٹا سا کوہستانی علاقہ آسام کے شمال میں ایک علیحدہ راج ہے۔ اُس کے شمال میں کوہِ ہمالہ کے پار تبّت کا مُلک ہے۔ بھوٹان کی ریاست میں سرکارِ انگریزی کو مُداخلت نہیں ہے۔ وہاں کے راجہ کو دیو راجہ کہتے ہیں۔ اور شاشتر میں اِس دیس کو مدر دیس لکھّا ہے۔ طُول اوسط ۱۰۰ کوس اور عرض چالیس کوس۔ شمالی پہاڑ بعضے برف سے ڈھکے ہیں۔ اور بعض پر جنگل ہے۔ جس میں سکھوا اور دیودار وغیرہ بڑے بڑے درخت ہوتے ہیں۔ اِس مُلک کے لوگ بھوٹئے مضبوط اور قوی زراعت پیشہ ہیں۔ اور مُلکِ بنگال اور تبّت کے درمیان اُن کی تجارت بہت رہتی ہے۔ راج دھانی اِس علاقے کی تاشی سُودن ہے۔ اور جاڑے کے موسم میں پُوناکھا میں تمام سرکاری دفتر آ جاتے ہیں ÷ سِکم کا چھوٹا سا مُلک بھوٹان کے مغرب کی طرف تشٹا ندی کے پار۔ اور نیپال سے کنکئی ندی اِس کی حدِّ فاصل ہے۔ طُول تخمیناً پچّیس کوس اور عرض بیس کوس۔ وہاں کا راجہ سرکارِ انگریزی کی پناہ میں ہے۔ اِس علاقے میں کوہ

ہمالہ کی بہت اُونچی اُونچی چوٹیاں ہیں۔ پیداواری مجیٹھ۔
کپاس۔ موم۔ کمبل۔ گھوڑا۔ مُشک ہے۔ اور وہاں سوداگر لوگ
چاول۔ نمک۔ چینی۔ تمباکو۔ شراب۔ بھیڑی۔ سُؤر۔ لوہا وغیرہ
تجارت کے واسطے لے جاتے ہیں۔ راجدھانی سکم ہے۔ لیکن
راجہ کی سکونت تملانگ نام شہر میں رہتی ہے ؛

نیپال کی ریاست ہندوستان کے شمال میں کوہستان
ہمالہ کے اندر سکم کے مغرب کی طرف اور بنگالہ اور ممالکِ
مغربی کے ضلع گورکھ پور اور مُلکِ اودھ کے شمال رُو اور
کماؤں کے مشرق کی جانب ایک لمبا قطعہ کوہستانی ہے۔ دامنِ
کوہ کی زمین جو اس مُلک سے متعلق ہے۔ اُسے نیپالی
لوگ ترائی کہتے ہیں۔ اور وہاں سے شمال کی جانب درجہ بدرجہ
پہاڑ اُونچے ہوتے چلے گئے ہیں۔ تمام نیپال کا علاقہ طُول
میں ۵۱۲ میل اور عرض میں ۱۰۰ میل ہے۔ اور وہاں
کا راجہ فغفورِ چین کا باجگزار ہے۔ اس کی حکومت میں
سرکارِ انگریزی کو دخل نہیں۔ مگر ایک صاحب رزیڈنٹ نیپال
میں رہتے ہیں۔ کئی چھوٹے کوہستانی راجا والیِٔ نیپال کو
اپنا بڑا مانتے ہیں۔ اس مُلک میں بڑے اُونچے اُونچے پہاڑ
ہیں۔ اور پہاڑوں میں دیودار اور کھیر وغیرہ کے جنگل

ہَیں۔ اُن میں ہاتھی بہُت رہتے ہَیں۔ مگر نیپال کا ہاتھی چھوٹا ہوتا ہَے۔ اَور مَینا وغیرہ بولنے والی چڑیاں بھی اِس طرف بہُت ہَیں۔ نیپال کے درمیانی حِصّے میں اکثر جگہ زمین ہموار ہَے۔ اَور گاؤں بستے ہَیں۔ اِس مُلک میں اِختلافِ زمین کے باعث کئی اَقسام کی اجناس پَیدا ہوتی ہَیں۔ یعنی کہیں جَو۔ کہیں گیہُوں اَور کہیں مجیٹھ اَور نیشکر۔ اَور کِسی جگہ بانس اَور بڑی اِلائچی کی پَیدائش بکثرت ہوتی ہَے۔ اَور لوہا۔ سیسا۔ تانبا۔ رانگ۔ گندک اَور اَور کئی دھاتیں کان سے نکلتی ہَیں۔ اَور بعضی ندیوں کی ریت میں سونا بھی مِلتا ہَے۔ ندیاں اِس مُلک کی یہ ہَیں۔ پُورب کی طرف مہاندی۔ آرن[۱]۔ بھوٹیان[۲]۔ کوسی[۳]۔ اَوسط میں گنڈک جسے سالگرامی بھی کہتے ہَیں۔ اَور ترشُول[۴] گنگا وغیرہ ندیاں جو گنڈک میں شامل ہوتی ہَیں۔ مغرب میں راپی اَور گھاگرا اَور کالی ندی۔ نیپالی لوگ باگ متی ندی کو جو گنڈک سے پُورب کی طرف ہَے۔ بہُت پاک جانتے ہَیں۔ وہاں کے متوطّن کوہستانی بڑے دِلیر اَور محنتی ہوتے ہَیں۔ اَور سب سے بڑی قوم گورکھوں کی ہَے۔ بلکہ راجہ بھی اُسی قوم کا ہَے۔ تاجر لوگ مال کو بھیڑ پر لاد کر

१ आरन
२ भोटिया
३ कोसी
४ त्रिशूल

پہاڑوں کی راہ تبّت کو لے جاتے ہیں۔ جب تک گورکھوں کا
تسلّط نیپال میں نہ ہُؤا تھا۔ تب تک گورکھا نام قصبہ اُن
کی دارُ الرّیاست تھی۔ اب کھٹمانڈو شہر وہاں
१ खटमांडू
کے راجہ کی دارُ الحکُومت بشن متی ندّی کے کنارسے طُول
میں ایک میل مگر عرض میں کم۔ بنگالے کی زمین کی
بہ نسبت ۴۷۸۴ فُٹ کی بلندی پر ہے۔ پہلے گورکھوں
کی عملداری دُور تک تھی۔ جب سرکارِ انگریزی سے مُقابلہ ہُؤا۔
تو پچھّم کی طرف سے بہُت سا مُلک اِن کے قبضے سے نکل
گیا۔ اور ۱۸۱۶ء میں جرنل سر ڈیوڈ اختر لونی صاحب
२ ऊेवट
نے ایسی شکست دی۔ کہ راجہ کو صُلح کرنی پڑی۔ کھٹمانڈو سے
دو میل پر للتا پٹن ایک شہر ہے۔ پہلے وہاں
१ ललित्तापटन
کا جُدا راجہ تھا۔ اور دس میل پر بھوٹیا گانگ قریب بارہ
ہزار آدمی کی بستی ہے۔ وہ بھی ایک رئیس کی دارُ الرّیاست
تھی۔ اب اِس میں اکثر برہمن رہتے ہیں۔ اور بیچ ایک
وادی کے اندر چتلانگ ایک قصبہ ہے۔ جِسے لاہوری نیپال
بھی کہتے ہیں۔ اور اُس میں نیواڑ لوگ رہتے ہیں۔ اِن شہروں
کے سوا تھوان پکور۔ نالی بن۔ بوٹ ول۔ پاٹپا۔ کھاچی نامی
جگہ ہیں۔ قدیم مُتوطّن تاتاری اصل کے معلُوم ہوتے ہیں۔

ہندوؤں سے مشابہت نہیں رکھتے۔ اس علاقے کے بہت
سیر حاصل قطعے پنواریوں کے قبضے میں ہیں۔ اور اُن کی
اصل تبت سے ہے۔ اکثر نیپالی بدھ مذہب رکھتے ہیں *
کشمیر ہندوستان میں ایک قطعہ بے نظیر مشہور ہے۔
ہمیشہ سے یہاں کے شاعر اس کی تعریف کرتے آئے ہیں۔
یہ کوہستانی مُلک پنجاب کے شمال میں پہاڑوں سے گھرا
ہُوا اور پانی سے بھرا ہُوا ہے۔ رقبہ ۸۰۹۰۰ مربع میل۔
آبادی ایک لاکھ ۶۰ ہزار ہے۔ بعضوں کا گمان ہے۔ کہ
سابق میں یہ علاقہ ایک بڑی جھیل تھی۔ وہاں کے
مرغزار اور پہاڑ گل و ریاحین کی کثرت سے باغوں پر
شرف رکھتے ہیں۔ رنگ رنگ کے پھول خوشبودار اور
طرح طرح کے میوے خشک و تر ذائقہ دار مثل بادام و
سیب و انار کے پیدا ہوتے ہیں۔ بلند پہاڑوں پر ہمیشہ
برف رہتی ہے اور جھرنے جھرا کرتے ہیں۔ جن کے اجتماع
سے جہلم ایک بڑی ندی ہو گئی ہے۔ اور غلے کی قسم سے
نیچی زمین میں دھان اور بلندی پر گیہوں۔ جَو وغیرہ
ہوتے ہیں۔ زعفران خاص اسی مُلک کا تحفہ ہے۔ اور
انگور کئی قسم کے بکثرت اور جھیلوں میں سنگھاڑے بہت

ہوتے ہیں۔ اُن ہی سے مُفلس پیٹ بھرتے ہیں۔ پشمینے
کا کام۔ دوشالہ۔ رُومال وغیرہ جو عالم میں مشہور ہے۔ بھیڑ
کی اُون کا بُنتا ہے۔ اور وُہ اُون تبّت سے آتی ہے۔
پہاڑوں سے لوہا نکلتا ہے۔ یہاں کا آدمی بڑا تیز طبع
ہوتا ہے۔ پیشتر سنسکرت کا رواج یہاں کے برہمنوں میں
بہت تھا۔ سری نگر کشمیر میں بڑا شہر جہلم کے قریب
کئی جھیلوں سے گھرا ہؤا ہے۔ جھیلوں کے پانی پر اچھے
اچھے باغیچے اور چمن لگے ہوئے تیرتے پھرتے ہیں۔ وُلر
جھیل چالیس میل کے گردے میں ہے۔ اور جہلم اسی میں
سے گزرتی ہے۔ اور ڈل جھیل بھی بہت بڑی ہے۔ اور
دریا کے چڑھاؤ کی طرف اسلام آباد دستکاروں کی بستی
ہے۔ دہلی کے مسلمان بادشاہ کشمیر کو اپنی سیرگاہ سمجھتے تھے۔
مہاراجہ رنجیت سنگھ کے عہد میں سکھوں کا تسلّط ہؤا۔
سرکارِ انگریزی نے ۱۸۴۶ء میں سکھوں پر فتح پا کر
گلاب سنگھ اس علاقے کے صُوبے کو کشمیر مع جموں
اور ہزارے کے عطا کیا۔ اور اُس کو مہاراجہ کا خطاب بخشا۔
اُسی کی اولاد اب وہاں راج کرتی ہے۔

دکن

یہاں تک ہندوستان کے شمالی حصّے کا بیان ہُوا۔ اب بندھیاچل پربت کے جنوبی طرف والے حصّے کا ذِکر لکھا جاتا ہے۔ اِس حصّے کے کئی اضلاع کا حال ہندوستان کے شمالی حصّے کے حال میں بیان ہو چکا ہے ؞

شمال و مشرِق کی طرف کے دو ضلعوں کٹک اور پوری کا بیان قسمتِ اوڑیسہ کے حال میں درج ہُوا۔ اور قسمتِ ناگپور کا ذکر ممالکِ متوسط کی فصل میں کیا گیا ہے۔ یہ بھی وہاں بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح ناگپور سرکارِ انگریزی کی حکومت میں آیا ؞

اب دکھن کا حال اُس مُلک سے شروع کیا جاتا ہے۔ جو ممالکِ متوسط کے جنوب مغرب میں اور عملداری سیندھیا کے جنوب میں واقع ہے۔ اِس مُلک کا نام برار یا اضلاعِ مفوضۂ نوّابِ حیدر آباد ہے۔ اِس کے شمال میں ممالکِ متوسط کے اضلاعِ نیمار۔ بیتول اور ہوشنگ آباد۔ مشرِق میں ضلع واردھا۔ ممالکِ متوسط۔ جنوب میں وین گنگا اور نوّابِ حیدر آباد کا مُلک۔ مغرب میں احاطۂ بمبئی۔ اُس

کا رقبہ ۱۷۷۱۱ مُربّع میل - آبادی ۲۶ لاکھ ۷۲ ہزار اور آمدنی ۱۸۸۳و۸۲ء میں قریباً ۹۵ لاکھ تھی ۞

اِس کے شمال میں ست پُڑے کی پہاڑیوں کا سِلسلہ اور جنُوب میں بالا گھاٹ کی پہاڑیاں ہَیں - اِن دونو پہاڑیوں کے بیچ میں جو قطعہ زمین کا ہے - وُہ بہُت ہی زرخیز ہے - زمین کا رنگ سیاہ ہے - اَور اِس قطعے کا نام پایاں گھاٹ ہے - داروہا - پین گنگا - پورنیا ندیاں اِس میں بہتی ہَیں - یہ مُلک ۱۸۵۳ء میں نوّاب حیدر آباد نے بعوض اُس مُطالبے کے جو کنٹنجنٹ فَوج کی بابت اُس کے ذِمّے تھا - سرکارِ انگریزی کے حوالے کیا - یہاں کی رُوئی ہندوستان میں سب جگہ سے عُمدہ ہوتی ہے - ایلچ پُور اِس میں بڑا شہر ہے - اَور گوشۂ جنُوب و غرب میں اسئی ایک مقام ہے - جہاں ۱۸۰۳ء میں آرتھر وُلزلی نے مرہٹوں کی ۵۰ ہزار فَوج کو ساڑھے چار ہزار آدمی سے ہرا دیا تھا - وہاں سے تھوڑی دُور راجنٹی کا گھاٹا خاندیس کی راہ پر ہے - اَور آرگام ایک مقام ہے - اِس پر دُوسری لڑائی ہُوئی تھی - گاوِل گڑھ کا قلعہ پہاڑ پر بہت مُستحکم ہے - اُس کی تسخیر کے بعد برار کے سردار قَوم مرہٹہ سے لڑائی ختم ہُوئی -

بان پور اور اُمراوتی بھی اچھّے شہر ہیں۔ پہاڑی حِصّوں
کی آب و ہوا بہت عُمدہ ہے۔ سرکارِ انگریزی نے مُلکی
اِنتظام کی غرض سے اِس مُلک کو چھ ضِلعوں پر تقسیم
کِیا ہے۔ وُہ یہ ہیں۔ ایلچ پور۔ اُمراوتی۔ دُون۔ آکولا۔ بلدانا
اور باسم ؀

رِیاستِ حیدر آباد میں جو رزیڈنٹ سرکارِ انگریزی کی
طرف سے ہوتا ہے۔ وُہی مُلکِ برار کا چیف کمشنر کہلاتا ہے۔
اور یہ تمام مُلک اُسی کے ماتحت ہے ؀

حیدر آباد دکن نوّاب نظام المُلک کی عملداری کرشنا اور
گوداوری کے بیچ میں شمالی سرکاروں کے مغرب کی طرف
ہے۔ اِس رِیاست کا رقبہ اسّی ہزار مُربّع مِیل ہے۔ نوّاب
اُمُوراتِ مالی اور مُلکی میں اپنے علاقے کا حاکِم بااِختیار ہے۔
سرکارِ انگریزی کی فوج کنٹنجنٹ اُس کی حِفاظت کو رہتی ہے۔
اور کُچھ اِس کی خاص فوج کے افسر بھی صاحبانِ انگریز
ہیں۔ زمین مُسطّح ہموار۔ بہ نِسبت سطحِ سمندر کے بہت بلند
اور خُوب زرخیز اور آب و ہوا بھی مُعتدِل اور اِسی طرح
کی اِقلیموں کی جنسیں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر بندوبست اچھّا
ہوتا ہے۔ تو زراعت اچھّی ہو سکتی۔ لیکن نوّاب کی حکُومت

ہیں چور اور رہزنوں کا اِتنا ڈر ہے۔ کہ کِسان ہتھیار باندھ کر کھیت جوتتے ہیں۔ حیدر آباد کا شہر پَونے دو کوس لمبا اَور سوا کوس چوڑا مُوسٰا ندّی کے جنُوبی کِنارے پر بستا ہے۔ راستے اور بازار بہت تنگ اور مُسلمانی طور و طرِیق زیادہ پایا جاتا ہے۔ انگریزی فوج وہاں سے ۳ کوس پر اور ایک چھاؤنی اِس سے بھی ۲½ کوس پرے بولارم کے مقام پر ہے۔ اور کوٹھی رزِیڈنٹی شہر کے پاس ہے۔ گولکنڈہ حیدر آباد کے قریب ایک مُسلمانی سلطنت کا پایۂ تخت تھا۔ اِس میں ہیرا بہت نِکلتا تھا۔ بلکہ اب بھی کبھی کبھی مِل جاتا ہے۔ بیدر نوّاب حیدر آباد کا ایک علاقہ گوشۂ شمال و غرب کی جانب کوہستانی اور بنجر ہے۔ پہلے بیدر کا شہر بڑا گِنا جاتا تھا۔ اب وہ منزلت نہیں رکھتا۔ وہاں کے کارِیگر اشپات اور جِلاکاری کے کام میں مشہور ہیں۔ اِس علاقے کے اور بڑے شہر گُل برگہ۔ گلیانی۔ ناندیر وغیرہ ہیں۔ اور وہاں تین زبانیں بولی جاتی ہیں۔ مرہٹی۔ کانڑی۔ تلنگی ✣

१ मूसा
२ बिदर
३ गुलबर्गा
४ कल्याणी

اِحاطۂ بمبئی

علاقۂ کمشنری ناگپور اور مُلکِ حیدر آباد کے مغرب کی طرف بمبئی اِحاطے کے ضلعے ہیں۔ یہ اِحاطہ ہندوستان کے مغرب میں سمندر کے کنارے پنجاب کے جنوب سے لے کر میسور تک چلا گیا ہے۔ اُس کے شمال میں بہاولپور۔ پنجاب اور بلوچستان۔ جنوب میں میسور۔ مشرق میں اِحاطۂ مدراس۔ ریاستِ نظام حیدر آباد۔ برار۔ ممالکِ متوسط۔ وسطِ ہند اور راجپوتانے کی اجنٹیاں۔ مغرب میں بلوچستان اور بحیرۂ عرب۔ بڑے بڑے پہاڑ اِس اِحاطے میں یہ ہیں۔ شتپڑا پربت۔ بندھیاچل پربت۔ مغربی گھاٹ۔ کوہِ اڑولی کی پہاڑیاں۔ سندھ۔ لونی۔ بناس۔ سابرمتی۔ ماہی۔ نربدا۔ تاپتی۔ کرشنا اور گوداوری وغیرہ بڑی بڑی ندیاں اِس اِحاطے میں ہیں ؂

پیداوار۔ رُوئی۔ چاول۔ جَو۔ باجرا۔ افیون۔ گنّا۔ گیہوں۔ نیل۔ مصالح۔ تمباکو اور ناریل ہے۔ گوآ کے آم مشہور ہیں ؂

اِس اِحاطے میں کئی دیسی ریاستیں ہیں۔ اور جو حصّہ

سرکارِ انگریزی کے ماتحت ہے۔ وہ چار حصّوں میں منقسم ہے۔ سندھ۔ گجرات۔ کان کان اور دکھن۔ جن میں سے سندھ تو کمشنری ہے۔ اور باقی تین حصّے سرکار نے صرف انتظام کی آسانی کے واسطے بنائے ہیں +

سندھ اور گجرات کے ضلعے پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ کان کان میں یہ ضلعے ہیں۔ تھانہ۔ بمبئی۔ کولا۔ رتنا گرھی اور کنارا۔ دکھن میں یہ ضلعے ہیں۔ خاندیس۔ احمد نگر۔ ناسک۔ پونا۔ ستارا۔ شولا پور۔ بلگام۔ دھڑوار۔ کلاڈگی +

یہ تمام ضلعے صاحب گورنر بمبئی کے ماتحت ہیں +

رقبہ ان تمام اضلاع کا ۱۲۴۱۳۴ مربع میل اور آبادی ایک کروڑ ۶۴ لاکھ ۸۹ ہزار ہے +

اب اوّل دکھن کے ضلعوں کا حال لکھا جاتا ہے +

خاندیس کا ضلع اورنگ آباد اور برار کے مغرب میں۔ احمد نگر خاندیس کے جنوب میں۔ ناسک احمد نگر کے جنوب مشرق میں۔ پونا ناسک اور احمد نگر کے مغرب میں۔ ستارا پونا کے جنوب میں۔ شولا پور ستارا کے مشرق میں۔ کلاڈگی شولا پور کے مغرب میں۔ بلگام کلاڈگی کے جنوب میں۔ دھاڑوار بلگام کے جنوب میں۔ شمالی کنارا دھاڑوار کے

جنوب میں ٭

ضِلع خاندیس میں ٹاپٹی ندّی بہتی ہے۔ اِس میں مرہٹے اور بھیل بکثرت آباد ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ ایک قوم کھانڈ کے نام پر اِس مُلک کا نام کھاندیس یا خاندیس ہو گیا ہے ٭ ضِلع احمد نگر کا صدر مقام احمد نگر ہے۔ جس کو احمد نظام شاہ نے بسایا تھا۔ یہ کوہستانی ضِلع ہے۔ احمد نگر پر ۱۷۹۷ء میں سیندھیا نے تسلُّط پایا۔ ۱۸۰۳ء میں جنرل وُلزلی نے اِس کو فتح کرکے پھر پیشوا کے حوالے کِیا۔ اب ۱۸۰۸ء سے سرکارِ انگریزی کی عملداری میں چلا آتا ہے۔ اِس ضِلع میں ناسک نام ایک جگہ ہِندُوؤں کی معبد ہے۔ اُس کے قریب بُدھ مذہب والوں کی بہُت سی مُورتیں کھُدی ہُوئی ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ شہر ناسک میں لچھمن جی نے راون کی بہن مُسمّات سرُوپ نکھا کی ناک کاٹی تھی۔ شہر پُونا مرہٹوں کا دار السّلطنت ۱۷۵۰ء سے ۱۸۱۸ء تک رہا۔ اخیر پیشوا نے اِس کو سرکارِ انگریزی کے حوالے کِیا۔ اُس میں ریشمی ساڑھی بہُت اچھی بُنی جاتی ہے۔ اِس کے پاس پُورندھر کا نامی قلعہ ہے ٭ ضِلع شولاپُور میں رُوئی بہُت پیدا ہوتی ہے۔ بیجا پُور یا وجی پُور زمانۂ

سابق میں یہ بڑی مشہور ریاست مسلمانوں کی تھی۔ اور شہر
میں ایک بڑی بھاری توپ موجود ہے۔ ضلع ستارا کوہستانی
ضلع ہے۔ شہر ستارا کے پاس ایک مضبوط قلعہ بنا ہوا ہے۔
اس شہر کے ایک مندر میں سیوا جی کی تلوار کی پوجا
ہوتی ہے۔ یہ بھی مرہٹوں کا دارالخلافہ تھا۔ کوہ بلیشر
اس کے شمال مغرب میں ہے۔ وہاں ایک بڑا مندر
اہلیا بائی کا بنایا ہوا ہے۔ قصبۂ بلگام کے گرداگرد بڑی
مضبوط شہر پناہ بنی ہوئی ہے۔ اور تمام دکن میں کوئی
اور شہر پناہ ایسی مضبوط نہیں ہے ÷ دھارواڑ میں روئی
کا بیوپار بہت ہوتا ہے۔ اس شہر سے پچاس میل کے
فاصلہ پر گت پور ندی بڑے اونچے پتھر سے نیچے گرتی
ہے۔ اور موسم برسات میں یہ مقام قابل دید ہے ÷ ضلع
کنارا بہت کم آباد ہے۔ صدر مقام ایک نمکین جھیل کے
کنارے پر بستا ہے۔ اس میں ایک بڑا جھرنا یا آبشار
ہے۔ یہ ایسے لطف کی جگہ ہے۔ کہ اس کے برابر دنیا میں
کہیں نہیں ہے۔ امریکہ میں جو نیاگرا کی آبشار بہت مشہور
ہے۔ وہ بھی اس سے لگا نہیں کھاتی ÷ بھڑوچ [1]

[1] भड़ौच

گجرات میں ایک ضلع ہے۔ اس میں کپاس کثرت سے

ہوتی ہے۔ بھڑوچ کا شہر نربدا ندی کے کنارے ہے۔ اور وُہ ندی وہاں سے ۱۱ کوس پر سمندر سے ملی ہے۔ ضلع سُورت شمالی کان کان کے شمال میں ہے۔ گجرات کی زمین بہت زرخیز ہے۔ اور شہر سورت تاپی ندی کے کنارے بستا ہے۔ نہایت آباد اور ازبس زردار۔ کان کان کا حصہ مُلک

۱ कानड़ा

کانڑا کے شمال میں سو کوس لمبا اور پندرہ سے پچیس کوس تک چوڑا دو حصوں پر منقسم ہے۔ ایک شمالی۔ دوسرا جنوبی۔ اس علاقے کی زمین سخت ہے اور دھان کے سوا دوسرا اناج نہیں پیدا ہوتا ہے۔ شمالی کان کان میں بمبئی کا شہر گورنمنٹ بمبئی کا صدر مقام ہے۔ یہ شہر ۲۲ مربع میل میں بستا ہے۔ اس میں سات لاکھ ۷۳ ہزار کی آبادی ہے۔ چاروں طرف پانی تھا۔ سمندر کو

۲ सालसिट

بند باندھ کر جزیرۂ سالسِٹ سے ملا لیا ہے۔ بمبئی میں جہازوں کے لگنے کی جگہ بہت اچھی ہے۔ اور وہاں جہاز بنتے بھی ہیں۔ اس شہر میں بڑے بڑے مالدار پارسی رہتے ہیں ٭

۳ एलीफंटा

جزیرۂ ایلیفنٹا بمبئی کے قریب اس بات میں مشہور ہے۔ کہ پرانے وقتوں میں پہاڑ کی کھوہ کاٹ کر

ایک مندر بنایا تھا۔ جس میں کھمبے اور سب مورتیں تراشی ہوئی ہیں ۔ ایسی ہی ایک بڑی کھوہ دولت آباد میں بھی ہے۔ گوآ[1] کا چھوٹا سا علاقہ ۲۰ کوس لمبا اور سات کوس سے پندرہ کوس تک چوڑا پرتگیزوں کے دخل میں ہے۔ اور اس میں بڑا شہر گوآ ہے ۔

१ गोवा

مدراس

مدراس یا مندراج احاطہ کٹک کے جنوب سے شروع ہوکر قسمت ناگ پور اور حیدر آباد کے مشرق اور جنوب میں واقع ہے۔ اس کے شمال میں احاطۂ بمبئی۔ ریاست حیدر آباد۔ ممالکِ متوسط اور اوڑیسہ۔ مشرق میں خلیج بنگالہ آبنائے پاک۔ جنوب میں بحرِ ہند اور مغرب میں بحیرۂ عرب ۔ اس کا رقبہ ۱۳۹۹۰۰ مربع میل اور آبادی ۳ کروڑ ۸ لاکھ ہے ۔

اس میں پہاڑ یہ ہیں۔ نیل گرھی کی پہاڑیاں شمالی ارکٹ میں۔ وراگر یا پلنی کی پہاڑیاں جنوب میں اور مغربی اور مشرقی گھاٹ کی پہاڑیاں۔ کڈاپا کی پہاڑیاں ضلع کڈاپا اور نیلور کے درمیان واقع ہیں ۔

مشہور دریا اِس اِحاطے میں گوداوری۔ کرشنا۔ پانار اور کاویری ہیں ٭

پیداوار چاول۔ جو اور باجرا۔ وہ تخم جن سے تیل نکلتا ہے۔ گنے۔ ناریل۔ کھجور۔ روئی۔ سنکونا وغیرہ چیزیں ہیں ٭

اِس اِحاطے میں ۲۱ ضلعے ہیں۔ جو صاحب گورنر اِحاطۂ مدراس کے ماتحت ہیں۔ اُن ضلعوں کے نام یہ ہیں۔ گنجام۔ وزیگا پٹم۔ گوداوری۔ کرشنا۔ نلور۔ کڈاپا۔ کرنول (بلاری اور انتاپور)۔ چنگل پت۔ شمالی آرکٹ۔ کڈالور یا جنوبی آرکٹ۔ تنجور۔ ترچناپلی۔ مدورا۔ ٹینولی۔ سلیم۔ قائم بتور۔ نیلگری۔ مالابار۔ جنوبی کنارا۔ مدراس شہر۔ اِن میں سے بعض ضلعوں کا حال بیان ہوتا ہے ٭

شمالی سرکاریں حیدر آباد اور قسمتِ ناگپور کے مشرق میں شمالی کرناٹک کے اُتر طرف اوڑیسہ کے دکن میں سمندر کے کنارے تک اِحاطۂ مدراس کے پانچ ضلعوں کو شامل ہیں۔ یعنی گنجام۔ وزیگاپٹم۔ گوداوری۔ کرشنا۔ نلور۔ وہاں چاول اور روئی و شکر اور تمباکو اور کئی قسم کے غلے بہت پیدا ہوتے ہیں۔ گنجام کے پاس آسکا میں اور وزیگاپٹم کے قصبے

१ कृष्णा
२ नलौर
३ गंजाम
४ आसक
५ विज़गा पट्टम

१ बिमली पट्टम

بِمْلی پٹّم میں اَور گوداوری میں شکّر کثرت سے بنتی ہے۔ اور تمباکُو بہُت اچھّا ہوتا ہے۔ اور جہاز بہُت بنتے ہیں۔

२ कोरंगा

اِس ضِلع میں راجمندری اور کورنگا مشہُور شہر ہیں۔ وزیگا پٹّم میں صندُوق اور ہاتھی دانت اور سیِنگ کے کانٹوں اور سینگ کا کام اور سُنہری اور رُوپہلی نقش کاری خُوب ہوتی ہے۔ اِنگلِستان کے لوگ وہاں کی اِن صنعتوں کو بہُت پسند کرتے ہیں۔ اور راجمندری اور مچھلی بندر میں کپڑا اور چھینٹیں بھی بہُت عُمدہ بنتی ہیں۔ اِن سرکاری علاقوں میں جاگیردار رئیس بہُت ہیں۔ اور وُہ سرکارِ انگریزی کو خراج دیتے ہیں۔ اِن رئیسوں میں سے وزِیا نگرم کا راجہ سب سے بڑا ہے۔ اُس کی ریاست وزیگا پٹّم کے اور

३ चिपकाकोल
४ कलिंग पट्टम
५ गोलकंडा
६ बलारी
७ कडप
८ श्रीरंगपट्टय

چِپکاکولؔ کے بیچ میں ہے۔ مچھلی بندر۔ گنٹُور کلنگؔ پٹّم۔ گولکُنڈہؔ۔ کورنگا کے نیچے جہاز لگتے ہیں۔ اضلاع مُفوّضہ میں بلاریؔ اور کڈپہؔ کے ضِلعے داخِل ہیں۔ جب ٹیپُو سُلطان سریرنگؔ پٹّم کے مُحاصرے میں مارا گیا۔ اور اُس کا مُلک تقسیم ہُوا۔ تب یہ ضِلعے نظامُ المُلک کو مِلے تھے۔ اُس نے سنہ ۱۸۰۰ع میں سرکار

انگریزی کے تفویض کئے - اور کڈپ کے شمال میں

۹ करनौल

کرنول کا چھوٹا سا ضلع اسی صوبے میں داخل ہے - مشرق میں زمین کوہستانی اور غرب میں ہموار - مگر

۵ रावणवरक

بلاری کا ضلع سوا بعض پہاڑیوں راون ورک وغیرہ کے عموماً مسطح ہے - کڈپ میں نیل پیدا ہوتا ہے - اور انگلستان کو بہت لدتا ہے - اور بلاری اور کرنول میں اونی کپڑا بنتا ہے - ان تینوں ضلعوں میں کڈپ - بلاری اور کرنول بڑے شہر ہیں ٭

میسور کی بڑی ریاست ہے - طول میں ۱۱۰ کوس اور عرض میں ۶۲ کوس - سلطان ٹیپو اُسے دبا بیٹھا تھا - صاحبانِ انگریز نے چھڑا کر اگلے راجہ کی اولاد کو دے دیا - لیکن بسبب بد انتظامی کے صاحبانِ انگریز کا بندوبست ہوا اور راجہ برائے نام وہاں کا حاکم رہا - اس علاقے کی زمین مسطح اور آب و ہوا معتدل ہے - اس کے ایک طرف شرقی گھاٹ اور دوسری طرف غربی گھاٹ ہے - اور کہیں کہیں سیدھے بلند پہاڑ ہیں - جن پر سابق میں قلعے بنے ہوئے تھے - غالیچے اور اونی کپڑے بہت بنتے ہیں - بڑے

۵ मैसूर

شہر یہ ہیں - میسور جہاں راجہ رہتا ہے -

سریرنگ پٹم ۱۷۹۹ء میں محاصرہ ہوکر ٹیپو سلطان کے مارے جانے کے بعد تسخیر ہُوا۔ کلکتّے سے ۵۱۵ کوس ہے۔

१ बंगलोर

بنگلور بڑی اُونچی اور بہت معتدل جگہ میں واقع ہے۔ اور وہاں فوج بہت رہتی ہے ؂

२ कुर्ग

کورگ کا کوہستانی مُلک مالابار کے شمال و غرب میں پہاڑی لوگوں سے آباد ہے۔ اور یہ لوگ بڑے دلیر اور محنت کش ہیں۔ دیس کے رہنے والوں کی نسبت آب و ہوا کی تاثیر سے زیادہ قوی اور چُست و چالاک ہوتے ہیں۔ بڑا شہر مرکارا ہے۔ سلیم ایک ضلع کڈپ کے جنوب میں ہے۔ اِن دونو ضلعوں کے بیچ میں تھوڑے

३ बारमहल

حصّے میسور اور ارکاٹ شمالی کے آ گئے ہیں۔ شمالی قطعہ بارہ محل کہلاتا ہے۔ اور باوجود کوہستانی ہونے کے سیر حاصل ہے۔ حصّۂ جنوبی ہموار ہے۔ اِس ضلع کے شمال میں شرقی گھاٹ کے پہاڑ ہیں۔ اور سلیم شہر کے قریب سے پہاڑ کا ایک اُونچا سلسلہ گزر کر کچھ دُور تک

४ शेवराय

چلا گیا ہے۔ اِس کو شیورائے کہتے ہیں۔ اور اکثر اِس ضلع کے صاحب انگریز تبدیل ہوا اور حصول صحت کے واسطے اِن پہاڑوں پر جایا کرتے ہیں۔ اُن کی گھاٹیوں پر

قہوہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ سلیم کے شہر میں چاقو اور مقراض
کی قسم کی چیزیں خوب بنتی ہیں۔ قائم بتور[1] کا ضلع سلیم کے جنوب و غرب میں ہے۔ پورب کی طرف اور بیچ میں نیچا اور مسطح۔ لیکن مغرب اور جنوب کی طرف بہت کوہستانی۔ اناملی[2] اور نیلگر پربت اس کے اندر تک چلے آئے ہیں۔ ان پہاڑوں پر جنگل بہت گھنا اور ان جنگلوں میں بڑے قیمتی درخت اور کئی طرح کے جانور ہوتے ہیں نیلگر[3] پر مدت سے آبادی ہے۔ اور صاحبان انگریز حصولِ صحت کے لئے ان پہاڑوں پر جاتے ہیں۔ اس سے کئی جگہ بستیاں ہو گئی ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑی جگہ اُٹکمنڈ[4] سطح سمندر سے ۷۳۰۰ فٹ اونچی ہے۔ ان پہاڑوں میں سب سے اونچی چوٹی ڈوڈبٹ ۸۷۰۰ فٹ بلند ہے۔ اور نیلگر کی آب و ہوا بہت فرحت بخش اور فضا نہایت دل پسند ہے۔ اس کے متوطن دراوڑ لوگ تامل[5] نام سے مشہور ہیں۔ اور اس علاقے میں شورہ۔ لوہا بکثرت ہوتا ہے۔ قائم بتور شہر مدراس سے ۱۳۵ کوس ہے۔ کرناٹک[6] گنٹور سے راس کماری تک ہے۔ اس میں ضلع نیلور۔ آرکٹ شمالی

१ कायमबतूर
२ पनामलो
३ नीलगर
४ उटकमंड
५ तामल
६ करनाटक

۱ चंगलपट
۲ कडालोर
۳ तिरुचनापल्ली
۴ तांजोर

چنگل پٹ - کڈا لور یا جنوبی آرکٹ - ترچناپلی تنجور - مدورا - ٹینولی داخل ہیں - یہ علاقہ جنوبی ہندوستان کے تمام شرقی ساحل کی لمبائی میں ہے - اور نہایت سیر حاصل ہے - لوگ تالاب کھود کر زراعت میں پانی دیتے ہیں - اور چاول بہت ہوتا ہے - مگر تنجور میں کہ سب سے زیادہ زرخیز ہے - نہروں کا پانی کھیتوں میں دیا جاتا ہے - نیلور کے

۵ नंगोल

ضلع میں انگول اور نیلور بڑے شہر ہیں - اور وہاں ہر شے اچھی ہوتی ہے - کوڈور میں کپڑا خوب

۶ कृष्णापट्टम
۷ इसकापली
۸ चितोर

بُنا جاتا ہے - اور کرشناپٹم اور اشکاپلی میں نمک عمدہ بنتا ہے - ارکاٹ شمالی میں مدراس کے غرب کو چتور کا شہر بڑا ہے - اس شہر میں اور ضلع چنگل پٹ اور کڈالور میں اکثر جگہ پر وقتِ شروعِ عملداری صاحبانِ انگریز کے کئی لڑائیاں ہوئی تھیں - ارکاٹ کا شہر جو کرناٹک کے نواب کا قدیم دارالریاست تھا - مدراس سے ۲۵ کوس ہے - سنہ ۱۷۵۰ء میں کپتان کلائو صاحب بہادر نے دو چار سو آدمی سے پچاس دن تک وہاں کے قلعے کو بمقابلہ بے شمار لشکر کے جو نواب کے

بیٹے راجا صاحب کی سرداری میں چڑھ آیا تھا۔ ہاتھ سے
نہ دیا۔ آخر غنیم ہار کر ہٹ گیا۔ اب وُہ قلعہ مسمار ہو گیا

१ वालाजाहनगर

ہے۔ والا جاہ نگر ارکاٹ سے ۲ میل تجارت
کی بڑی منڈی ہے۔ اور وہاں کا کپڑا مشہور ہے۔

२ वेलूर

ویلور میں ارکاٹ کے قریب کسی زمانے میں
بڑی چھاؤنی تھی۔ ۱۸۰۶ء میں وہاں سپاہیوں نے بغاوت کی۔
اب وہاں سے مدراس تک آہنی سڑک بن گئی ہے۔

३ अंबूर

انبور کے مقام پر تھوڑے سے انگریز اور
سپاہیوں نے حیدر سلطان کا بڑی جرأت سے مقابلہ کیا۔

४ शिवलिंगढ़

اور شولنگ گڑھ پر جہاں آہنی سڑک کا ایک
مقام ہے۔ درمیان حیدر علی اور سر آئر کوٹ صاحب کے

५ तिपति

بڑی لڑائی ہوئی۔ ترپتی اسی ضلع کے شمال
میں ایک بڑا قصبہ ہے۔ اور اس کے قریب پہاڑی پر
ہندوؤں کا بڑا مندر ہے۔ اور نائکنار کی گھاٹی کے پاس
جہاں سے دکن کا راستہ ہے۔ ایک مقام سوت گڑھ ہے۔
وہاں نارنگیاں بہت اچھی ہوتی ہیں۔ مدراس کا شہر
خلیج بنگالہ کے کنارے پر ہے۔ اگرچہ وہاں بہت جہاز
آتے ہیں۔ اور تجارت بھی بکثرت ہوتی ہے۔ لیکن جہاز

کے ٹھیرنے کی جگہ نہیں ہے۔ اور موسمی ہوا کے دنوں میں وہاں جہازوں کو بڑا خطرہ رہتا ہے۔ شہر کے جنوب رخ

१ सेण्टजार्ज — سینٹ جارج کا قلعہ اور کار و بار کی بڑی بڑی کوٹھیاں اسی طرف ہیں۔ جہاں جہازوں پر سے اترنے کی جگہ ہے۔ قلعے کے آس پاس صاحبانِ انگریز اور ہندوستانی رئیس رہتے ہیں۔

२ सेण्टतामस — سینٹ طامس پر مدراس کے توپ خانے کا صدر رہتا ہے۔ اور وہاں سے قلعے تک سات میل کے طول میں ایک سڑک بہت خوش قطع اور سیدھی بنی ہوئی ہے۔ چنگل پت کا ضلع احاطۂ مدراس میں سب سے پہلے سرکارِ انگریزی کے قبضے میں آیا تھا۔

३ कांजीवरम — کانجی ورم میں مندر بہت اچھے ہیں۔ اور شہر آباد ہے۔

४ मुदरास — اور مدراس کے قریب موالی پورم میں زمانۂ قدیم کے بنے ہوئے مندر اور عجیب عجیب مورتیں تراشی ہوئی ہیں۔ انگریزی میں اس کو

५ सिवनपगोड़ा — سیون پگوڈا یعنی سات مندر کہتے ہیں۔ ارکاٹ

६ चिलंबर — جنوبی کے قصبے چلنبر میں بھی ایک بڑا مشہور مندر ہے۔

७ कदालोर — اور اس ضلع کا عظیم شہر کڈالور ہے۔ جس کے

८ एरीकोट — قریب ۱۷۸۱ء میں حیدر علی اور سر آئری کوٹ

صاحب کے لشکر میں سخت معرکہ ہُوا تھا۔کڈالور کے قریب

۱ सेंटडेविड

سینٹ ڈیوڈ کا قلعہ پہلے وہاں کی گورمنٹ کا صدر تھا۔ اور اِس کے آگے دکن کی طرف ایک مقام

۲ पोर्टोनोवो

پورٹونووو نام پر لوہے کا بڑا بھاری کارخانہ ہے۔ ترچناپلی کے شہر میں جہاں اِس ضلع کا صدر ہے۔ انگریزوں اور فرانسیسوں میں کئی لڑائیاں ہُوئیں۔ وہاں سونے۔ چاندی۔ جواہرات کے زیور خُوب بنتے ہیں۔ اور جنُوبی ہندوستان میں سب جگہ سے یہاں کا تمباکُو بہت عُمدہ

۳ सरंघम

ہوتا ہے۔ موضع سرنگھم پر کاویری ندی کا ایک بند اُسی طرح کا بندھا ہے۔ جیسا کہ ڈولیشورم اور بجواڑے کا ہے۔ اِس سے اُس دریا کی کئی شاخیں ہو گئی ہیں۔

۴ कोलरुन

سب سے شمال طرف والی کا نام کول بڑون ہے۔ اور جنُوبی شاخ جو تانجور کو گئی ہے۔ کاویری کہلاتی ہے۔ تانجور کے ضلع میں کاویری ندی کی کئی نہریں زمین کو بڑی سیرابی بخشتی ہیں۔ تانجور کا شہر اچھا آباد ہے۔ اور

۵ मेवरम
۶ नेगापटम
۷ त्रांगेबार

میورم۔ نیگاپٹم۔ ترانگیبار بھی خاصے شہر ہیں۔ نیگاپٹم پہلے ولندیزوں کے پاس تھا۔ اور ترانگیبار میں ڈنمارک والوں کی عملداری تھی۔

ضلع مدورا تانجور کے جنوب میں ہے۔ مدورا شہر میں
پہلے ایک ہندو راجہ پنڈیاں کے خاندان کا ریاست
کرتا تھا۔ اِس میں عمدہ اور پرانی عمارتیں اور مندر ہیں۔
ترمولا[1] ناٹک کی رہنماقسرا نقش و نگار کندہ
کی ہوئی بہت عجیب بنی ہوئی ہے۔ پدوکوٹا[2]
نام ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ اور شمال کی طرف نیلگر
کے اونچے پہاڑ ہیں۔ جنہیں پلنی[3] کہتے ہیں۔
اور وہاں کی آب و ہوا بھی نیلگر کی سی ہے۔ اِس
ضلع میں شیو گنگا اور رام ناتھ کی دو بڑی زمینداریاں
ہیں۔ ٹنیولی[4] ضلع میں روئی بہت ہوتی ہے۔
اکثر توتی کورن[5] نام شہر سے جو جزیرہ سراندیپ
کے مقابل ہے۔ جہازوں پر لاد کر لے جاتے ہیں۔ خلیج منار
میں موتی بہت نکلتا ہے۔ پالم[6] کوٹا میں
کلکٹر صاحب کی کچہری ہے۔ جو لوگ
سیت بند[7] رامیشور کی جاترا کو جاتے ہیں۔ اُن کے واسطے
کرناٹک میں جا بجا دھرم شالے بنے ہیں۔ وہاں سے خوراک
اور سونے بیٹھنے کو بوریا ملتا ہے۔ اِس علاقے میں گرمی
بہت رہتی ہے۔ ضلع کنارا مالابار کے شمال میں دو حصوں

१ चिमूलानाटक
२ पदूकाटा
३ पुलनी
४ तिनेवली
५ तूतीकोरन
६ पालमकोटा
७ सेतबंदरामिश्वर

پر مُنقسم ہے۔ شمالی اور جنوبی۔ شمالی کنارا احاطۂ بمبئی میں ہے۔ اور اس کی تقسیم اس طرح بھی ہے۔ کہ گھاٹ کے پُورب طرف والا علاقہ بالا گھاٹ کہلاتا ہے۔ پہاڑ اور سمندر کے بیچ والے کو پائیں گھاٹ بولتے ہیں۔ وہاں کے باشندے اس کو تلو[۱] کہتے ہیں۔ مالابار کی طرح یہ بھی بہت دریاؤں سے سیراب ہے۔ جنگل گھن کا۔ پہاڑوں کی فضا خوش۔ بڑے شہر منگلور۔ کلیان پور۔ قند پور ہیں۔ عرب اور ایران والوں کے ساتھ چاول۔ صندل۔ آبنوس۔ جائفل۔ دار چینی۔ مرچ۔ الائچی۔ سپاری کی تجارت بہت ہوتی ہے۔ مالابار[۲] یعنی کیرل کوچین کے شمال میں ہے۔ پہاڑ کی طرف کا مُلک اونچا نیچا مگر سمندر کے کنارے ہموار اور ریگستانی۔ کئی دریا پہاڑوں سے نکل کر آتے ہیں۔ کالی کوٹ[۳] بڑا شہر ہے۔ اہل یورپ میں واسکوڈی گاما[۴] ایک پُرتگیز سیاح نے قریب سنہ ۱۵۰۰ء کے سب سے پہلے وہیں ہندوستان کے ساحل پر قدم رکھا۔ اور شہر تان تور۔[۵] پال گھاٹ۔ کنانور[۶] بھی اسی ضلع میں ہیں۔ کوچین کا شہر بہت برسوں سے سرکارِ انگریزی کی حکومت میں ہوکر اسی ضلع

१ तलव

२ मालाबार

३ कालोकोट

४ वासकोडिगामा

५ तानतोर

६ कनानोर

سے مُتعلّق ہو گیا ہے۔ بمبئی کے بعد اس طرف یہ سب سے
بڑا بندرگاہ ہے۔ موسمی ہوا کے ایّام میں جو سمندر کی طرف
سے مرطوب ہو کر آتی ہے۔ وُہ اس علاقے میں خوب مینہ
برساتی ہے۔ اس سے چاول بکثرت ہوتا ہے۔ اور اراروٹ
بھی وہاں کی پیدائش ہے۔ مرچ سیاہ۔ دار چینی وغیرہ
مصالح وہاں سے اور دیسوں کو جاتے ہیں۔ اور علاقۂ

१ वैनाद

وَیناڈ میں قہوہ بہت ہوتا ہے۔ جنگل سے ساگون
اور صندل وغیرہ اقسام کی قیمتی لکڑیاں آتی ہیں۔ تملان پور
گاؤں کے قریب ایک ندّی سے سونے کی مٹّی نکلتی ہے۔
اور چند مقاموں میں لوہا بھی نکلتا ہے۔ متوطن بیشتر ہندو
خصوصاً قوم نابر ہیں۔ جن کی عورتیں خود مختار ہوتی ہیں۔
اسی سے اس کو تریا راج کہتے ہیں۔ یہاں کی رسمیں بھی
مثل تراونکور کے ہیں۔ اب وہاں انگریزی عمل ہے۔ اور بہت

२ मोपला

سے عیسائی آباد ہیں۔ اور ایک قوم موپلاؔ بڑی
لڑاکا اور ناشائستہ عرب لوگوں کی نسل سے ہے۔ جو سابق
میں وہاں آن کر بسے تھے۔ وہاں کی زبان نیلوی کہلاتی ہے
اور وہاں سے قریب ماہی کا قصبہ فرانسیسوں کے دخل میں

३ कोचीन

ہے۔ کوچینؔ کی چھوٹی سی ریاست قریب

دو ہزار مُربّع میل مالا بار اور تراونکور کے بیچ میں ایک راجہ کے تحتِ حکومت ہے۔ وہاں کی اِقلیم اور مُتوطّنوں کی چال ڈھال اکثر تراونکور[۱] کی سی ہے۔ کئی سَو برس سے اِس علاقے میں یہودیوں نے اپنی ایک بستی بنائی ہے۔ تراونکور ہندوستان کی جنوبی اِنتہا یعنی راس کماری سے کوچین تک ایک راجہ کی ریاست ہے۔ اِس کے پُورب میں ملیاگر پربت اور جنوب و غرب میں سمندر ہے۔ زمین کوہستانی اور پہاڑوں کے بیچ کا نشیب بہت سیر حاصل۔ کنارے پر بہت سے تالاب اور بندوں کی رُکاوٹ سے جا بجا پانی بھرے ہیں۔ جن کو نہریں کاٹ کر باہم ملا دیا ہے۔ راجدھانی ترِوانڈرم[۲] میں ہے۔ الپی[۳]۔ کلم۔ انجنگو۔ کولاچل جہازوں کے بندر ہیں۔ اِس ملک سے تجارت کا مال باہر کو لد کے جاتا ہے۔ چاول۔ ناریل۔ سپاری۔ مصالح افراط سے پیدا ہوتے ہیں۔ مُتوطّن بیشتر ہندو ہیں۔ اور ایک قوم نارو میں ایک عورت کو کئی مرد رکھتے ہیں۔ اور ورثہ بھانجے کو ملتا ہے۔ اور اکثر عیسائی بھی بستے ہیں اور نصرانی کے نام سے مشہور ہیں *

१ वावङ्कोर
२ त्रिवांद्रन
३ मलेपी

جزیرہ سراندیپ

یہ جزیرہ ہندوستان سے تھوڑی دُور دکھنی کرناٹک کے گوشۂ جنوب و مشرق کے ساحل کے مُقابل بحرِ ہند میں ۱۲۰ کوس لمبا اور ۶۵ کوس چوڑا تخمیناً ۲۳۰ کوس کے گھیر میں پان کی شکل کا لنکا اور سنگھلدیپ کے نام سے مشہور ہے۔ آبادی تخمیناً ۲۴ لاکھ ۵ ہزار آدمی کی ہے۔ خاص مُتوطّن سنگھالی لوگ جنُوب اور جنُوب و غرب میں رہتے ہیں۔ مالا باری ہندو شمال اور شمال و مشرق میں۔ علاوہ اِس کے عرب اور بید لوگ قدیم متوطن اور اہلِ یورپ۔ ملائی۔ کافری۔ چینی۔ پارسی وغیرہ قومیں بستی ہیں۔ سنگھالیوں کا بُدھ مذہب اور وضع ہندوؤں کی سی ہے۔ ساحلِ کرناٹک اور اِس جزیرے کے شمالی حصے کے درمیان جو سمندر کی شاخ ہے۔ اُسے خلیج منار کہتے ہیں۔ اِس میں ساحلِ ہند کے قریب تک جزیرۂ رامیشور اور لنکا کے پاس ایک ٹاپو منار نام ہے۔ اِن دونو کے بیچ میں ریتلے پتھروں کا ٹاپو سا ہے۔ اُسے سیت یعنی پُل کہتے ہیں۔ چُنانچہ سیت بند رامیشور مشہور ہے۔ ہندو اِسے

راجہ رام چندر کا باندھا ہُوا پُل بتاتے ہیں۔ اور مُسلمانوں کے اِعتقاد میں وُہ حضرت آدم کا پُل ہے۔ شمالی حصّے کی زمین ہموار اور جنوب کی طرف ٹیلے اور پہاڑ ہیں۔

۱ पदरूतल गला

پِدرُوتلاگلا پہاڑ ۸۲۹۵ ہاتھ اُونچا اور سِری پد جسے مُسلمان کوہِ آدم کہتے ہیں ۷۳۵۰ ہاتھ بلند۔

२ किरसिलपोट
३ तोतापीला
४ वलमान तलावी

اِن کے سوا کِرِسِل پوٹا۔ توتا پیلا پہاڑ ہیں۔ اور ولمان تلاوی کا میدان سطحِ سمندر سے ۶۶۹۰ فُٹ اُونچا ہے۔ یہاں بیمار لوگ حصُولِ صحّت کے لئے جایا کرتے ہیں۔ سب سے بڑی ندّی مہابل گنگا پِدرُوتلاگلا کے قریب سے نکل کر شمال و مشرق کی طرف دو دھار ہوکر سمندر میں ملتی ہے۔ طُول نوّے کوس اور ندیاں کلانی گنگا۔ کُل گنگا۔

५ वलवो
६ पूलो

ویلوی گنگا۔ پولی۔ وید راولی گنگا۔ کوٹنگن آر وغیرہ ہیں۔ گرم پانی کے جھرنے کئی جگہ اور کنّیا ندّی کے پاس پانچ ہیں ۔ اور جن دِنوں انورادھاپُور گُلزار اور

७ कांडी

آباد ہو رہا تھا۔ کانڈی خاندان کے راجاؤں کے بنائے ہُوئے کئی تالاب اور نہریں اِس میں بہُت اچھّی اچھّی تھیں۔ سیرابی کے باعث نباتاتِ خودرَو کی کثرت سے

وہاں کی زمین سراپا سبزہ زار ہو رہی ہے۔ اور جنگلوں
میں گھنے درخت کھڑے ہوئے ہیں۔ جس وقت کہ پُرتگیزوں
نے اِس جزیرے کو آ کر دیکھا۔ اِس سے پیشتر خلیج فارس
اور دریاے قلزم کے دُور دُور مُلکوں سے تاجر مالِ تجارت
اِس جزیرے کے بندروں میں لاتے تھے۔ اب وہاں تین
نامی بندرگاہ ہیں۔ ایک ترنکومالی کہ سرکارِ انگریزی کے تمام
جہاز مُتعیّنۂ ہند اِس میں ٹھیرتے ہیں۔ دُوسرے
پوائینٹ ڈیگال اور کُلنبو دونو بڑے سوداگری
کے شہر ہیں۔ وہاں کی گورنمنٹ کا صدر

१ पुआइंटडेगाल
२ कुलंबु

کُلنبو شہر میں ہے۔ کانڈی میں ہندو راجہ کی ریاست تھی۔
ترنکومالی سے دکن میں بتّی کلوآ شہر ہے۔ شمال
کی طرف کلتورا۔ پنتورا شہر ہیں۔ اور کُلنبو

३ त्रिंकामाली
४ बतीकलम्बा

سے جانبِ شمال نگنبو۔ چلاؤ۔ پتلام۔ اِن کے سوا انورادھاپُور۔
رتن پُور وغیرہ اور بھی شہر ہیں۔ بہت برس پیشتر اِس
جزیرے کو راون کا ٹاپو کہتے تھے۔ قریب چوبیس سو برس
کے ہوئے۔ سُورج بنس کے راجہ بجے نے اِس پر دخل کیا۔
سنہ ۱۵۰۵ء میں پُرتگیز آئے۔ اور سنہ ۱۶۰۳ء میں ولندیزوں نے
پہنچ کر کانڈی کے راجہ سے میل کرکے سنہ ۱۶۵۶ء میں

پرتگیزوں کو نکال دیا۔ ۱۷۹۶ء میں انگریزوں نے ولندیزوں
کو نکالا۔ اور ۱۸۱۵ء سے تمام جزیرے پر سرکارِ انگریزی کا
ہی عمل دخل ہے۔ جس زمانے میں پرتگیز آئے۔ اِس
جزیرے میں دو قومیں یعنی شمال کی جانب بید اور جنوب
کی طرف سنگھالی رہتے تھے۔ بید لوگ لا مذہب کئی گروہوں
میں منقسم اپنے اپنے سردار کی اطاعت میں تھے۔ اور عادت
جنگجو وحشیوں کی سی رکھتے تھے۔ دوسری قوم سنگھالیوں کی
بیدوں کی نسبت بہت شائستہ اور بدھ مذہب کی معتقد تھی۔
لیکن یہ لوگ لڑاکے بھی بہت تھے۔ اور اپنے کوہستانی ملک کی
واقفیت کے باعث مدت تک اہلِ یورپ سے مغلوب نہ ہوئے۔
اب وہاں کئی قومیں رہتی ہیں۔ یعنی سنگھالی اور مسلمان اور
اہلِ ملایا اور پرتگیز اور ولندیز اور انگریز۔ اور جفنا کے مقام
میں چند پادری امریکہ کی ولایت کے بھی اپنی سکونت رکھتے
ہیں۔ اور اہالیانِ یورپ کے عہد سے پڑھنے لکھنے کا بڑا
چرچا ہے۔ ہزاروں لڑکے اور لڑکیاں تعلیم پاتے ہیں۔ اِس
جزیرے کی آب و ہوا باوجود قربت خطِ اِستوا کے بہت معتدل
ہے۔ اور بارش بکثرت اور غیر معین اوقات پر ہوتی ہے۔
سمندر کے کناروں پر گرمی ۷۶ درجے سے ۸۶ درجے تک

رہتی ہے۔ مگر اندر کے ضلعوں میں سردی ہوتی ہے۔ بلکہ کہیں کہیں برف بھی پڑتی ہے۔ بیماریوں میں سے مرض اسہال اور پیل پایہ اور تپ لرزہ اور چیچک بہت لوگوں کو ستاتے ہیں۔ اور سیتلا کے علاج کے واسطے ٹیکا لگانے کا استعمال وہاں بہت ہوتا ہے۔ اس ملک کی پیداوار کئی اقسام کی اور بہت بیش قیمت ہیں۔ فلزات میں سے لوہا اور پارہ۔ اور جواہرات کی قسم سے عقیق اور پکھراج اور نیلم وغیرہ طرح طرح کی آب و تاب کے اور بلور اور دال چینی کا پتھر اور سنگ یشب کان سے نکلتا ہے۔ زراعت کی اقسام سے روئی۔ نیشکر۔ تمباکو۔ پوست۔ نیل اور چاول پیدا ہوتے ہیں۔ لوگوں کی غذا چاول پر بہت ہے۔ لیکن وہاں کے خرچ کے موافق وہیں نہیں پیدا ہوتا۔ باہر سے بہت آتا ہے۔ اور نارجیل کا تیل سوا اس ملک کے خرچ کے باہر کو بھی جاتا ہے۔ اور اوپر کے ریشے سے موٹے موٹے رسے بنتے ہیں۔ اور لکڑی بھی قسم آبنوس وغیرہ سے عمدہ عمدہ طرح کی ہوتی ہے۔ اور کئی درختوں کی چھال سے رنگ بہت شوخ اور نفیس نکلتے ہیں۔ کالی مرچ۔ دار چینی بھی بہت پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ یہ دونو وہاں کی عمدہ اجناس تجارت سے گنی

جاتی ہیں - اور دار چینی سے سرکار میں بڑی آمد بیٹھتی ہے -
اور ۱۸۲۴ء میں تین لاکھ روپئے سے زیادہ کی دار چینی
باہر کو لادی گئی - اور فی پونڈ ڈیڑھ روپیہ محصول سرکار
میں داخل ہوا - (ایک پونڈ قریب آدھ سیر کے ہوتا ہے)
علاوہ ان چیزوں کے قہوہ ہونے لگا ہے - اور ریشم بھی
تھوڑا بہت ہوتا جاتا ہے - تر میووں میں سے نارنج اور
آم اور اننّاس اور بن اننّاس وغیرہ بکثرت ہوتے ہیں -
لیکن ممالکِ یورپ کے درخت میوہ دار یا ترکاری کی قسم
سے سمندر کے کنارے پر کوئی نہیں لگتے - البتّہ آلو کئی سال
سے ہونے لگا ہے - خلقتِ حیوانات میں سے اس جزیرے
کا ہاتھی بہت اچھا ہوتا ہے - اور اس کی کثرت بھی ہے -
وہاں کے کھیتوں کو یہ حیوان بہت ضرر پہنچاتا ہے - اس
واسطے ایک مرتبہ سرکار سے یہ حکم ہوگیا تھا - کہ جو شخص
ہاتھی کو مار کر اُس کی دُم کاٹ لائے - اُسے تین شلنگ
یعنی ڈیڑھ روپیہ انعام ملے - یہاں سے خیال کیا چاہیئے -
کہ اس حیوان کی اس جزیرے میں کتنی کثرت ہوگی - جب
باوجود اس قدر ڈیل ڈول کے فقط ڈیڑھ روپئے کا انعام
مقرر ہوا - اور لکھا ہے - کہ وہاں لوگ ہاتھیوں کا شکار

بھی بہت کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب نے ۴۰۰ ہاتھی
مارے۔ دانت اِس جانور کا بیش قیمت ہوتا ہے۔ اور اِس
کی ڈاڑھ کی ہڈّی کو چھری چاقو کے دستے اور گلاس ولنی
اور ڈبیاں وغیرہ کی ساخت کے کام میں لاتے ہیں۔ اِس
جگہ کے لوگ علاوہ بار برداری اور خالی سواری کے ہاتھی
کو گاڑیوں میں بھی جوتتے ہیں۔ بلکہ ہل بھی اِس سے
چلواتے ہیں۔ شکار کی قسم سے ہرن۔ بارہ سنگا اور خرگوش
بھی بہت ہوتا ہے۔ اور چیتا اور جنگلی بلّی اور شغال اور
سفید منہ کا ریچھ اور کئی قسم کے بندر اور خوک۔ بجوے
اور سانپ کی کثرت ہے۔ اِن حیوانات کے سوا وہاں ایک
چوہا اِس خاصیت کا ہے۔ جس سے مشک کی بو نکلتی ہے۔
گھوڑا۔ بکری۔ بھیڑ۔ مرغی۔ بطخ اور مرغابی اِس ٹاپو میں نہیں
ہوتی۔ سوداگر دوسرے ملکوں سے لاکر بیچتے ہیں۔ پرند کی
جنس میں کبوتر سبز رنگ کا۔ گنجشک۔ بگلا۔ لوا۔ ابابیل
اور کٹھ پھوڑا وغیرہ ہوتے ہیں۔ اور کیڑے مکوڑے بھی
اقسام و انواع کے ہیں۔ اِن میں سے ایک مکھی ایسی عجیب
خاصیت کی ہے۔ کہ جس پتّے پر بیٹھتی ہے۔ اُسی کا رنگ
پکڑ لیتی ہے۔ اور دیمک اور چیونٹی کی نہایت کثرت ہے۔

بلکہ لوگوں کو ان کی ذات سے بہت مضرّت ہے۔ جزیرۂ لنکا
کے کنارے پر مچھلیاں بہت پکڑی جاتی ہیں۔ اور سرکاری
محصول بھی مچھلی کے شکار پر مقرّر ہے۔ چنانچہ سنہ ۱۸۳۲ء
میں ستّر ہزار روپئے کے قریب اسی کی آمد ہوئی۔ علاوہ
اس کے نمک کا محصول بھی بہت سرکار میں آتا ہے۔
یعنی سنہ مذکور میں قریب تین لاکھ روپئے کے بیٹھا۔ مچھلی
کے شکار میں نمک کا بڑا خرچ ہے۔ اس واسطے کہ لوگ
نمکین کرکے سُکھا رکھتے ہیں۔ اور بیچنے کو دُور دُور ملک
لے جاتے ہیں۔ اس جزیرے کی تجارت بہت نہیں ہے۔
اس سبب سے کہ اس کے اندر رستے جو درشت نہیں۔
اس باعث آمد و رفت بدقّت اور کم ہوتی ہے۔ ممالکِ
یورپ کو وہاں سے وارچینی۔ مرچ سیاہ۔ قہوہ۔ ناریل کا
تیل۔ الائچی۔ چیتے کی کھال۔ ہاتھی دانت۔ ہرن کے سینگ۔
کچھوے کی ہڈّی اور آبنوس جاتا ہے۔ اور وہاں سے
ہر قسم کا مال تجارت کے واسطے یہاں جہازوں پر لد کے
آتا ہے۔ علےٰ ہٰذا القیاس نو آباد جزیروں کو قہوہ اور پھٹکری
اور بکوچ پتّر اور مچھلی کا تیل یہاں سے جاتا ہے۔ اور
ان چیزوں کی عوض چاول۔ گیہوں۔ کپڑا۔ ریشم۔ نیشکر اور

بڑے بڑے بندرگاہ یہ ہیں۔ اکیاب - راملڑی - رنگون - مولمین - ٹاوسے اور مرگوئی ٭

برٹش برما کے صاحب چیف کمشنر گورنمنٹ ہند کے ماتحت ہیں۔ اِن کے زیرِ حکم تین کمشنریاں اور سترہ ضلعے ہیں۔ قسمتِ اراکان میں اکیاب - اراکانِ شمالی - کیوک پیو - سینڈوے - قسمتِ پیگو میں بسین - رنگون - تھیٹمیو - ہنزاوا - پروم - تھارادوی - تھانگوا - اور قسمتِ تناسرم میں - امہرسٹ - ٹووے - مرگوئی - ٹونگو - سلوین - تناسرم ٭

برما کا خود مختار راجہ صرف شمالی برما میں راج کرتا تھا سرکارِ انگریزی کی جو رعایا اور سوداگر اس کی عملداری میں رہتے تھے۔ اُن پر وہ اور اُس کے ملازم بہت ظلم و تعدی کرنے لگے۔ جب فرماں روائے برٹش ہند نے اس کو کہلا بھیجا۔ کہ وہ اس ظلم کو روکے اور مظلوموں کے ساتھ انصاف کرے۔ تو اُس نے انکار کیا۔ آخرکار لارڈ ڈفرن صاحب بہادر وائسرائے و گورنر جنرل ہند نے مجبور ہوکر ۱۸۸۵ء کے اختتام پر ایک بڑی انگریزی فوج حملے کے لئے منڈالے پر بھیجی - جو اس کا دار الخلافہ تھا۔ لڑائی

ختم ہونے کے بعد وہاں کا راجہ تھیبا تخت سے اُتارا گیا۔
اور مدراس کے قلعے میں محفوظ رہا۔ اور اب تک رتن گڑھی
میں ہے۔ سرکارِ انگریزی کا ارادہ تھا۔ کہ برما کے وزیروں
کی کونسل کے ذریعے اس مُلک پر حکومت کرے۔ مگر ضلعوں
کے افسر خرابیاں کرنے لگے۔ اور کئی دعویدار سلطنت کے
اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اُن میں بہت خلل واقع ہوا۔
آخرِکار یکم جنوری ۱۸۸۶ء کو لارڈ موصوف نے بذریعۂ
اعلان الحاقِ برما مشتہر کیا۔ اور فروری ۱۸۸۶ء میں خود
وہاں جاکر اس مُلک کے انتظام کا بندوبست کیا۔ اور
ایک صاحب چیف کمشنر مقرر کئے ٭

نمبر شمار	قاعدے	مثالیں
۷	حرفِ مکسور کے نیچے دو جگہ کے سوا سب جگہ زیر لکھا گیا - اوّل یائے مجہول کے ماقبل - دوسرے یائے معروف کے ماقبل جو لفظ کے آخر ہے	دیر - دے - دی +
۸	حرفِ مضموم کے بعد اگر واوِ مجہول نہیں ہے - تو اُس پر پیش لکھا گیا +	مُشکر
۹	واوِ معروف کے ماقبل پیش لکھا گیا +	دُور
۱۰	واوِ مجہول کے ماقبل پیش نہیں لکھا گیا +	مول
۱۱	الف - واؤ اور یے کے سوا لفظ کے درمیان جو حرف ساکن ہے - اُس پر جزم لکھا گیا +	صبر
۱	اِستفہام کی علامت	?
۲	ندا - تعجب - حسرت - دُعا - قسم - خوشی کی علامت	!
۳	تھوڑے وقفے کی علامت	-
۴	پورے وقفے کی علامت	+

ہدایت - جہاں پورا وقفہ ہے - وہاں پڑھنے میں زیادہ ٹھہرنا چاہئے - باقی جگہ کم +

GEOGRAPHY OF INDIA.

PART II.

Published under the orders of the Director of Public Instruction, Punjab.

Lahore:

PRINTED FOR THE EDUCATION DEPARTMENT, PUNJAB,
AT THE "MUFID-I-'AM" PRESS,
BY RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS, PROPRIETORS.

1898.

12th Edition. *6,000 Copies.* *Price 0-3-8.*